كليد

برائے



دوسرا حصہ

مؤلف

ڈاکٹر ف۔ عبد الرحیم

مترجم

الطاف احمد ما لاني عمري

عرضِ ناشر

حامدا ومصلیاً امابعد!

اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے اب سے تقریباً تیرہ سال قبل مشہور عربی ریڈر دروس اللغۃ العربیۃ کا پہلا ہندوستانی ایڈیشن جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی اجازت سے شائع کیا تھا۔ اِسوقت اسکے متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں اور یہ کتاب مختلف اسکولوں، کالجوں اور دیگر دینی وعصری تعلیمی اداروں میں شامل نصاب ہوچکی ہے۔

عربی سیکھنے کے ایسے شائقین نے - جنھیں باقاعدہ کسی استاذ سے عربی سیکھنے کے مواقع میسر نہیں -اس جانب توجہ دلائی کہ انگریزی اور دوسری زبانوں میں اسکے لئے ایک ایسی رہنما کتاب تیار کی جائے جسکے ذریعہ بلاواسطہ استاد دروس اللغۃ العربیہ سے بذاتِ خود استفادہ ممکن ہوسکے۔ اللہ کا شکر ہے کہ فروری ۹۷ میں انگریزی کلید مظرِ عام پر آگئی۔ فروری ۲۰۰۰ میں اردو کلید کا پہلا حصّہ شائع ہوگئی۔ اب اردو کلید کا دوسرا حصہ پیش کرتے ہوئے ہم مسرت محسوس کررہے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ کاوش انگریزی اور اردوداں طبقوں کے لئے مفید ثابت ہونگی۔

اللہ سے دعاہے کہ دیگر زبانوں میں اسکے تراجم شائع کرنے کے وسائل عطا فرمائے۔ اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کی زبان کی خدمت کرنے کی مزید توفیق نیز للھیت وقبولیت سے نوازے (آمین)

چننئی
۱۵-۷-۲۰۰۰

ایم اے جمیل احمد
جنرل سکریٹری
اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ

فہرست

پہلا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ إِنَّ

عربی میں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے :

ا :- جملہ اسمیہ، ایسا جملہ جو اسم سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے اَلْكِتَابُ سَهْلٌ. (کتاب آسان ہے)
ایسے جملوں میں پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

ب :- جملہ فعلیہ، ایسا جملہ جو فعل سے شروع ہوتا ہے ۔ جیسے خَرَجَ بِلَالٌ. (بلال نکلا)

إِنَّ جملہ اسمیہ کے شروع میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلْكِتَابُ سَهْلٌ   إِنَّ الْكِتَابَ سَهْلٌ

یہاں یہ بات یاد رہے کہ إِنَّ داخل ہونے کے بعد پہلا لفظ (مبتدا) منصوب ہوجاتا ہے
إِنَّ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِسْمُ إِنَّ (إِنَّ کا اسم) اور خبر کو خَبَرُ إِنَّ (إِنَّ کی خبر) کہتے ہیں۔

إِنَّ معنی میں زور اور تاکید پیدا کر دیتا ہے ، جس کے لئے اردو میں بے شک ، بلاشبہ، یقیناً اور "ہی" کا استعمال ہوتا ہے .

نوٹ :-

اگر مبتدا پر إِنَّ داخل ہونے سے پہلے ایک ضمہ ہو تو وہ ایک فتحہ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جیسے :

اَلْمُدَرِّسُ جَدِيْدٌ　　إِنَّ الْمُدَرِّسَ جَدِيْدٌ
آمِنَةُ طَالِبَةٌ　　إِنَّ آمِنَةَ طَالِبَةٌ

لیکن اگر مبتدا پر دوضمہ ہوں تو اِنَّ داخل ہونے پر وہ دو فتحہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جیسے :

حَامِدٌ مَرِيْضٌ　　إِنَّ حَامِدًا مَرِيْضٌ

اگر مبتدا ضمیر ہو تو اِنَّ داخل ہونے کے بعد وہ ضمیرِ نصب سے بدل جاتا ہے۔ جیسے :

أَنْتَ غَبِيٌّ　　إِنَّکَ غَبِيٌّ

ضمیرِ نصب کے تمام صیغوں کے لئے دیکھئے مشق نمبر ۳

ضمیرِ متکلم کے دونوں صیغے (واحد و جمع) حالتِ نصب میں دو طرح استعمال ہوتے ہیں ۔ إِنِّی إِنَّنِی، إِنَّا إِنَّنَا.

۲۔ لَعَلَّ

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اِنَّ کی طرح عمل کرتا ہے، اس کو أُخْتُ إِنَّ یعنی اِنَّ کی بہن کہا جاتاہے۔

یہ دو معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے :

۱ :- امید ہے، توقع ہے۔

۲ :- خدشہ ہے، اندیشہ ہے، خوف ہے۔ جیسے

اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ　　لَعَلَّ الْجَوَّ جَمِيْلٌ
موسم خوشگوار ہے　　امید ہے کہ موسم خوشگوار ہوگا

اَلْمُدَرِّسُ مَرِيْضٌ　　لَعَلَّ الْمُدَرِّسَ مَرِيْضٌ
استاذ بیمار ہیں　　اندیشہ ہے کہ استاذ بیمار ہیں

اس سبق میں ہم صرف پہلا معنی سیکھیں گے۔

۳۔ ذُو (والا)

یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے : ذُوْمَالٍ (مال والا) ذُوْ عِلْمٍ (علم والا)

یہ مذکر واحد کا صیغہ ہے،اسکا مؤنث واحد ذَاتُ ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ ذُوْ عِلْمٍ و فَاطِمَةُ ذَاتُ خُلُقٍ بلال باعلم ہےاور فاطمہ بااخلاق ہے

اور اسکی جمع مذکر کے لئے ذَوُو اور مؤنث کے لئے ذَوَاتُ آتی ہے۔ جیسے :

هٰذَا الطَّالِبُ ذُوْ خُلُقٍ هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ ذَوُو خُلُقٍ

هٰذه الطَّالِبَةُ ذَاتُ خُلُقٍ هٰؤُلَاءِ الطَّالِبَاتُ ذَوَاتُ خُلُقٍ

۴۔ أم (یا)

یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

أَطَبِيْبٌ أَنْتَ أَمْ مُهَنْدِسٌ؟ تم ڈاکٹر ہو یا انجینیر؟

أَ مِنْ فَرَنْسَا أَنْتَ أَمْ مِنْ أَلْمَانِيَا؟ تو فرانس کا رہنے والا ہے یا جرمنی کا؟

أَ بِلَالاً رَأَيْتَ أَمْ حَامِدًا؟ تم نے بلال کو دیکھا یا حامد کو؟

نوٹ :- ہمزہ استفہام کے فوراً بعد وہ لفظ آئے گا جس کے متعلق سوال کیا جارہا ہے۔ جیسے :

أَطَالِبٌ أَنْتَ أَمْ مُدَرِّسٌ؟ تو طالبِ علم ہے یا استاد ہے؟

أَإِلىٰ مَكَّةَ ذَهَبْتَ أَمْ إِلىٰ جَدَّةَ؟ تو مکہ گیا تھا یا جدہ؟

چنانچہ یوں کہنا درست نہیں ہوگا

أَأَنْتَ طَالِبٌ أَمْ مُدَرِّسٌ؟

أَذَهَبْتَ إِلىٰ مَكَّةَ أَمْ إِلىٰ جَدَّةَ؟

غیراستفہامیہ جملوں (خبریہ جملوں) میں "یا" کا معنی دینے کے لئے أَوْ استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے :

خُذْ هٰذَا أَوْ ذَاكَ	یہ لو یا وہ
رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ رِجَالٍ أَوْ أَرْبَعَةً	میں نے تین یا چار آدمی دیکھے
خَرَجَ بِلَالٌ أَوْ حَامِدٌ	بلال یا حامد نکلا

۵۔ مِائَةٌ (سو) اور أَلْفٌ (ہزار)

مائۃ میں لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا بلکہ اسے مِئَةٌ پڑھیں گے،اس کو بغیر الف کے بھی لکھا جاتا ہے.

یہ دونوں لفظ مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں اور ان کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور اور ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔ جیسے :

مِائَةُ كِتَابٍ	سو کتابیں
أَلْفُ رِيَالٍ	ہزار ریال
هٰذَا التِّلْفَازُ بِأَلْفِ رِيَالٍ	یہ ٹیلی ویژن (T.V) ایک ہزار ریال کی ہے

اس مثال میں أَلْف حرفِ جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے .

مِائَة اور أَلْف مؤنث کے لئے بھی اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔جس طرح مذکر کے لئے جیسے :

أَلْفُ مُسْلِمَةٍ وَ مِائَةُ طَالِبَةٍ   ایک ہزر مسلمان عورتیں اور سو طالبات

۶۔ غَالٍ مہنگا

جیسے : هٰذَا الْكِتَابُ غَالٍ   یہ کتاب مہنگی ہے

نوٹ :- غَالٍ مجرور نہیں ہے بلکہ مرفوع ہے، وہ اصل میں غَالِيٌ تھا، ي کو حذف کر دیا گیا اور اسکی تنوین ل میں منتقل ہوگئی جس کی وجہ سے وہ غَالٍ ہوگیا، اس کا مؤنث غَالِيَةٌ ہے جس میں ي محذوف نہیں ہے، ایسے کئی اسماء ہیں جن کے آخر سے ی حذف کرکے اس کی تنوین اس سے

پہلے والے حرف پر منتقل کردی جاتی ہے۔ جیسے:

مُحَامٍ وکیل (بیرسٹر) جسکی اصل مُحَامِيٌ ہے مثال: أَنَا مُحَامٍ میں وکیل ہوں.

قَاضِيٌ سے قَاضٍ قاضی مثال: أَبِي قَاضٍ میرا باپ قاضی (جج) ہے.

وَادِيٌ سے وَادٍ وادی مثال: هٰذَا وَادٍ یہ وادی ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگایئے:

۳۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھئے:

۴۔ آنے والے جملوں پر إِنَّ داخل کیجئے:

۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:

۶۔ آنے والے جملوں پر إِنَّ داخل کیجئے اور آخری حرف پر حرکت لگایئے:

۷۔ دونوں مثالوں کو غور سے پڑھئے، پھر نیچے دیئے گئے الفاظ سے اسی طرح کے جملے بنایئے:

۸۔ "ذو" کی آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے:

۹۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو اسی طرح تبدیل کیجئے:

۱۰۔ آنے والے جملوں پر لَعَلَّ داخل کیجئے: (یہ یاد رہے کہ لَعَلَّ إِنَّ کی بہنوں میں سے ہے)

۱۱۔ دونوں مثالیں پڑھئے، پھر غَالٍ یا غَالِيَةٌ سے خالی جگہیں پر کیجئے:

۱۲۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر اس کے بعد والے جملوں کو پڑھئے اور ان میں استعمال شدہ اعداد کو حروف میں تبدیل کر کے لکھئے:

۱۳۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے:

الفاظ کے معانی

ذَكِيٌّ : ہوشیار، ذہین
غَبِيٌّ : کند ذہن
خُلُقٌ : اخلاق
مِائَةٌ : سو
أَلْفٌ : ہزار
رُوْبِيَّةٌ : روپیہ
مُتَزَوِّجٌ : شادی شدہ
عَزَبٌ : کنوارا

نَاجِحٌ : کامیاب (پاس)
غَالٍ : مہنگا
كُمٌّ : آستین
صَفْحَةٌ : صفحہ
دُوْلَارٌ : ڈالر
مُعْجَمٌ : لغت (ڈکشنری)
يَهُوْدٌ : یہود
يَهُوْدِيٌّ : یہودی

دوسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ لَيْسَ (نہیں ہے)

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلْبَيْتُ جَدِيْد	لَيْسَ الْبَيْتُ بِجَدِيْدٍ
گھر نیا ہے	گھر نیا نہیں ہے

نوٹ :- لَیْسَ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِسْمُ لَیْسَ (لَیْسَ کا اسم) اور خبر کو خَبَرُ لَیْسَ (لَیْسَ کی خبر) کہتے ہیں.

لَیْسَ کی خبر پر حرفِ جر " ب " داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے، ہم خبر کو ب کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں ، اس صورت میں خبر منصوب ہوگی۔

لَیْسَ صرف مذکر اور واحد کے لئے استعمال ہوتا ہے، واحد مؤنث کے لئے لَیْسَتْ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

زَيْنَبُ مَرِيْضَةٌ	لَيْسَتْ زَيْنَبُ بِمَرِيْضَةٍ
اَلسَّيَّارَةُ قَدِيْمَةٌ	لَيْسَتِ السَّيَّارَةُ بِقَدِيْمَةٍ

نوٹ :- لَیْسَتْ میں ت ساکن رہتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں اَلْ ہو تو ت کو کسرہ کے ساتھ تِ پڑھا جائے گا جیسے :لَيْسَتِ الْبِنْتُ بِنَائِمَةٍ لڑکی

سوئی ہوئی نہیں ہے۔ لَيْسَ کے بقیہ صیغوں کے لئے دیکھئے مشق نمبر ۳۔

لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ میں تُ لَيْسَ کا اسم اور بِمُهَنْدِسٍ اس کی خبر ہے، اسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں أَنَا لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ اس صورت میں أَنَا مبتدا اور لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ (جملہ اسمیہ - جو اس کے اسم "تُ" اور اس کی خبر بِمُهَنْدِسٍ پر مشتمل ہے -) مبتدا کی خبر ہو جائے گا۔

آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :

أَنَا مُدَرِّسٌ   لَسْتُ بِمُدَرِّسٍ

أَنَا مِنَ الْهِنْدِ   لَسْتُ مِنَ الْهِنْدِ

اگر لَيْسَ کی خبر شبہ جملہ ہو جیسا کہ "مِنَ الْهِنْدِ" ہے تو اس پر حرفِ جر ب داخل نہیں ہوگا چنانچہ لَسْتُ بِمِنَ الْهِنْدِ کہنا صحیح نہیں ہے.

پہلے حصہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے : لِيْ إِخْوَةٌ ، لَيْسَ کے ساتھ یہ جملہ اس طرح ہوگا لَيْسَ لِيْ إِخْوَةٌ، اس میں إِخْوَةٌ لَيْسَ کا اسم اور لِيْ لَيْسَ کی خبر ہے.

۲۔ اگر إِنَّ، لِيْ إِخْوَةٌ جیسے جملوں پرداخل ہو تووہ جملہ یوں ہوگا إِنَّ لِيْ إِخْوَةً، اس میں إِخْوَةً إِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور لِيْ إِنَّ کی خبر ہے.

۳۔ اگر لفظ اِبْنُ دو علموں (ناموں) کے درمیان آئے جیسے بِلَالُ بْنُ حَامِدٍ تو اس صورت میں ابن کا ہمزہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا، اسی طرح اس سے پہلے والے اسم کی تنوین بھی حذف کر دی جائے گی.

۴۔ مَنِ الْأَخُ؟ اس کے معنی ہیں بھائی صاحب کون ہیں ؟ یہ کسی اجنبی سے تعارف حاصل کرنے کا شائستہ اسلوب ہے.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۳۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :

۴۔ آنے والے جملوں پر لَيْسَ داخل کیجئے :

۵۔ دونوں مثالیں پڑھئے، پھر آنے والے جملوں پر لَيْسَ داخل کیجئے :

۶۔ آنے والے جملوں کا جواب لَيْسَ استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۷۔ استاد ہر طالبِ علم سے بعض ایسے سوالات کرے جن کا جواب نفی میں ہو اور طالبِ علم لَسْتُ کا استعمال کرتے ہوئے اس کا جواب دے :

۸۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر إِنَّ داخل کیجئے :

الفاظ کے معانی

لِقَاءٌ : ملاقات

أَنَا مَسْرُوْرٌ بِلِقَائِكَ : میں آپ کی ملاقات سے خوش ہوں (آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی)

جَيِّدٌ	اچھا ، بہتر	جَيْبٌ	جیب
نَهْرٌ	نہر	بَرْقِيَّةٌ	تار (ٹیلیگرام)
مَصْرِفٌ	بینک	مَكْتَبُ الْبَرِيْدِ	ڈاک خانہ (پوسٹ آفس)

تیسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ اِسمُ التَّفْضِيْل جیسے : أَكْبَرُ (زیادہ بڑا، سب سے بڑا)

جو کلمات أفْعَلُ کے وزن پر ہیں اور صفت کا معنی دیتے ہیں انہیں اسمِ تَفضیل کہا جاتا ہے۔ جیسے أَكْبَرُ زیادہ بڑا، أَجْمَلُ زیادہ خوبصورت، أَبْعَدُ زیادہ دور، أَحْسَنُ زیادہ اچھا (بہتر).

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ أَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسماء (اگر وہ عَلَم یا صفت ہوں) تو ممنوع مِنَ الصَّرف (غیر منصرف) ہوتے ہیں، یعنی ان پر تنوین یا کسرہ نہیں آتا ہے.

أَفْعَلُ ہمیشہ مِنْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

حَامِدٌ أَطْوَلُ مِنْ بِلَالٍ	حامد بلال سے زیادہ لمبا ہے

أَفْعَلُ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ أَطْوَلُ مِنْ آمِنَةَ	بلال آمنہ سے زیادہ لمبا ہے
آمِنَةُ أَطْوَلُ مِنْ بِلَالٍ	آمنہ بلال سے زیادہ لمبی ہے
اَلْأَبْنَاءُ أَطْوَلُ مِنَ الْبَنَاتِ	بیٹے بیٹیوں سے زیادہ لمبے ہیں
اَلْبَنَاتُ أَطْوَلُ مِنَ الْأَبْنَاءِ	بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ لمبی ہیں

آنے والی مثالوں میں مِنْ ضمیر کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے :

أَنْتَ أَحْسَنُ مِنِّي[۱]	تو مجھ سے زیادہ اچھا ہے

۱۔ مِنِّي میں نون پر تشدید ہے اس لئے کہ وہ مِنْ اور نِي سے مل کر بنا ہے دوسرے ضمائر پر جب مِنْ داخل ہوگا تو نون پر تشدید نہیں ہوگی۔ جیسے مِنْهُ، مِنْكَ، مِنْهَا، مِنْهُمْ وغیرہ

أَنَا أَقْصَرُ مِنْكَ	میں تجھ سے زیادہ پستہ قد ہوں
هُمْ أَكْبَرُ مِنَّا سِنًّا	وہ عمر میں ہم سے بڑے ہیں

أَفْعَلُ " سب سے زیادہ " کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں وہ اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوگا۔ جیسے :

إبْرَاهِيْمُ أَحْسَنُ طَالِبٍ فِيْ الْمَدْرَسَةِ	ابراہیم مدرسہ کا سب سے اچھا طالبِ علم ہے
اَلْأَزْهَرُ أَقْدَمُ جَامِعَةٍ فِيْ الْعَالَمِ	ازہر دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی ہے
فَاطِمَةُ أَكْبَرُ طَالِبَةٍ فِيْ فَصْلِنَا	فاطمہ ہمارے درجہ کی سب سے بڑی طالبہ ہے

۲۔ لٰكِنَّ (لیکن، مگر)

یہ بھی إنَّ کے أَخَوَات (بہنوں) میں سے ہے اور اُسی جیسا عمل کرتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ مُجْتَهِدٌ وَ لٰكِنَّ حَامِدًا كَسْلَانُ	بلال محنتی ہے لیکن حامد کاہل ہے
أَخِيْ مُتَزَوِّجٌ وَ لٰكِنِّيْ عَزَبٌ	میرا بھائی شادی شدہ ہے لیکن میں کنوارا ہوں
سَيَّارَتِيْ قَدِيْمَةٌ وَ لٰكِنَّهَا قَوِيَّةٌ	میری کار پرانی ہے لیکن وہ مضبوط ہے

۳۔ كَأَنَّ (گویا، ایسا لگتا ہے)

یہ بھی إنَّ کے أَخَوَات (بہنوں) میں سے ہے اور اُسی جیسا عمل کرتا ہے۔ جیسے :

كَأَنَّ الْإِمَامَ مَرِيْضٌ	گویا امام مریض ہیں
مَنْ هٰذِهِ الْفَتَاةُ ؟ كَأَنَّهَا أُخْتُكَ	یہ لڑکی کون ہے؟ گویا یہ تیری بہن ہے
كَأَنَّكَ مِنَ الْهِنْدِ	گویا تم ہندستان کے ہو

۴۔ ۱۱ سے ۲۰ تک کے اعداد مذکر معدود کے ساتھ.

اس صورت میں عدد مرکب (دو لفظوں سے مل کر بنا ہوا) ہوگا اور دونوں پر فتحہ ہوگا اور معدود واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا — گیارہ ستارے

تِسْعَةَ عَشَرَ كِتَابًا — اُنیس کتابیں

آسانی کے لئے ہم اسے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں.

(الف) ۱۱ اور ۱۲

یہ دونوں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے یعنی اگر معدود مذکر ہو تو یہ بھی مذکر اور معدود مؤنث ہو تو یہ بھی مؤنث ہوں گے۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا — گیارہ طالبِ علم

إِحْدٰى عَشْرَةَ طَالِبَةً — گیارہ طالبات

اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا — بارہ طالبِ علم

اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً — بارہ طالبات

(ب) ۱۳ تا ۱۹

ان میں عدد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا (تذکیر و تانیث میں) جبکہ دوسرا جزء مطابق۔ جیسے :

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا — ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

ثَلَاثَةَ ↓ مؤنث، عَشَرَ ↓ مذکر — ثَلَاثَ ↓ مذکر، عَشْرَةَ ↓ مؤنث

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا میں معدود (طَالِبًا) چونکہ مذکر ہے اس لئے عدد کا پہلا جزء ثَلَاثَةَ مؤنث ہے اور دوسرا عَشَرَ مذکر.

جب کہ ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً میں چونکہ معدود (طَالِبَةً) مؤنث ہے اس لئے عدد کا پہلا جزء ثَلَاثَ مذکر ہے اور دوسرا عَشْرَةَ مؤنث.

اس سبق میں ہم صرف معدود مذکر کو پڑھیں گے، مؤنث معدود کے ساتھ عدد کا استعمال ہم ان شاء اللہ چھٹے سبق میں پڑھیں گے.

(ج) یہ عدد مبنی ہیں یعنی جملہ میں ان کی حیثیت کے اعتبار سے ان کے آخری حرف کی حرکت

تبدیل نہیں ہوگی بلکہ یہ ہر حال میں فتحہ کے ساتھ ہی پڑھے جائیں گے.
ذیل کی مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جاسکتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِيْ ثَلَاثَةُ رِيَالَاتٍ	عِنْدِيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رِيَالًا
أُرِيْدُ ثَلَاثَةَ رِيَالَاتٍ	أُرِيْدُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رِيَالًا
هٰذَا الْقَلَمُ بِثَلَاثَةِ رِيَالَاتٍ	هٰذَا الْقَلَمُ بِثَلَاثَةَ عَشَرَ رِيَالًا

اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشَرَ میں واقع اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں، حالتِ نصب اور جر میں وہ اِثْنَيْ اور اِثْنَتَيْ ہو جائینگے۔ جیسے :

عِنْدِي اثْنَا عَشَرَ رِيَالًا	میرے پاس بارہ ریال ہیں
أُرِيْدُ اثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا	مجھے بارہ ریال چاہئے
هٰذَا الْكِتَابُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا	یہ کتاب بارہ ریال کی ہے

نوٹ :- اِثْنَا اور اِثْنَتَا میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزہءِ وصل ہے اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو انہیں لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا.

(د) ۲۰ کے لئے لفظ عِشْرُوْنَ استعمال ہوتا ہے یہ مذکر اور مؤنث دونوں معدود کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے اور اسکا معدود بھی واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے :

عِشْرُوْنَ طَالِبًا عِشْرُوْنَ طَالِبَةً

۳۰ سے ۹۰ تک کے اعداد انشاء اللہ ہم تیسویں سبق میں پڑھیں گےاور ان اعداد کے بقیہ حالات بھی.

۵۔ عددِ ترتیبی

پہلے کے لئے لفظ أَوَّلُ استعمال ہوتا ہے جب کہ دوسرے سے دسویں تک کے لئے جو الفاظ ہیں وہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہیں ۔ جیسے ثَالِثٌ تیسرا ، رَابِعٌ چوتھا ،خَامِسٌ پانچواں ، سَادِسٌ چھٹا.
ثانٍ (دوسرا) اصل میں ثَانِيٌ ہے، غَالٍ کی طرح، اگر اس پر اَلْ داخل ہو تو وہ اَلثَّانِيْ ہو جائے گا.

٦۔ أَلَيْسَ كَذٰلِكَ؟ کیا ایسا نہیں ہے؟ اگر کسی طالبِ علم سے پوچھا جائے مثلاً أَنْتَ طَالِبٌ ،

أَلَیْسَ کَذٰلِکَ؟ تو اس کا جواب بَلٰی (کیوں نہیں) ہوگا.
بَلٰی سے متعلق مزید احکام ہم چھٹے سبق میں پڑھیں گے.

۷۔ أَیُّھُما؟ (ان دونوں میں سے کون)؟

فِيْ الْفَصلِ طَالِبَانِ مِنْ فَرَنْسَا، أَیُّھُمَا أَخُوْکَ ؟
درجہ میں فرانس کے دو طالبِ علم ہیں ان دونوں میں سے کون تمہارا بھائی ہے؟

۸۔ جمع تکسیر کے دو صیغوں مَفَاعِلُ جیسے فَنَادِقُ اور مَفَاعِیْلُ جیسے فَنَاجِینُ کو مُنْتَھَی الْجُمُوْع کہا جاتا ہے.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگایئے:

۳۔ اسمِ تفضیل کی آنے والی مثالیں پڑھئے:

۴۔ اسمِ تفضیل استعمال کرتے ہوئے دئے گئے الفاظ سے جملے بنایئے:

۵۔ مثالیں پڑھئے پھر اسمِ تفضیل استعمال کرتے ہوئے اسی طرح کے جملے بنایئے:

۶۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر دونوں جملوں کو لٰکِنَّ کے ذریعہ جوڑیئے: (یاد رہے کہ لٰکِنَّ إِنَّ کی بہنوں میں سے ہے.)

۷۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر کَأَنَّ داخل کیجئے: (یاد رہے کہ کَأَنَّ إِنَّ کی بہنوں میں سے ہے.)

۸۔ دی گئی مثالیں غور سے پڑھئے:

۹۔ دی گئی مثالیں غور سے پڑھئے، پھر انہیں اعداد کو الفاظ میں لکھ کر لکھئے :

۱۰۔ دی گئی مثالیں پڑھئے :

۱۱۔ آنے والے اسماء کی عددِ ترتیبی کے ذریعہ صفت لائیے ، یہ عددِ ترتیبی ان اعداد سے ماخوذ ہوں جو ان اسماء کے سامنے لکھیں ہیں :

۱۲۔ استاد ہر طالبِ علم سے ایسے سوالات کرے جو أَلَيْسَ كَذٰلِكَ؟ پر مشتمل ہوں اور طلبہ بَلَى کے ذریعہ اس کا جواب دیں :

۱۳۔ استاد ہر طالبِ علم سے أَيُّهُمَا استعمال کرتے ہوئے ایک سوال کرے :

الفاظ کے معانی

مَهْجَعٌ	: آرامگاہ، رہائشگاہ، ہاسٹل	كَوْكَبٌ	: ستارہ
فَرِيْقٌ	: ٹیم (Team)	شَقِيْقٌ	: سگا بھائی
فِي الْمَنَامِ	: خواب میں	نافِذَةٌ ج نَوَافِذُ	: کھڑکی
سِنٌّ	: دانت، عمر	شَهْرٌ	: مہینہ
لَاعِبٌ	: کھلاڑی	وَاسِعٌ	: کشادہ
شَهِيْرٌ	: مشہور	ثَمَنٌ	: قیمت
كَسْلَى	: ست، کاہل (یہ كَسْلَانُ کا مؤنث ہے)		

چوتھا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ **فعل ماضي** جیسے : ذَهَبَ وہ گیا رَجَعَ وہ لوٹا۔ عربی کے اکثر افعال میں صرف تین حروف ہوتے ہیں، ان تین حروف کو حروفِ اصلی کہا جاتا ہے، عربی میں بنیادی صیغہ فعل ماضی ہے۔

ذَهَبَ کا معنی ہے جیسا کہ ہم حصہ اول میں پڑھ چکے ہیں " وہ گیا " لیکن اگر ذَهَبَ کے بعد کوئی اسم (نام وغیرہ) آجائے تو "وہ" کا معنی ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے : ذَهَبَ بِلَالٌ کے معنی ہیں بلال گیا نہ کہ بلال وہ گیا، اسی طرح ذَهَبَتْ کا معنی ہے وہ گئی، لیکن اگر اس کے بعد کوئی اسم آ جائے تو " وہ " کا معنی ختم ہوجاتا ہے۔ جیسے : ذَهَبَتْ فَاطِمَةُ فاطمہ گئی نہ کہ فاطمہ وہ گئی.

ذَهَبَ کا فاعل ضمیر هُوَ ہے لیکن وہ ہمیشہ پوشیدہ رہتی ہے اس لئے اسے ضمیرِ مستتِر کہا جاتا ہے ، اسی طرح ذَهَبَتْ میں هِيَ پوشیدہ ہے اور ت تانیث کی علامت ہے فاعل نہیں ہے.

فعلِ ماضی کے ان اصلی حروف کے آخر میں مختلف ضمیریں جوڑی جاتی ہیں ضمیروں کو فعل کے ساتھ اس طرح جوڑنے کو اِسْنَاد کہتے ہیں، اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف فعل ماضی کی اسناد کریں گے :

ذَهَبَ وہ گیا اس میں فاعل ضمیرِ مستتر ہے.

ذَهَبَتْ وہ گئی اس میں فاعل ضمیرِ مستتر ہے.

ذَهَبُوا وہ سب گئے اس میں فاعل و ہے.

نوٹ :۔ واو کے بعد لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا.

ذَهَبْنَ وہ سب گئیں اس میں فاعل نَ ہے.

ذَهَبْتَ　　تو گیا　　اس میں فاعل تَ ہے.

ذَهَبْتُ　　میں گیا　　اس میں فاعل تُ ہے.

مذکر اور مؤنث کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لیں.

مذکر: أيْنَ بِلَالٌ و حَامِدٌ و خَالِدٌ؟ ذَهَبُوْا إلَى السُّوْقِ

بلال، حامد اور خالد کہاں ہیں؟ وہ سب بازار گئے

مؤنث: أيْنَ آمِنَةُ و فَاطِمَةُ و زَيْنَبُ؟ ذَهَبْنَ إلَى الْمَدْرَسَةِ

آمنہ، فاطمہ اور زینب کہاں ہیں؟ وہ سب مدرسہ گئیں

۲۔ فعل ماضی کے شروع میں لفظ "ما" بڑھا دینے سے اس میں نفی کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے :

ذَهَبْتُ إلَى السُّوْقِ	مَا ذَهَبْتُ إلَى السُّوْقِ
میں بازار گیا	میں بازار نہیں گیا
مَا خَرَجَ الْإمَامُ مِنَ الْمَسْجِدِ	امام صاحب مسجد سے نہیں نکلے
دَخَلَ بِلَالٌ وَ لٰكِنَّهٗ مَا جَلَسَ	بلال داخل ہوا لیکن بیٹھا نہیں.

۳۔ بَلٰی اور نَعَمْ کے درمیان فرق.

اگر سوال منفی ہو اور اس نفی کی نفی کرنا ہو تو بَلٰی استعمال ہوگا اور اگر اس نفی کا اثبات کرنا ہو تو نَعَمْ استعمال ہوگا۔ جیسے کسی مسلم سے پوچھا جائے :

أَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟　　تو جواب میں بَلٰی استعمال ہوگا

کیا تو مسلمان نہیں ہے؟　　کیوں نہیں (میں مسلمان ہوں)

یہی سوال کسی غیر مسلم سے کیا جائے تو اس کا جواب نَعَمْ سے ہوگا

أَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟　　نَعَمْ

کیا تو مسلمان نہیں ہے؟　　جی ہاں (میں مسلمان نہیں ہوں)

۴۔ لِأنَّ اس لئے کہ

جیسے : مَا خَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ لِأَنَّ الْجَوَّ بَارِدٌ میں گھر سے نہیں نکلا اس لئے کہ موسم سرد ہے
ذَهَبَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى الْمُسْتَشْفٰى لِأَنَّهٗ مَرِيْضٌ ابراہیم ہسپتال گیا اس لئے کہ وہ بیمار ہے

نوٹ :- لِأَنَّ دو لفظوں لِ (لئے) اور أَنَّ (جو کہ إِنَّ کی اخوات ۔بہنوں۔ میں سے ہے) سے مل کر بنا ہے ، اس لئے أَنَّ کا اسم منصوب ہوگا۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :
۳۔ ذَهَبَ کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذَهَبَ سے پر کیجئے :
۴۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
۵۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں مَا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :
۶۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :
۷۔ مثال پڑھئے، پھر آنے والے سوالوں کا جواب نَعَمْ یا بَلٰی سے دیجئے :

الفاظ کے معانی

لَا بَأْسَ : کوئی حرج نہیں
شَايٌ : چائے

پانچواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

ا۔ جملہ فعلیہ کا فاعل:

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں جملوں کی دو قسمیں ہیں، ا۔ جملہ اسمیہ (وہ جملہ جو اسم سے شروع ہوتا ہو) ۲۔ جملہ فعلیہ (وہ جملہ جو فعل سے شروع ہوتا ہو).

جملہ فعلیہ میں فاعل کو اردو کی طرح عربی میں بھی فاعل (اَلْفَاعِلُ) کہتے ہیں۔ جیسے: ذَهَبَ بِلَالٌ۔ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور فعل کے بعد آتا ہے،اسمِ ظاہر کی طرح ضمیر بھی فاعل بنتی ہے۔ جیسے:

ذَهَبُوْا وہ سب گئے اس میں واو فاعل ہے.

ذَهَبْتَ تو گیا اس میں تَ فاعل ہے.

نوٹ :-

ذَهَبَ الطُّلَّابُ میں فعل ذَهَبَ کے ساتھ واو نہیں ہے اس لئے کہ ذَهَبَ کا فاعل اَلطُّلَّابُ ہے، واو جوڑ دینے کی صورت میں ایک فعل کے دو فاعل ہو جائیں گے جب کہ یہ ناممکن ہے، اس لئے ذَهَبُوا الطُّلَّابُ کہنا درست نہیں ہے لیکن ہم اَلطُّلَّابُ ذَهَبُوْا کہہ سکتے ہیں اس صورت میں اَلطُّلَّابُ مبتدا اور جملہ ذَهَبُوْا اس کی خبر ہو جائیگا.

اسی طرح : ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ یا اَلْبَنَاتُ ذَهَبْنَ.

اس قاعدہ کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے.

جملہ اسمیہ : اَلطُّلَّابُ ذَهَبُوْا اَلطَّالِبَاتُ ذَهَبْن.

جملہ فعلیہ : ذَهَبَ الطُّلَّابُ ذَهَبَتِ الطَّالِبَاتُ

۲۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فعل کا اثر ظاہر ہو۔ جیسے: قَتَلَ الْوَلَدُ الْحَيَّةَ لڑکے نے سانپ کو مار ڈالا، اس جملہ میں مارنے والا لڑکا ہے سو وہ فاعل ہے اور قتل سانپ کا ہوا ہے اس لئے وہ مفعول بہ ہے۔ مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: فَتَحَ الْوَلَدُ الْبَابَ لڑکے نے دروازہ کھولا اس مثال میں اَلْبَابَ مفعول بہ ہے اور منصوب ہے۔ اسی طرح :

رَأَيْتُ حَامِدًا میں نے حامد کو دیکھا

شَرِبَ الرَّجُلُ الْمَاءَ مرد نے پانی پیا

سَأَلَتِ الْمُدِيْرَةُ زَيْنَبَ ہیڈ مسٹریس نے زینب سے پوچھا

سَأَلَ الْوَلَدُ أُمَّهُ لڑکے نے اپنی ماں سے سوال کیا

نوٹ :- آخری مثال میں مفعول بہ أُمَّ ہے اور ضمیر ہ اسکا حصہ نہیں ہے اسی لئے نصب أُمّ کی میم پر ظاہر ہوا۔ اسی طرح :

رَأَيْتُ بَيْتَكَ بَيْتَ + كَ

فَتَحَ الطَّالِبُ كِتَابَهُ كِتَابَ + هُ

اسم ظاہر کی طرح ضمیر بھی مفعول واقع ہوتی ہے۔ جیسے :

رَأَيْتُ بِلَالًا وَ سَأَلْتُهُ میں نے بلال کو دیکھا اور اس سے پوچھا

۳۔ اگر تنوین والے اسم کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزہ وصل سے شروع ہو رہا ہے تو تنوین کے نون کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے: شَرِبَ حَامِدٌ الْمَاءَ اس کو شَرِبَ حَامِدُ نِ الْمَاء پڑھیں گے. اس لئے کہ تنوین کا نون ساکن ہے اور (ہمزہ وصل گر جانے کے بعد) ل بھی ساکن ہے،

اس کو اِلْتِقَاءُ السَّاکِنَیْنِ کہتے ہیں اور ساکن کے بعد ساکن کی ادائیگی دشوار ہے، اس لئے پہلے سکون کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ اسی طرح :

سَأَلَ بِلَالٌ ابْنَهُ کو سَأَلَ بِلَا لُ نِ ابْنَهُ اور

سَمِعَ فَیْصَلٌ الْأَذَانَ کو سَمِعَ فَیْصَلُ نِ الْأَذَانَ پڑھیں گے

۴۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں، ان میں سے پہلا اور آخری (تیسرا) حرف ہمیشہ مفتوح رہتا ہے جب کہ درمیانی (دوسرا) کبھی مفتوح ہوتا ہے تو کبھی مکسور۔ جیسے :

ذَهَبَ ، دَخَلَ ، خَرَجَ.

فَهِمَ ، سَمِعَ ، شَرِبَ.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۳۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۴۔ آنے والے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کو نشان زد کیجئے، فاعل کے نیچے ایک لکیر اور مفعول بہ کے نیچے دو لکیریں کھینچئے اور دونوں کے آخر پر حرکت لگائیے :

۵۔ آنے والے جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجئے اور ان پر حرکت لگائیے :

۶۔ آنے والے تمام کلمات کو مفعول بہ بنائیے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے :

۷۔ آنے والی دونوں مثالیں غور سے پڑھئے :

۸۔ آنے والے جملوں میں فعل کو پہلے لائیے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے :

۹۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے:
۱۰۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے:
۱۱۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے:

الفاظ کے معانی

عِنَبٌ	انگور	سَبُّوْرَةٌ	تختۂ تحریر، (Writing Board)
مَوْزٌ	کیلا	کَسَرَ	اس نے توڑا
تِیْنٌ	انجیر	سَمِعَ	اس نے سنا
فَجْرٌ	فجر	فَهِمَ	اس نے سمجھا
جَوَابٌ	جواب	شَرِبَ	اس نے پیا
سُؤَالٌ	سوال	حَفِظَ	اس نے یاد کیا
حَيَّةٌ	سانپ	ضَرَبَ	اس نے مارا
بَقَّالٌ	سبزی فروش، کرانہ بیچنے والا	دَخَلَ	وہ داخل ہوا
عَصًا	عصا، لاٹھی	أَكَلَ	اس نے کھایا
قَهْوَةٌ	کافی، قہوہ	غَسَلَ	اس نے دھویا
دُكَّانٌ	دوکان ج دَكَاكِيْنُ	قَتَلَ	اس نے قتل کیا
خُبْزٌ	روٹی	جَيِّدًا	خوب، اچھا

چھٹا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ ذَهَبْتِ توگئی

۲۔ اعداد ۱۱ سے ۲۰ تک معدود مؤنث کے ساتھ

اس سے پہلے سبق نمبر ۳ میں ہم معدود مذکر کے ساتھ معدود مؤنث کا استعمال سیکھ چکے ہیں، وہاں معدود مؤنث کے ساتھ عدد کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے، جو اس طرح ہے :

(الف) ۱۱ اور ۱۲ اپنے معدود کے مطابق ہوں گے (تذکیر اور تانیث میں) جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا　　إِحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً

اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا　　اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً

نوٹ :- عَشَرَ میں ش پر فتحہ اور عَشْرَةَ میں ش پر سکون ہوگا.

(ب) ۱۳ سے ۱۹ تک کے اعداد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا دوسرا موافق۔ جیسے :

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا　　ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ طَالِبًا　　ثَمَانِيْ عَشْرَةَ طَالِبَةً

ثَمَانِيْ عَشْرَةَ میں ثَمَانِيْ کی ي پر سکون ہوگا.

۳۔ أَيٌّ؟ کون سا؟

ہم حصہ اول میں یہ لفظ پڑھ چکے ہیں، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم

مضاف إلیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

أيُّ طَالِبٍ خَرَجَ؟ کون سا طالب علم نکلا؟

أيَّ كِتَابٍ قَرَأْتَ؟ تو نے کون سی کتاب پڑھی؟

بِأيِّ قَلَمٍ كَتَبْتَ؟ تو نے کس قلم سے لکھا؟

نوٹ :- لفظ أيُّ پہلی مثال میں مرفوع ہے اس لئے کہ وہ مبتدا ہے، جب کہ دوسری مثال میں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب اور تیسری میں مجرور ہے اس لئے کہ اس پر حرفِ جر ب داخل ہوا ہے.

۴۔ أظُنُّ میں سمجھتا ہوں کہ، میرا خیال ہے کہ

أظُنُّ أنَّهَا ذَهَبَتْ إلَى مَكَّةَ میں سمجھتا ہوں کہ وہ مکہ گئی

أنَّ إنَّ کے أخوات میں سے ہے اس لئے اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہے

أظُنُّ أنَّ حَامِدًا مَرِيْضٌ میں سمجھتا ہوں کہ حامد بیمار ہے.

أظُنُّ أنَّ الْإمَامَ جَدِيْدٌ میں سمجھتا ہوں کہ امام نئے ہیں.

أظُنُّ أنَّ فَاطِمَةَ غَائِبَةٌ میں سمجھتا ہوں کہ فاطمہ غائب ہے.

أظُنُّ أنَّكَ مُتْعَبٌ میں سمجھتا ہوں کہ تو تھکا ہوا ہے.

۵۔ قَالَ: إنَّكَ أحْسَنُ طَالِبٍ فِي الْفَصْلِ۔ اس نے کہا کہ تو کلاس کا بہترین طالبِ علم ہے.

نوٹ :- قَالَ کے بعد إنَّ استعمال ہوگا أنَّ نہیں.

۶۔ لِمَ ؟ کیوں؟ اگر یہ اکیلا استعمال ہو تو اس کے ساتھ ہ جوڑ دی جاتی ہے۔ جیسے :

لِمَهْ ؟ اس ہ کو هاء السکت کہتے ہیں.

۷۔ حصہ اول میں ہم چند وہ صفات پڑھ چکے ہیں جو "ان" پر ختم ہوتے ہیں۔ جیسے :

جَوْعَانُ ، عَطْشَانُ ، غَضْبَانُ ،ایسی صفات کی تانیث (مؤنث) کا صیغہ فَعْلَی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ جَوْعَانُ　　الرِّجَالُ جِيَاعٌ

آمِنَةُ جَوْعَى　　النِّسَاءُ جِيَاعٌ

نوٹ :- کَسْلَانُ اور کَسْلَی کی جمع کُسَالَی آتی ہے.

۸۔ هَاتِ (دو) اس کی اسناد مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی :

يَا أَحْمَدُ هَاتِ　　يَا إِخْوانُ هَاتُوْا

يَا زَيْنَبُ هَاتِي　　يَا أَخَوَاتُ هَاتِينَ.

۹۔ خُذْ لو ۔ اس کے دوسرے صیغے ہم سبق نمبر ۱۴ میں پڑھیں گے.

۱۰۔ فَفَرِحَ بِيَ الْمُدَرِّسُ كَثِيْرًا　تو مدرس مجھ سے بہت خوش ہوئے.

اس مثال میں ف کا معنی " تو " اور بِيْ کا معنی " مجھ سے " ہے۔ اسی طرح :

فَرِحْتُ بِكَ　　میں تجھ سے بہت خوش ہوا

فَرِحُوْا بِنَا　　وہ ہم سے بہت خوش ہوئے

أَ فَرِحْتَ بِهِ ؟　　کیا تو اس سے خوش ہوا؟

نوٹ :- ذھبت کو چار مختلف طریقوں سے پانچ معنوں میں پڑھا جاسکتا ہے.

ذَهَبَتْ　　وہ گئی.

ذَهَبْتَ　　تو گیا.

ذَهَبْتِ　　تو گئی.

ذَهَبْتُ　　میں گیا، میں گئی۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے:

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے: (ان کا تعلق چھٹے سبق کے مضمون سے نہیں ہے)

۴۔ آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث لائیے اور ضمیر پر حرکت لگائیے:

۵۔ آنے والے جملوں کے تمام افعال میں ضمیر پر حرکت لگائیے:

۶۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے:

۷۔ دونوں مثالیں غور سے پڑھئے:

۸۔ آنے والے جوابات کے لئے مناسب سوالات لائیے:

۹۔ مثالیں پڑھئے پھر آنے والے سوالات کے جواب ضمائر (هُ، هُمْ، هَا، هُنَّ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے:

۱۰۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر أنَّ کے ذریعہ دونوں جملوں کو جوڑیئے: (یاد رہے کہ أنَّ إنَّ کی بہنوں میں سے ہے)

۱۱۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:

۱۲۔ آنے والی مثالیں پڑھئے پھر اعداد کو حروف میں لکھ کر ان مثالوں کو لکھئے:

۱۳۔ ۱۱ سے ۲۰ تک کے اعداد لکھئے اور نیچے دئے گئے ہر کلمہ کو ان کی تمیز بنائیے:

۱۴۔ مثال پڑھئے پھر اسی طرز پر خالی جگہیں پُر کیجئے:

۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

۱۶۔ آنے والے اسماء کو مجرور اور منصوب کر کے لکھئے:

۱۷۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے:

۱۸۔ سورۃ الرحمٰن، سورۃ الحدید اور سورۃ النبأ کی اگلی پانچ پانچ آیتیں لکھئے:

الفاظ کے معانی

مَجَلَّة : مجلّہ، (میگزین) رسالہ

عِمَارَةٌ : عمارت

سُوْرَةٌ : سورت

شُقَّةٌ : فلیٹ

سِنٌّ : دانت

كَلِمَةٌ : کلمہ

يَا بُنَيَّ : اے میرے چھوٹے بیٹے (بیٹے کے لئے پیار بھرا طرزِ تخاطب).

مَسْرُوْرٌ : خوش

فَقَطْ : صرف

جَاءَ : وہ آیا

كَوَى : اس نے استری کیا

فَهِمْتُهُ جَيِّدًا : میں نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا ہے

فَرِحَ : وہ خوش ہوا

زَادَكَ اللهُ عِلْمًا : اللہ تعالیٰ تمہارے علم کو بڑھائے

خَادِمَةٌ : خادمہ ، نوکرانی

مَاشَاءَ اللهُ : (جو اللہ چاہے) پسندیدگی کے اظہار کا اسلوب

رَاكِبٌ : سوار

ساتواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ ذَهَبْتُمْ تم سب گئے (جمع مذکر مخاطب) أَكَلْتُمْ تم سب نے کھایا

مَا ذَا أَكَلْتُمْ يَا إِخْوَانُ؟ بھائیو، تم نے کیا کھایا؟

۲۔ذَهَبْتُنَّ تم سب گئیں (جمع مؤنث مخاطب) قَرَأْتُنَّ تم سب نے پڑھا

أَ قَرَأْتُنَّ هٰذِهِ الْمَجَلَّةَ يَا أَخَوَاتُ؟ بہنو، کیا تم سب نے یہ رسالہ پڑھا؟

۳۔ ذَهَبْنَا ہم گئے (جمع متکلم مذکر و مونث) سَمِعْنَا ہم نے سنا

مَا سَمِعْنَا الْأَذَانَ ہم نے اذان نہیں سنی

۴۔ رَأَيْتُمُوْهُ تم نے اسے دیکھا

رَأَيْتُهُ میں نے اسے دیکھا

رَأَيْتَهُ تو نے اسے دیکھا

رَأَيْتِهِ تو نے اسے دیکھا (واحد مؤنث مخاطب)

نوٹ:- رَأَيْتِهِ میں ہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تاکہ اس میں اور اس سے پہلے والے حرف کی حرکت دونوں کی آواز میں یکسانیت اور موزونیت پیدا ہو جائے، اس لئے کہ تِهُ کے مقابلے میں تِهِ زیادہ آسان اور بہتر ہے، اسی طرح آئندہ مثالوں میں بھی ہے:

بَيْتُهُ	فِيْ بَيْتِهِ
مِنْهُ	فِيْهِ

جیسا کہ آپ نے اوپر دیکھا کہ ضمیر حالتِ نصب میں فعل سے بلا کسی واسطے کے جوڑ دی جاتی ہے لیکن اگر فعل کی اسناد ضمیرِ جمع مخاطب کی طرف ہو تو فعل اور ضمیر منصوب (جو کہ مفعول واقع ہو رہی ہے) کے درمیان ایک و بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے :

رَأَيْتُمُوْهُ	تم نے اسے دیکھا (جمع مذکر مخاطب)
رَأَيْتُمُوْهُمْ	تم نے انہیں دیکھا.
رَأَيْتُمُوْهَا	تم نے اسے دیکھا .
رَأَيْتُمُوهُنَّ	تم نے انہیں دیکھا.

اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

غَسَلْتُم + هٗ	= غَسَلْتُمُوْهُ	تم نے اسے دھویا.
قَتَلْتُمْ + هُمْ	= قَتَلْتُمُوْهُمْ	تم نے انہیں قتل کیا.
سَأَلْتُمْ + هَا	= سَأَلْتُمُوْهَا	تم نے اس سے پوچھا.

۵۔ كَانَ وہ تھا

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ فِي الْفَصْلِ	بلال کلاس (درجہ) میں ہے.
كَانَ بِلَالٌ فِي الْفَصْلِ	بلال کلاس (درجہ) میں تھا.
اَلْمُدَرِّسُ فِي الْمَكْتَبَةِ	استاد لائبریری میں ہیں.
كَانَ اَلْمُدَرِّسُ فِي الْمَكْتَبَةِ	استاد لائبریری میں تھے.
الْقَلَمُ تَحْتَ الْكِتَابِ	قلم کتاب کے نیچے ہے.
كَانَ الْقَلَمُ تَحْتَ الْكِتَابِ	قلم کتاب کے نیچے تھا.
زَيْنَبُ فِي الْمَطْبَخِ	زینب باورچی خانہ میں ہے.

كَانَتْ زَيْنَبُ فِي الْمَطْبَخِ   زینب باورچی خانہ میں تھی.

نوٹ :- گذشتہ مثالوں میں کَانَ کی خبر شبہ جملہ جیسے تَحْتَ الْكِتَابِ، فِي الْمَكْتَبَةِ، فِي الْمَطْبَخِ ہے اگر کَانَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی لیکن اگر اسم ہو تو وہ منصوب ہوجائیگا۔ جیسے: بِلَالٌ مَرِيْضٌ سے کَانَ بِلَالٌ مَرِيْضًا، اسے ہم مزید تفصیل سے سبق نمبر ۲۵ میں پڑھیں گے.

۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

رَجُلٌ ذُوْ لِحْيَةٍ   داڑھی والا ایک آدمی.
الرَّجُلُ ذُواللِّحْيَةِ   داڑھی والا شخص.

ہم جانتے ہیں کہ اگر موصوف معرفہ ہے تو صفت کا معرفہ ہونا بھی ضروری ہے، لیکن یہاں ذُوْ مضاف ہے اور اس پر " ال " نہیں آتا ، لہٰذا اس کے مضاف الیہ پر " ال " داخل کر کے مضاف الیہ کو معرفہ بنا دینے سے وہ (ذُوْ) بھی معرفہ ہو جاتا ہے، چنانچہ رَجُلٌ ذُوْ لِحْيَةٍ میں مضاف الیہ نکرہ ہے اور الرَّجُلُ ذُواللِّحْيَةِ میں معرفہ۔ اس کی مزید مثالیں دیکھئے:

عِنْدِيْ كِتَابٌ ذُوْ غِلَافٍ جَمِيْلٍ   میرے پاس خوبصورت سرورق والی کتاب ہے.
اَلْكِتَابُ ذُوالْغِلَافِ الْجَمِيْلِ غَالٍ   خوبصورت سرورق والی کتاب مہنگی ہے.
فِي قَرْيَتِنَا مَسْجِدٌ ذُوْ مَنَارَةٍ وَاحِدَةٍ   ہمارے گاؤں میں ایک مینارے والی مسجد ہے.
اَلْمَسْجِدُ ذُوالْمَنَارَةِ الْوَاحِدَةِ قَدِيْمَةٌ   ایک مینار والی مسجد پرانی ہے.

۷۔ ذَهَبْتُمْ، كِتَابُهُمْ، هُمْ، كِتَابُكُمْ اور أَنْتُمْ میں میم ساکن ہوتی ہے اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں ہمزہء وصل ہو تو سکون ضمہ سے بدل جائیگا۔ جیسے:

بَيْتُكُمْ	بَيْتُكُمُ الْجَدِيْدُ	تمہارا نیا گھر.
رَأَيْتُمْ	أ رَأَيْتُمُ الْإِمَامَ ؟	کیا تم نے امام صاحب کو دیکھا؟
كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُمُ الْقَدِيْمُ	ان کی پرانی کتاب .

سَأَلْتُمْ   أَسَأَلْتُمُ ابْنَهُ   کیا تم نے اس کے بیٹے سے دریافت کیا۔

۸۔ أَبْشِرْ اس کا لفظی معنی ہے" خوش ہو جاؤ " لیکن یہ کسی درخواست کے مثبت جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اس کا معنی ہوگا گھبرائیے نہیں ویسا ہی ہوگا جیسا آپ چاہتے ہیں، یا آپ کو وہ چیز مل جائیگی جو آپ چاہتے ہیں۔

۹۔ ثُلُثٌ ایک تہائی ۱/۳

ایسے الفاظ جو ۱/۳ ، ۱/۴ (ایک چوتھائی) ۱/۵ ، ۱/۶ ، ۱/۷ ، ۱/۸ ، ۱/۹ اور ۱/۱۰ کا معنی دیتے ہیں فُعُلٌ کے وزن پر بنائے گئے ہیں، اس میں دوسرے حرف ع پر ضمہ ہوگا۔ جیسے ثُلُثٌ ۱/۳، سُدُسٌ ۱/۶ تُسُعٌ ۱/۹۔ لیکن اس کو حذف کرکے ساکن بھی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے : رُبْعٌ ، خُمْسٌ۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے: (یہ سوالات ساتویں سبق کے مضمون سے متعلق نہیں ہیں)

۴۔ آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث لائیے :

۵۔ آنے والے ہر جملے کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجئے اور اس کے ذریعہ جملہ مکمل کیجئے :

۶۔ مثالوں کو غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر کَانَ داخل کیجئے :

۷۔ مثالوں کو غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو میم اور دوسرے ساکن حروف پر حرکت لگاکر پڑھئے :

۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹۔ مثالیں پڑھئے پھر آنے والے جملے کو ذُوْ استعمال کرتے ہوئے مکمل کیجئے :

۱۰۔ ذَاتُ کی آنے والی مثالیں پڑھئے :

۱۱۔ مثالیں پڑھئے پھر قوسین میں دئے گئے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اسی طرح کے جملے بنائیے :

۱۲۔ آنے والے کلمات سیکھئے :

۱۳۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :

الفاظ کے معانی

مِكْنَسَةٌ	جھاڑو	نَظَّارَةٌ	چشمہ (عینک)
صُوْرَةٌ	تصویر	صَابُوْنٌ	صابن
كُرَةُ الْقَدَمِ	فٹ بال	سُلَّمٌ	سیڑھی
عَجَلَةٌ	پہیہ	إِذَاعَةٌ	نشر کرنا ، ریڈیو
الْبَارِحَةَ	گذشتہ شب	كُرَةُ السَّلَّةِ	باسکٹ بال
اَلْأُسْبُوْعُ الْمَاضِي	گذشتہ ہفتہ	مَنَارَةٌ	مینار
لِحْيَةٌ	داڑھی	عَالٍ	اونچا عَالِيَةٌ : (مؤنث) اونچی.
مُلَوَّنٌ	رنگین	صَبَاحٌ	صبح
نِصْفٌ	آدھا	مَشَى	وہ چلا
أَخَذَ	اس نے لیا	وَضَعَ	اس نے رکھا
وَجَدَ	اس نے پایا	بَحَثَ عَنْ	اس نے تلاش کیا

آٹھواں سبق

اس سبق میں ہم گذشتہ اسباق دہرائیں گے، اور فعل ماضی کو تمام ضمائر کی طرف اسناد کریں گے سوائے ضمیرِ تثنیہ کے، ضمیرِ تثنیہ کی طرف اسناد تفصیل کے ساتھ سبق نمبر ۳۰ میں پڑھیں گے.

مشق

۱۔ آنے والے جملوں میں فعل ذَهَبَ کو مناسب ضمائر کی طرف اسناد کیجئے اور ان کے ذریعہ آنے والے جملے مکمل کیجئے:

۲۔ خالی جگہوں کو مناسب افعال سے پر کیجئے:

۳۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

۴۔ آنے والی مثالوں میں فاعل کو متعین (نشان زد) کیجئے:

۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

نواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ حالتِ نصب میں جمع مؤنث سالم کا اعراب

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو اسم کے آخر میں ات بڑھا کر بنائی جاتی ہے

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ نصب کی علامت فتحہ ہے یعنی جو کلمہ حالتِ نصب میں ہو اس پر فتحہ آتا ہے۔ جیسے :

اِنَّ الْبَيْتَ جَدِيْدٌ بے شک گھر نیا ہے

قَرَأتُ الْكِتَابَ میں نے کتاب پڑھی

یہاں ہم پڑھیں گے کہ جمع مؤنث سالم پر حالتِ نصب میں فتحہ کے بجائے کسرہ آتا ہے۔ جیسے :

رَأيْتُ الْأَبْنَاءَ وَ الْبَنَاتِ میں نے بیٹے اور بیٹیاں دیکھیں

اس جملہ میں اَلْأَبْنَاءَ اور الْبَنَاتِ دونوں مفعول بہ ہیں اس لئے دونوں منصوب ہیں لیکن اَلْأَبْنَاءَ میں نصب کی علامت فتحہ ہے اور اَلْبَنَاتِ میں کسرہ اس لئے کہ وہ جمع مؤنث سالم (کا صیغہ) ہے۔

مزید مثالیں دیکھئے :

خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ اللہ تعالی نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔

قَرَأتُ الْكُتُبَ وَ الصُّحُفَ وَ الْمَجَلَّاتِ میں نے کتابیں ، اخبارات اور رسالے پڑھے۔

إِنَّ الْإِخْوَةَ وَ الْأَخَوَاتِ فِي الْبَيْتِ بے شک بھائی اور بہنیں گھر میں ہیں۔

یہ یاد رہے کہ جمع مؤنث سالم کے آخر میں مجرور اور منصوب دونوں حالتوں میں کسرہ رہتا ہے۔

جیسے :

إنَّ الطَّالِبَاتِ فِي الْحَافِلَاتِ　　　طالبات بسوں میں ہیں

اس مثال میں اَلطَّالِبَاتِ إنَّ کی وجہ سے منصوب ہے اور حَافِلَاتِ حرفِ جر فِي کی وجہ سے مجرور لیکن دونوں کے آخر میں کسرہ ہے.

۲۔ اس سے پہلے ہم رَأيْتُکَ میں نے تجھے دیکھا اور رَأيْتُهُ میں نے اسے دیکھا پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم فعل کے ساتھ ضمیرِ متکلم کا استعمال دیکھیں گے، آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :

رَأيْتَنِيْ　　　تو نے مجھے دیکھا

خَلَقَنِيَ اللهُ　　　اللہ نے مجھے پیدا کیا

سَأَلَنِيَ الْمُدَرِّسُ　　　استاذ نے مجھ سے پوچھا

ضمیر متکلم صرف ي ہے لیکن اس ي اور فعل کے درمیان ایک نون بڑھا دیا جاتا ہے اسلئے کہ ي سے پہلے کسرہ ضروری ہے اور ہمارے پاس دو صیغے ہیں، رَأيْتَ تو نے دیکھا (مذکر مخاطب) رَأيْتِ تو نے دیکھا (مؤنث مخاطب) رَأيْتَ کو کسرہ کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں رَأيْتَ اور رَأيْتِ کے درمیان فرق مشکل ہو جائیگا، ان دونوں کے درمیان یہ فرق باقی رہے اس لئے ت کو اپنی حالت پر برقرار رکھ کراس کے بعد ایک نون لاتے ہیں اور اس کو کسرہ دیتے ہیں، اس نون کو نونِ وقایہ کہتے ہیں، نونِ وقایہ یعنی وہ نون جو فعل کے آخری حرف کی حرکت کی حفاظت کرتا ہے.

۳۔ یہ کار کتنی خوبصورت ہے! اس معنی کو عربی میں اس طرح ادا کریں گے۔ مَا أجْمَلَ هٰذِهِ السَّيَّارَةَ! اس کو فِعْلُ التَّعَجُّبِ (تعجب کا فعل) کہتے ہیں اس کا وزن مَا أفْعَلَهُ ہے،ہ کی جگہ کوئی اورضمیرِ نصب یا اسم ظاہر بھی لاسکتے ہیں۔ جیسے :

مَا أطْيَبَکَ!　　　تو کتنا اچھا ہے!

مَا أفْقَرَهَا !　　　وہ (عورت) کتنی غریب ہے!

مَا أكْثَرَ النُّجُوْمَ !　　　ستارے کتنے زیادہ ہیں!

مَا أسْهَلَ هٰذَا الدَّرْسَ!　　　یہ سبق کتنا آسان ہے!

۴۔ ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ "یا" کے بعد آنے والے اسم پر صرف ایک ضمہ ہوتا ہے۔ جیسے:

يَا وَلَدُ، يَا أُسْتَاذُ، يَا بِلَالُ، يَا حَامِدُ، لیکن اگر وہ اسم مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا۔ جیسے:

يَا بِنْتَ بِلَالٍ — اے بلال کی بیٹی

يَا أُخْتَ مُحَمَّدٍ — اے محمد کی بہن

يَا ابْنَ أَخِيْ — اے میرے بھتیجے

يَا رَبَّ الْكَعْبَةِ — اے کعبہ کے رب

يَا عَبْدَاللهِ — اے اللہ کے بندے

يَا أَبَابَكْرٍ — اے ابو بکر

نوٹ:- أَبُو حالتِ نصب میں أَبَا ہو جاتا ہے

مضاف الیہ ضمیر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے:

يَا رَبَّنَا — اے ہمارے پروردگار

۵۔ ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ کَمْ کے بعد اسم واحد اور منصوب ہوتا ہے لیکن اگر کَمْ پر کوئی حرفِ جر داخل ہو جائے تو وہ مجرور یا منصوب ہوگا۔ جیسے:

كَمْ رِيَالًا عِنْدَكَ؟ — تیرے پاس کتنے ریال ہیں؟

بِكَمْ رِيَالًا / رِيَالٍ هٰذَا؟ — یہ کتنے ریال کا ہے؟

یہاں رِيَالًا اور رِيَالٍ دونوں کہنا صحیح ہے اس لئے کہ کَمْ پر حرفِ جر ب داخل ہوا ہے، ٹھیک اسی طرح فِيْ كَمْ يَوْمًا / يَوْمٍ تَعَلَّمْتَ هٰذِهِ اللُّغَةَ؟ — تو نے کتنے دنوں میں یہ زبان سیکھی؟

۶۔ مَا الإستفہامیہ (سوالیہ) پر حرفِ جر داخل ہوگا تو اس کا الف حذف ہو جائیگا

جیسے: بِ + مَا = بِمَ؟ — کس کے ساتھ؟

لِ + مَا = لِمَ؟ — کس لئے؟

مِنْ + مَا = مِمَّ ؟ کس سے ؟

عَنْ + مَا = عَمَّ ؟ کس کے بارے میں ؟

نوٹ :- مِنْ اور عَنْ کے نون کو میم سے بدل کر مَا کے میم میں ادغام کر دیں گے.

۷۔ ہم اس سے پہلے اسم موصول اَلَّذِيْ (واحد مذکر) اور اَلَّتِيْ (واحد مؤنث) پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم ان کی جمع پڑھیں گے اَلَّذِيْ کی جمع اَلَّذِيْنَ اور اَلَّتِيْ کی اَللاتِيْ ہے۔ جیسے :

واحد مذکر : اَلرَّجُلُ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْ مَكْتَبِ الْمُدِيْرِ مُدَرِّسٌ جَدِيْدٌ

جو شخص ہیڈ ماسٹر کے دفتر سے نکلا ہے وہ نیا مدرس ہے.

جمع مذکر : اَلرِّجَالُ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ مَكْتَبِ الْمُدِيْرِ مُدَرِّسُوْنَ جُدُدٌ

جو لوگ ہیڈ ماسٹر کے دفتر سے نکلے ہیں وہ نئے مدرسین ہیں.

واحد مؤنث : اَلطَّالِبَةُ الَّتِيْ جَلَسَتْ أَمَامَ الْمُدَرِّسَةِ بِنْتُ الْمُدِيْرَةِ

وہ طالبہ جو استانی کے سامنے بیٹھی ہے وہ ہیڈ مسٹریس کی بیٹی ہے

جمع مؤنث : اَلطَّالِبَاتُ اَللاتِيْ جَلَسْنَ أَمَامَ الْمُدَرِّسَةِ بَنَاتُ الْمُدِيْرَةِ

وہ طالبات جو استانی کے سامنے بیٹھی ہیں وہ ہیڈ مسٹریس کی بیٹیاں ہیں.

۸۔ ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ہمزہ استفہام جملہ خبریہ کو جملہ استفہامیہ میں تبدیل کر دیتا ہے اسی طرح اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آئے جس کے شروع میں ال ہو تو وہ آل ہو جاتا ہے۔ جیسے :

اَلْمُدَرِّسُ قَالَ لَكَ آلْمُدَرِّسُ قَالَ لَكَ؟ کیا استاد نے تم سے کہا؟

اَلْيَوْمَ رَأَيْتَهُ آلْيَوْمَ رَأَيْتَهُ ؟ کیا آج تو نے اسے دیکھا ؟

هٰذَا الطَّالِبُ سَأَلَكَ أَ هٰذَا الطَّالِبُ سَأَلَكَ؟ کیا اس طالبِ علم نے تجھ سے پوچھا؟

تیسری مثال میں چونکہ أ کے بعد ال نہیں ہے اس لئے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی.

۹۔ اسم کے آخر میں آنے والی وہ ي جو الف پڑھی جاتی ہے اگر اس کے ساتھ کوئی ضمیرِ نصب یا

جر ہو تو وہ الف لکھی جائے گی۔ جیسے :

مَعْنًى معنی مَعْنَاهُ اس کا معنی.

كَوَى اس نے استری کیا كَوَاهُ اس نے اسے استری کیا.

۱۰۔ اَلطُّلَّابُ الْجُدُدُ الْخَمْسَةُ پانچ نئے طلبہ

اس مثال میں عدد کو بطور صفت استعمال کیا گیا ہے، اس صورت میں وہ معدود کے بعد آئے گا۔
مزید دیکھئے :

اَلْكُتُبُ الْأَرْبَعَةُ	چار کتابیں
الرِّجَالُ الْعَشَرَةُ	دس مرد
الصِّحَاحُ السِّتَّةُ	چھ معتبر کتابیں
اَلْأَخَوَاتُ الخَمْسُ	پانچ بہنیں

۱۱۔ أ إِلَى الْمُدِيْرِ ذَهَبْتُمْ؟ کیا تم ہیڈ ماسٹر کے پاس گئے تھے؟ اس جملہ میں إِلَى الْمُدِيْرِ کو کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لئے فعل سے پہلے لایا گیا ہے۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

رَأَيْتُ بِلَالًا میں نے بلال کو دیکھا (بغیر تاکید کے)

بِلَالًا رَأَيْتُ بلال ہی کو دیکھا میں نے (تاکید کے ساتھ)

دوسرا جملہ اس وقت استعمال کیا جائیگا جب مخاطب اس بات میں شک کرے یا اس سے انکار کرے.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ آیت کریمہ پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالوں کا جواب دیجئے :

۳۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیے :

۴۔ آنے والے کلمات کے معانی عربی میں لکھئے :

۵۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو اسی طرح مکمل کیجئے :

۶۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے لکھئے :

۷۔ مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات پڑھئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھئے :

۸۔ مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات میں سے جمع مؤنث سالم کو متعین کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگایئے :

۹۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے جملوں پر ہمزہ استفہام داخل کیجئے :

۱۰۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے سوالوں کا جواب اسی طرح دیجئے :

۱۱۔ دیئے گئے کلمہ پر غور کیجئے :

۱۲۔ آنے والے کلمات پر غور کیجئے :

۱۳۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خط کشیدہ الفاظ کو جمع میں بدل کر آنے والے جملے لکھئے :

۱۴۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خط کشیدہ الفاظ کو جمع میں بدل کر آنے والے جملے لکھئے :

۱۵۔ دیئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے :

الفاظ کے معانی

قَائِمَةٌ	: فہرست، لسٹ	عِلَاقَةٌ	: تعلق ، رابطہ
مَعْنًى	: معنی	لَحْظَةٌ	: لحظہ، لمحہ
طِيْنٌ	: گارا	جَرَسٌ	: گھنٹی
نَارٌ	: آگ	عِدَّةُ كُتُبٍ	: کئی کتابیں
عِدَّةُ أَسْئِلَةٍ	: متعدد سوالات	حَضَرَ	: وہ حاضر ہوا
رَنَّ الْجَرَسُ	: گھنٹی بجی	خَلَقَ	: اس نے پیدا کیا

رَفَعَ	: اس نے بلند کیا
عَاصِمَةٌ	: راجدھانی، پایہءِ تخت
كَذٰلِكَ	: اسی طرح
حَدِيْدٌ	: لوہا
أَحْسَنْتَ	: تو نے اچھا کیا ، شاباش
مُخْتَلِطٌ	: مخلوط، ملے جلے
جَانٌّ	: جن
هٰكَذَا	: اسی طرح

دسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ فعل مضارع

عربی میں فعل کی تین قسمیں ہیں :

۱- اَلْمَاضِيْ : جو زمانہءِ ماضی کا معنی دے

۲- اَلْمُضَارِعُ : جو حال یا مستقبل پر دلالت کرے۔

۳- اَلْأَمْرُ : جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے.

فعل ماضی ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم فعل مضارع پڑھیں گے، فعل امر ان شاء اللہ ہم چودھویں سبق میں پڑھیں گے.

فعل مضارع کے شروع میں فعل ماضی کے تین حروف کے ساتھ ي، ت، أ اور ن میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جاتا ہے اور اس پر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے :

كَتَبَ اس نے لکھا يَكْتُبُ وہ لکھتا ہے (لکھ رہا ہے یا لکھے گا)

ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں، پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں وہ ساکن ہوگا، تیسرا حرف ماضی میں مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں مضموم ہوگا، دوسرے حرف پر ماضی اور مضارع دونوں میں تینوں حرکتیں (فتحہ، ضمہ، کسرہ) آتی ہیں.

ماضی اور مضارع میں اس حرف (جس کو ع کلمہ کہتے ہیں) کی حرکت کے اعتبار سے فعل کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، ان میں سے چار ہم یہاں پڑھیں گے.

ا۔ فتحہ ضمہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مفتوح اور مضارع کا مضموم ہوگا۔ جیسے :

كَتَبَ يَكْتُبُ ، قَتَلَ يَقْتُلُ سَجَدَ يَسْجُدُ .

اس نے لکھا وہ لکھتا ہے، اس نے قتل کیا وہ قتل کرتا ہے، اس نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرتا ہے

اس باب کو باب نَصَرَ يَنْصُرُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ن ہے.

۲۔ فتحہ کسرہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مفتوح اور مضارع کا مکسور ہوگا۔ جیسے :

جَلَسَ يَجْلِسُ، ضَرَبَ يَضْرِبُ، غَسَلَ يَغْسِلُ.

وہ بیٹھا وہ بیٹھتا ہے، اس نے مارا وہ مارتا ہے، اس نے دھویا وہ دھوتا ہے.

اس باب کو باب ضَرَبَ يَضْرِبُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ض ہے.

۳۔ فتحہ فتحہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا ع کلمہ مفتوح ہوگا۔ جیسے :

ذَهَبَ يَذْهَبُ، فَتَحَ يَفْتَحُ، قَرَأَ يَقْرَأُ.

وہ گیا وہ جاتاہے، اس نے کھولا وہ کھولتا ہے، اس نے پڑھا وہ پڑھتا ہے.

اس باب کو باب فَتَحَ يَفْتَحُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ف ہے.

۴۔ کسرہ فتحہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مکسور اور مضارع کا مفتوح ہوگا۔ جیسے :

فَهِمَ يَفْهَمُ، شَرِبَ يَشْرَبُ، حَفِظَ يَحْفَظُ.

اس نے سمجھا وہ سمجھتا ہے، اس نے پیا وہ پیتا ہے، اس نے یاد کیا وہ یاد کرتا ہے.

اس باب کو باب سَمِعَ يَسْمَعُ کہتے ہیں اور اسکی علامت س ہے.

انفعال کی اس تقسیم کے لئے کوئی قاعدہ نہیں ہے طالبِ علم کو ہر نئے لفظ کے ساتھ ساتھ اس کا باب بھی یاد کرنا چاہئے۔ مثلاً : كَتَبَ يَكْتُبُ ، جَلَسَ يَجْلِسُ.

۲۔ عدد ۲۱ تا ۳۰

ان میں عدد کے دو اجزاء کو و کے ذریعہ جوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے :

وَاحِدٌوَعِشْرُوْنَ طَالِبًا

نوٹ :-

(الف): ان میں پہلے جزء پر تنوین ہوگی۔ جیسے : وَاحِدٌوَعِشْرُوْنَ، ثَلَاثَةٌوَعِشْرُوْنَ، أَرْبَعَةٌ

وَعِشْرُوْنَ، تِسْعَةٌوَعِشْرُوْنَ سوائے لفظ اِثْنَانِ، کہ اس پر تنوین نہیں آتی.

(ب): مذکر معدود کے ساتھ وَاحِد اور اِثْنَانِ مذکر، جب کہ بقیہ اعداد مؤنث استعمال ہوں گے۔ جیسے:

وَاحِدٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا ، اِثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، ثَلَاثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، خَمْسَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، تِسْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا.

ج: معدود مفرد اور منصوب ہوگا.

۳۔ اَلتَّاسِعَةُ إِلَّا رُبْعًا (نو مگر پاؤ) پونے نو

إِلَّا کے لفظی معنی سوا اور مگر ہیں

اس کے بعد آنے والا اسم منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلسَّاعَةُ الْوَاحِدَةُ إِلَّا عَشْرَ دَقَائِقَ	دس منٹ کم ایک بجے	(بارہ بج کر پچاس منٹ)
اَلسَّاعَةُ الثَّانِيَةُ إِلَّا خمْسَ دَقَائِقَ	پانچ منٹ کم دو بجے	(ایک بج کر پچپن منٹ)
اَلسَّاعَةُ الْخَامِسَةُ إِلَّا دَقِيْقَةً وَاحِدَةً	ایک منٹ کم پانچ بجے	(چار بج کر انسٹھ منٹ)

۴۔ ہم پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ لَعَلَّ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔ میں امید کرتا ہوں ،امید ہے کہ

۲۔ خوف ہے، اندیشہ ہے، میں ڈرتا ہوں.

پہلے کو اَلتَّرَجِّيْ اور دوسرے کو اَلْإِشْفَاق کہتے ہیں

لَعَلَّهُ يَرْجِعُ الْيَوْمَ مُتَأَخِّرًا میں لَعَلَّ اشفاق کے لئے ہے کیونکہ اسکا معنی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آج تاخیر سے لوٹے گا۔

۵۔ بَيْنَ درمیان ، بیچ

اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

جَلَسَ حَامِدٌ بَيْنَ بِلَالٍ وَ فَيْصَلٍ حامد بلال اور فیصل کے درمیان بیٹھا

بَيْنَ اگر دو ضمیروں کے درمیان آئے تو اسے دہرایا جائے گا۔ جیسے :

هٰذا بَيْنِيْ وَ بَيْنَکَ   یہ معاملہ میرے اور تیرے درمیان ہے.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے :
۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
۳۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :
۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے اور دیئے گئے افعال کا مضارع لکھئے :
۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے :
۶۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
۷۔ آنے والے جملے پڑھئے پھر انہیں اس طرح لکھئے کہ اعداد الفاظ میں ہوں :
۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
۹۔ دیئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے :

الفاظ کے معانی

دَائِمًا : ہمیشہ
مَرَّةً أُخْرَى : دوسری مرتبہ، پھر سے
عَامِلٌ : مزدور
عَرْضٌ : چوڑائی
كِيْلُوْ مِتْرٌ : کیلو میٹر

أَحْيَانًا : کبھی
مَكْتَبٌ : آفس
طُوْلٌ : لمبائی
مَسَافَةٌ : مسافت، فاصلہ
سَنْتِيمِتْرٌ : سینٹی میٹر

مِتْرٌ : میٹر

رَكَعَ يَرْكَعُ : رکوع کرنا

فَعَلَ يَفْعَلُ : کرنا

بَيْنَهُمَا : ان دونوں کےدرمیان

عَمِلَ يَعْمَلُ (س)(ا) : کام کرنا

سَجَدَ يَسْجُدُ (ن) : سجدہ کرنا

رَكِبَ يَرْكَبُ (س) : سوار ہونا

بَيْنَ : درمیان

ا۔ مصدری معنی جیسے کھانا، پینا، جانا کو عربی میں ماضی اور مضارع دونوں ملاکر ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے كَتَبَ يَكْتُبُ (لکھنا)

گیارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ گذشتہ اسباق میں ہم فعل مضارع کو پڑھ چکے ہیں اور یہ بھی کہ يَذْهَبُ کا معنی ہے وہ جاتا ہے یہاں ہم فعل مضارع کو دیگر ضمائر کی طرف اسناد کریں گے۔

(الف) يَذْهَبُونَ وہ جاتے ہیں - مزید ایک مثال یہ ہے:

إِخْوَتِيْ يَدْرُسُونَ فِي الْجَامِعَةِ میرے بھائی جامعہ (یونیورسٹی) میں پڑھتے ہیں

(ب) تَذْهَبُ وہ جاتی ہے واحد مؤنث غائب۔ جیسے:

مَاذَا تَكْتُبُ آمِنَةُ الْآنَ؟ آمنہ اب کیا لکھ رہی ہے؟

تَكْتُبُ رِسَالَةً إِلَى أُمِّهَا وہ اپنی والدہ کو خط لکھ رہی ہے

(ج) يَذْهَبْنَ وہ جاتی ہیں جمع مؤنث غائب۔ اس کی مزید ایک مثال یہ ہے:

إِخْوَتِيْ يَدْرُسُونَ فِي الْجَامِعَةِ وَأَخَوَاتِيْ يَدْرُسْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ

میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور میری بہنیں مدرسہ (اسکول) میں پڑھتی ہیں

(د) ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُ کا معنی ہے وہ جاتی ہے اس کا دوسرا معنی ہے تو جاتا ہے، واحد مذکر غائب.

(ھ) أَذْهَبُ میں جاتا ہوں/میں جاتی ہوں

أَيْنَ تَذْهَبُ يَا بِلَالُ؟ بلال تو کہاں جا رہا ہے؟

أَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ میں بازار جا رہا ہوں

(و) تَذْهَبُوْنَ تم جاتے ہو دوسری مثال :

مَاذَا تَشْرَبُوْنَ یَا إِخْوَانُ بھائیو تم کیا پیؤ گے؟ یا کیا پی رہے ہو؟

۲۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ یَذْهَبُ کے دو معنی ہیں ا۔ وہ جاتا ہے (حال) ۲۔ وہ جائے گا

(مستقبل) اس کو صرف مستقبل کے ساتھ خاص کر دینے کے لئے اس کے شروع میں س بڑھا دی جاتی ہے۔ جیسے :

سَيَذْهَبُ أَبِيْ إِلَى مَكَّةَ غَدًا میرے والد کل مکہ جائیں گے

سَأَكْتُبُ لَکَ رِسَالَةً إِنْ شَاءَ الله میں تجھے ان شاء اللہ خط لکھوں گا

اس س کو حَرْفُ الاِسْتِقْبَال کہتے ہیں.

نوٹ :- جملہ استفہامیہ میں س نہیں استعمال کی جائیگی۔ جیسے :

مَتَى تَذْهَبُ إِلَى الْهِنْدِ؟ تو ہندوستان کب جائیگا؟

۳۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی پر مَا داخل کرنے سے اس میں نفی کا معنی پیدا ہو جاتاہے۔ جیسے :

مَا أَكَلْتُ شَيْئًا میں نے کچھ نہیں کھایا

مضارع کو منفی بنانے کے لئے اس پر لَا داخل کرتے ہیں۔ جیسے :

لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ میں فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہوں

لَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں قہوہ (کافی) نہیں پیتا ہوں

۴۔ **مصدر** اس اسم کو کہتے ہیں جو زمانہ اور فاعل سے خالی ہو، چنانچہ دَخَلَ کا معنی ہے وہ داخل ہوا یَدْخُلُ کا وہ داخل ہوتا ہے (ان دونوں میں زمانہ [ماضی یا مضارع] اور فاعل [داخل ہونے والا "وہ"] پایا جاتا ہے) جبکہ دُخُوْلٌ کے معنی ہے داخل ہونا.

عربی میں مصدر کئی شکلوں اور کئی وزنوں پر آتا ہے ، یہاں ہم ان میں سے صرف ایک وزن فُعُوْلٌ

پڑھیں گے۔ جیسے :

دُخُوْلٌ داخل ہونا دَخَلَ سے

خُرُوْجٌ نکلنا خَرَجَ سے

سُجُوْدٌ سجدہ کرنا سَجَدَ سے

رُكُوْعٌ رکوع کرنا رَكَعَ سے

جُلُوْسٌ بیٹھنا جَلَسَ سے

مصدر چونکہ اسم ہے اسلئے اس پر ال اور تنوین آتی ہے۔ جیسے :

اَلدُّخُوْلُ مَمْنُوْعٌ داخل ہونا منع ہے

اَلرُّكُوْعُ قَبْلَ السُّجُوْدِ رکوع سجدہ سے پہلے ہے

خَرَجْنَا مِنَ الْفَصْلِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ ہم مدرس کے داخل ہونے سے پہلے درجے سے نکلے۔

۵۔ أَمَّا یہ بہت زیادہ استعمال ہونے والا لفظ ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب دو یا دو سے زائد چیزوں کے متعلق گفتگو ہو، اس کا معنی ہے رہا .... جیسے :

مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ؟ تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟

أَنَا مِنْ أَلْمَانِيَا، أَمَّا بِلَالٌ فَهُوَ مِنْ بَاكِسْتَانَ، وَ أَمَّا إِبْرَاهِيْمُ فَهُوَ مِنَ الْيَابَانِ .

میں جرمنی کا ہوں رہا بلال تو وہ پاکستان سے اور رہا ابراہیم تو وہ جاپان سے تعلق رکھتا ہے

أَيْنَ يَسْكُنُ أَخُوْكَ وَ أُخْتُكَ؟ تیرا بھائی اور تیری بہن کہاں رہتے ہیں؟

أُخْتِيْ تَسْكُنُ مَعِيْ، أَمَّا أَخِيْ فَيَسْكُنُ مَعَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ

میری بہن میرے ساتھ رہتی ہے رہا میرا بھائی تو وہ میرے والدین کے ساتھ رہتا ہے

بِكَمْ هٰذَانِ الْقَلَمَانِ؟ یہ دو قلم کتنے کے ہیں؟

هٰذَا بِرِيَالٍ، أَمَّا ذَاكَ فَبِعَشَرَةٍ یہ ایک ریال کا ہے رہا وہ تو وہ دس ریال کا ہے۔

۶۔ أَخِيْ کا معنی ہے میرا بھائی اور أَخٌ لِّيْ کا معنی ہے میرا ایک بھائی۔ (میرے بھائیوں

میں سے ایک)، پہلا معرفہ ہے دوسرا نکرہ.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے : (یہ سوالات گیارہویں سبق کے مضمون سے متعلق نہیں ہیں)
۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے پھر خالی جگہوں کو ذَهَبَ کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے :
۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے :
۶۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے :
۷۔ آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجئے :
۸۔ آنے والی مثال پر غور کیجئے :
۹۔ آنے والے جملوں میں فعل کو مضارع میں تبدیل کیجئے :
۱۰۔ دونوں مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے جملوں میں افعال کو منفی بنایئے :
۱۱۔ مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب حرفِ استقبال استعمال کرتے ہوئے دیجئے :
۱۲۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے افعال کے مصادر اسی طرح لکھئے :
۱۳۔ آنے والے جملے پڑھئے پھر ان میں سے مصادر کو متعین کیجئے :
۱۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب أمّا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :
۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

دَرَسَ يَدْرُسُ (ن) : پڑھنا
نَزَلَ يَنْزِلُ (ض) : اترنا
عَرَفَ يَعْرِفُ (ض) : پہچاننا
سَكَنَ يَسْكُنُ (ن) : رہنا
بَحَثَ يَبْحَثُ عَنْ (ف) : تلاش کرنا
مَاتَ يَمُوْتُ (ن) : مرنا
شَكَرَ يَشْكُرُ (ن) : شکر کرنا
صَعِدَ يَصْعَدُ (س) : چڑھنا
قَرِيْبٌ : نزدیک
حَلَّاقٌ : نائی ، حجّام
خَيْلٌ : گھوڑے

عُنْوَانٌ : پتہ
ثَوْبٌ : کپڑا
مُسْتَوْصَفٌ : کلینک، مطب
قَادِمٌ : آنے والا
بِطَاقَةٌ : کارڈ
رِسَالَةٌ : خط
صَيْدَلِيَّةٌ : دوا کی دوکان
نَسِيْتُ : میں بھول گیا
مَحَطَّةٌ : اسٹیشن
أَرُزٌّ : چاول

بارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

١۔ مزید چند ضمائر کی طرف مضارع کی اسناد.

(الف)ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُ (تو جاتا ہے) واحد مذکر مخاطب کے لئے ہے۔یہاں ہم تَذْهَبِيْنَ (تو جاتی ہے) واحد مؤنث مخاطب پڑھیں گے۔ جیسے :

أيْنَ تَذْهَبُ يَا بِلَالُ ؟ — بلال تو کہاں جا رہا ہے؟

أيْنَ تَذْهَبِيْنَ يَا آمِنَةُ ؟ — آمنہ تو کہاں جا رہی ہے؟

(ب) ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُوْنَ (تم جاتے ہو) جمع مذکر مخاطب کے لئے ہے۔یہاں ہم تَذْهَبْنَ (تم جاتی ہو) جمع مؤنث مخاطب پڑھیں گے۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

مَاذَا تَكْتُبُوْنَ يَا إِخْوَانُ ؟ — بھائیو تم کیا لکھ رہے ہو ؟

نَكْتُبُ رَسَائِلَ — ہم خطوط لکھ رہے ہیں.

مَاذَا تَكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ ؟ — بہنو تم کیا لکھ رہی ہو؟

نَكْتُبُ الْوَاجِبَاتِ — ہم ہوم ورک کر رہے ہیں.

٢۔ رَجَعَ بِلَالٌ يَوْمَ السَّبْتِ — بلال ہفتے کے دن لوٹا

نوٹ :- يَوْمَ منصوب ہےاس لئے کہ وہ مفعول فیہ ہے، مفعول فیه اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی کام (فعل) کا وقت بتائے۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

ذَهَبْتُ إلىَ السُّوْقِ صَبَاحًا　　میں صبح بازار گیا

رَجَعْتُ مِنَ الْجَامِعَةِ مَسَاءً　　میں شام کو یونیورسٹی سے لوٹا

أذْهَبُ إلَى الْمَكْتَبَةِكُلَّ يَوْمٍ　　میں ہر روز لائبریری جاتا ہوں

سَأذْهَبُ إلَى الطَّائِفِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ　　میں جمعرات کے دن طائف جاؤں گا

أيْنَ تَذْهَبُ هٰذَا الْمَسَاءَ؟　　آج شام تو کہاں جا رہا ہے؟

۳۔ جیسا کہ ہم سبق نمبر ۶ میں پڑھ چکے ہیں کہ قَالَ کے بعد إنَّ اور دیگر افعال کے بعد أنَّ استعمال ہوتا ہے جیسے:

قَالَ: إنِّيْ عَبْدُاللهِ　　اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں

قَالَ الْمُدَرِّسُ: إنَّ الْاِمْتِحَانَ غَدًا　　استاد نے کہا: امتحان کل ہے

سَمِعْتُ أنَّ الْاِمْتِحَانَ غَدًا　　میں نے سنا ہے کہ امتحان کل ہے

أظُنُّ أنَّ الْاِمْتِحَانَ غَدًا　　میں سمجھتا ہوں کہ امتحان کل ہے

مشق

۱۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:

۲۔ آنے والے جملوں میں فاعل مؤنث لایئے:

۳۔ آنے والے جملوں میں فاعل مؤنث لایئے:

۴۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے:

۵۔ ہر جملہ کے سامنے فعل کے دو صیغہ ہیں، صحیح صیغہ منتخب کر کے جملہ مکمل کیجئے:

۶۔ آنے والی دونوں مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے جملوں کو إنَّ کی ہمزہ کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھئے:

۷۔ ہفتہ کے دنوں کے نام سیکھئے:

۸۔ سورۃ الملک اور سورۃ القلم کی پہلی آیت لکھئے:

الفاظ کے معانی

دَوَاءٌ	: دوا	تِلْمِيْذٌ	: شاگرد
هَاتِفٌ	: فون	وَزِيْرُ الْخَارِجِيَّةِ	: وزیرِ خارجہ
وَاجِبَاتٌ	: ہوم ورک	عَمَلٌ	: کام
جَارٌ	: پڑوسی	رَقْمٌ	: نمبر

شَهِدَ يَشْهَدُ (س) : گواہی دینا، حاضر ہونا

ضَحِكَ يَضْحَكُ (س) : ہنسنا   وَقْتٌ : وقت

تیرہواں سبق

اس سبق میں ہم گذشتہ اسباق کو دہراتے ہوئے فعل مضارع کو تمام ضمائر کی طرف اسناد کریں گے سوائے ضمیرِ تثنیہ کے۔

مشق

۱۔ خالی جگہوں کو ذَهَبَ کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے :
۲۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے :
۳۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

سَيَّارَةُ الْأُجْرَةِ : ٹیکسی
صفٌّ ج صُفُوْفٌ : صف
أخِيْرٌ : آخری

چودہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ **فعل الأمر** : أمر اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کا حکم دیا جائے۔ جیسے بیٹھ، اٹھ، جا، آ، فعل الأمر مضارع مخاطب سے اس کے شروع میں آنے والی ت اور آخر کے ضمہ کو حذف کرکے بنایا جاتاہے۔

جیسے: تَكْتُبُ كْتُبْ

ت حذف کردینے کے بعد جو پہلا حرف ہے وہ ساکن ہے اور عربی میں ساکن سے کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا اس لئے اس سے پہلے ہمزۃ الوصل بڑھا دیا جاتا ہے، اگر فعل أمر کا دوسرا حرف مضموم ہو تو ہمزۃ الوصل بھی مضموم ہوگا ورنہ مکسور۔ جیسے:

تَكْتُبُ	كْتُبْ	اُكْتُبْ
تَجْلِسُ	جْلِسْ	اِجْلِسْ
تَفْتَحُ	فْتَحْ	اِفْتَحْ

اگر أمر سے پہلے کوئی لفظ نہ آئے تو ہمزۃ الوصل لکھا جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا لیکن اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو وہ لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے:

يَا بِلَالُ اكْتُبْ	اے بلال لکھ
اِقْرَأْ وَ اكْتُبْ	پڑھ اور لکھ
اُكْتُبْ وَ اقْرَأْ	لکھ اور پڑھ

چونکہ یہ ہمزہ همزةُ الوصل ہے اس لئے همزةُ القطع کی علامت (ء) نہیں آئے گی خواہ ابتداء

میں ہو یا درمیان میں۔ جیسے :

أُكْتُبْ نہ کہ أَكْتُبْ اِجْلِسْ نہ کہ إِجْلِسْ

تَأْكُلُ کا اَمر كُلْ اور تَأْخُذُ کا خُذْ یہ دونوں مثالیں قاعدہ سے ہٹ کر آئیں ہیں ان میں اَمر کا پہلا حرف أ حذف کر دیا گیا ہے.

اگر اَمر مخاطب واحد کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزۃُ الوصل سے شروع ہو تو اِلْتِقاءُ السَّاكِنَيْن (دو ساکنوں کے جمع ہونے) سے بچنے کے لئے اَمر کے آخری حرف کو کسرہ دیا جائیگا جیسے :

اِشْرَبِ الْمَاءَ	پانی پی
اِفْتَحِ الْكِتَابَ	کتاب کھول
خُذِ الْكِتَابَ	کتاب لے

اَمر کی اسناد دوسرے ضمائر کی طرف یوں ہوگی :

أُكْتُبْ يَا مُحَمَّدُ	أُكْتُبُوْا يا إِخْوانُ
أُكْتُبِيْ يَا فَاطِمَةُ	أُكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ

۲۔ أَعَقْرَبٌ فِي الْفَصْلِ ؟ کیا کلاس میں بچھو ہے؟ (کلاس میں اور بچھو!)

مبتدا عام طور پر معرفہ ہوتا ہے بعض حالات میں وہ نکرہ بھی ہوتا ہے ان میں سے ایک حالت یہ ہے کہ مبتدا اداۃِ اِستفہام کے بعد واقع ہو، جیسے کہ أَعَقْرَبٌ فِي الْفَصْلِ ؟ میں ہے، اس کی ایک اور مثال قرآن سے یہ ہے :

أَإِلٰهٌ مَّعَ اللهِ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟

۳۔ فَإِنَّ الْغُرْفَةَ مُظْلِمَةٌ اسلئے کہ کمرہ تاریک ہے

یہاں فَإِنَّ کا معنی ہے اسلئے ، کیونکہ۔ مزید مثالیں یوں ہیں :

كُلْ هٰذَا فَإِنَّكَ جَوْعَانُ	یہ کھالے کیونکہ تو بھوکا ہے
أُدْخُلْ فَإِنَّ الدَّرْسَ قَدْ بَدَأَ	داخل ہوجا اس لئے کہ سبق شروع ہوچکا ہے
اِغْسِلِ الْقَمِيْصَ فَإِنَّهُ وَسِخٌ	قمیص دھولے اس لئے کہ وہ میلی ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

۳۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۴۔ آنے والے افعال سے اَمر بنایئے :

۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۶۔ ہمزۃُ الوصل اور حرفِ ساکن (جس کے بعد ال ہو) کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے آنے والی مثالیں پڑھئے :

۷۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۸۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل اَمر سے پُر کیجئے :

الفاظ کے معانی

عَقْرَبٌ : بچھو (یہ مؤنث ہے)

حِذاءٌ : جوتا

اَلْجَنَّةُ : جنت

كُوْبٌ : کپ

يَدٌ : ہاتھ

زَوْجٌ : شوہر

عَلَقٌ : خون کا لوتھڑا

نَظَرَ يَنْظُرُ (ن) : دیکھنا

سَكَتَ يَسْكُتُ (ن) : چپ رہنا، خاموش رہنا

جَمَعَ يَجْمَعُ (ف) : جمع کرنا

طَبَخَ يَطْبُخُ (ن) : پکانا

قَطَعَ يَقْطَعُ (ف) : کاٹنا

حَلَقَ يَحْلِقُ (ض) : مونڈنا

عَبَدَ يَعْبُدُ (ن) : عبادت کرنا

مِذْيَاعٌ : ریڈیو

جَوٌّ : موسم

غَرِيْبٌ : اجنبی

مُوْسَى : استرا

نَعْسَانُ : اونگھنے والا

مُظْلِمٌ : تاریک

لَا أَدْرِيْ : میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں

بِقُوَّةٍ : مضبوطی سے

عَلِمَ يَعْلَمُ (س) : جاننا

مَنَعَ يَمْنَعُ (ف) : منع کرنا، روکنا

عَادَ يَعُوْدُ (ن) : لوٹنا

وَرَقَةٌ : کاغذ

تِيْنٌ : انجیر

كَنَسَ يَكْنُسُ (ن) : جھاڑو دینا

قُوَّةٌ : قوت

پندرہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ "تو جا" کے لئے عربی میں اِذْهَبْ کہتے ہیں "تو مت جا" (نہی) کے لئے لاَ تَذْهَبْ کہتے ہیں، یہ فعل مضارع کے آخر سے ضمہ حذف کر کے اور اس کے شروع میں لَا بڑھا کر بنایا جاتا ہے، یہاں جو لَا استعمال کیا جاتا ہے اس کو لَا النَّاهِيَةُ کہتے ہیں جبکہ لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ کا لَا، لَا النَّافِيَة کہلاتا ہے۔ آنے والی مثالیں غور سے دیکھئے:

تَذْهَبُ — توجاتا ہے

لَا تَذْهَبُ — تونہیں جاتاہے

لَا تَذْهَبْ — مت جا

مزید مثالیں یوں ہیں:

لَا تَجْلِسْ هُنَا	یہاں مت بیٹھ
لَا تَكْتُبْ بِالْقَلَمِ الْأَحْمَرِ	لال قلم سے مت لکھ
لَا تَخْرُجْ مِنَ الْفَصْلِ	درجہ سے نہ نکل
لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ	شیطان کی عبادت نہ کر

نوٹ:- آخری مثال میں آخری حرف کو اِلتِقاء الساکِنین سے بچنے کے لئے کسرہ دیا گیا ہے،

نہی کی اسناد مخاطب کے دوسرے ضمائر کی طرف یوں کی جائیگی :

لَا تَذْهَبْ يَا بِلَالُ	لَا تَذْهَبُوْا يَا إِخْوَانُ
لَا تَذْهَبِيْ يَا آمِنَةُ	لَا تَذْهَبْنَ يَا أَخَوَاتُ

۲۔ " قریب تھا کہ لڑکا ہنس دیتا،" یعنی وہ ہنسنے کے قریب تھا لیکن ہنسا نہیں، اس معنی کو عربی میں کَادَ يَكَادُ کے ذریعہ ادا کرتے ہیں۔ جیسے :

کَادَ الْوَلَدُ يَضْحَكُ قریب تھا کہ لڑکا ہنس دیتا

کَادَ الْمُعَلِّمُ يَخْرُجُ استاذ نکلنے والے ہی تھے

کَادَ ماضی ہے اور يَكَادُ مضارع، اس کی مثالیں یوں ہیں :

يَكَادُ الْجَرَسُ يَرِنُّ گھنٹی بجنے ہی والی ہے

يَكَادُ الْإِمَامُ يَرْكَعُ امام رکوع کرنے ہی والے ہیں

نوٹ :۔

الف :۔ کَادَ کے بعد اسم آتا پھر فعل مضارع

یعنی کَادَ + اسم مرفوع + فعل مضارع

ب :۔ اسم کی جگہ ضمیر بھی آسکتی ہے۔ جیسے : كِدتُ أَمُوْتُ میں مرتے مرتے بچا

۳۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ نفی کیلئے مضارع کے ساتھ لَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ میں فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہوں

لَا نَذْهَبُ إِلَى الْمَلْعَبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ہم کھیل کے میدان کو جمعہ کے دن نہیں جاتے

اگر فعل مضارع کے ساتھ نفی کے لئے مَا استعمال کیا جائے تو وہ صرف حال کے معنی میں ہوگا، مَا اور لَا کے اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لیجئے :

لَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں کافی نہیں پیتا ہوں (یہ مستقل عادت کو بتاتا ہے)

مَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں چائے نہیں پی رہا ہوں (یہ صرف زمانہ حال کی خبر دیتا ہے)

نوٹ :- آكُلُ اصل میں أأكُلُ تھا دونوں ہمزہ کو ایک دوسرے میں ملا دینے سے آكُلُ ہوگیا اسی طرح سے أأخُذُ سے آخُذُ اور أأمُرُ سے آمُرُ (١)

۴۔ إِنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى الصُّوَرِ میں صرف تصویروں کو دیکھ رہا ہوں

إِنَّمَا کے معنی ہیں صرف، بس، فقط، وغیرہ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

أَنْتَ لَا تَكْتُبُ الدَّرْسَ إِنَّمَا تَكْتُبُ رِسَالَةً

تو سبق نہیں لکھ رہاہے بلکہ تو تو صرف خط لکھ رہاہے

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ — اعمال کا دارو مدار صرف نیتوں پر ہے

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ — صدقات صرف غریبوں کے لئے ہیں

مشق

١۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

٢۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

٣۔ آنے والے افعال پر لَا النَاهِيَة داخل کیجئے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے :

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے (جن سے قبل لَا النَاهِيَة ہو) پُر کیجئے :

٦۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

٧۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

١۔ اسی طرح ہر وہ لفظ جہاں دو ہمزہ (پہلا مفتوح اور دوسرا ساکن) جمع ہو وہاں دونوں ہمزہ آ میں بدل جائیں گے

۸۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :

۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۱۔ آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے لکھئے :

الفاظ کے معانی

مَقْعَدٌ	: سیٹ، نشست	فِيْ أَثْنَاءِ الدَّرْسِ	: درس کے دوران
يَا أَبَتِ	: ابا جان	كَذَبَ يَكْذِبُ (ض)	: جھوٹ بولنا
بَكَى يَبْكِيْ (ض)	: رونا	اِنْقَلَبَ	: پلٹنا
الطَّرِيْقُ	: راستہ		

سولھواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ **فعل یُرِیْدُ** وہ چاہتا ہے تمام ضمائر کی طرف اسناد کرکے۔ جیسے :

مَاذَا تُرِیْدُ یَا بِلَالُ ؟ بلال تو کیا چاہتا ہے؟ (تجھے کیا چاہیئے؟)
أُرِیْدُ مَاءً میں پانی چاہتا ہوں (مجھے پانی چاہیئے)
مَاذَا تُرِیْدُوْنَ یَا إِخْوَانُ ؟ بھائیو تم کیا چاہتے ہو؟ (تمہیں کیا چاہیئے؟)
نُرِیْدُ أَقْلَامًا ہم قلم چاہتے ہیں (ہمیں قلم چاہیئے)
مَاذَا تُرِیْدِیْنَ یَا لَیْلَی ؟ لیلی تو کیا چاہتی ہے؟ (تجھے کیا چاہیئے)

نوٹ :- مضارع کا پہلا حرف جو ان چار حرفوں ي، ت، أ اور ن میں سے کوئی ایک ہوتا ہے مفتوح ہوتا ہے۔ لیکن اگر ماضی میں چار حرف ہوں تو حرفِ مضارعہ مضموم ہوگا.
فعل یُرِیْدُ کا ماضی أَرَادَ "اس نے چاہا" ہے اور "میں نے چاہا" کے لئے أَرَدتُّ اور" تو نے چاہا" کے لئے أَرَدتِّ ہے۔

۲۔ اس سے پہلے ہم ما نافیہ اور استفہامیہ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

مَا اسْمُکَ ؟ تیرا نام کیا ہے ؟
مَا فَھِمْتُ الدَّرْسَ میں نے سبق نہیں سمجھا .

مَا کی ایک اور قسم ہے اس کو مَا المَوصُولة کہتے ہیں، اس کا معنی ہے جو، وہ جو۔ جیسے :

نَسِيْتُ مَا قُلْتَ لِيْ   تو نے مجھ سے جو کہا تھا وہ میں بھول گیا
أشْرَبُ مَا تَشْرَبُوْنَ   میں وہی پیوں گا جو تم سب پیوگے
لَا أعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ   میں اس کی عبادت نہیں کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو

۳۔ ہم اس سے پہلے ذُوْ پڑھ چکے ہیں حالتِ نصب میں وہ **ذَا** ہو جاتا ہے۔ جیسے :

فِيْ فَصْلِنَا طَالِبٌ ذُوْ شَعْرٍ طَوِيْلٍ   ہمارے درجہ میں ایک لمبے بالوں والا طالبِ علم ہے
رَأيْتُ طَالِبًا ذَا شَعْرٍ طَوِيْلٍ   میں نے ایک لمبے بالوں والے طالبِ علم کو دیکھا
أُرِيْدُ مُصْحَفًا ذَا حَرْفٍ كَبِيْرٍ   میں ایک بڑے (جلی) حروف والا مصحف چاہتاہوں

۴۔ فُعَلُ کے وزن پر آنے والا اسم عَلَم (نام) ممنوع مِن الصرف (غیر منصرف) ہوتا ہے۔ جیسے :

هُبَلُ، زُحَلُ، زُفَرُ

هُبَلُ : جاہلیت میں ایک بت کا نام تھا۔
زُحَلُ : ایک مشہور سیارہ کا نام ہے۔
زُفَرُ : ایک معروف نام ہے۔

اس طرح کے ناموں کو معدول کہا جاتا ہے۔ ایسے اسماء کا اعراب یوں ہوگا :

خَرَجَ عُمَرُ   عمر نکلا
سَألْتُ عُمَرَ   میں نے عمر سے پوچھا۔
كَتَبْتُ إلَى عُمَرَ   میں نے عمر کو لکھا۔

۵۔ حصہ اول میں رنگوں پر دلالت کرنے والے چند الفاظ جیسے : أسْوَدُ، أحْمَرُ، أصفَرُ اور أبْيَضُ پڑھ چکے ہیں، یہ واحد مذکر ہیں، ان سے واحد مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے :

أبْيَضُ   بَيْضَاءُ   سفید
أسْوَدُ   سَوْدَاءُ   سیاہ

أَحْمَرُ　　حَمْرَاءُ　　سرخ

ان میں مذکر اور مؤنث دونوں غیر منصرف (ممنوع من الصرف) ہوتے ہیں۔ مؤنث کی مزید چند مثالیں یہ ہیں:

شَعْرُ رَأْسِي أَسْوَدُ وَلِحْيَتِي بَيْضَاءُ　　میرے سر کے بال سیاہ ہیں اور داڑھی سفید ہے

هَذِهِ الشَّجَرَةُ خَضْرَاءُ　　یہ درخت سبز ہے

اَلسَّمَاءُ زَرْقَاءُ　　آسمان نیلا ہے

مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

اَلْهُنُوْدُ الْحُمْرُ　　سرخ ہندوستانی　　(Red Indians)

مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ السُّوْدُ وَ أُولٰئِکَ النِّسَاءُ السُّمْرُ؟ یہ کالے مرد اور وہ گندمی عورتیں کون ہیں؟

۶۔ لفظ عَمْرٌو میں لکھا جانے والا واو پڑھا نہیں جاتا ہے، یہ عَمْرٌو اور عُمَرُ کے درمیان فرق کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے، حالتِ نصب میں یہ واو نہیں لکھا جائے گا، اس لئے کہ یہ سَأَلْتُ عَمْرًا لکھا جاتا ہے اور وہ سَأَلْتُ عُمَرَ لکھا جاتا ہے، اس لئے کہ عُمَرُ ممنوع منَ الصّرف ہے اور ممنوع من الصرف پر تنوین نہیں آتی.

۷۔ أَيْنَ أَخُوْکَ الْحُسَيْنُ؟ تمہارا بھائی حسین کہاں ہے؟

یہاں اسم اَلْحُسَيْنُ البَدَلُ کہلاتا ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

بِنْتُهُ زَيْنَبُ طَبِيْبَةٌ　　اس کی بیٹی زینب ڈاکٹر ہے

رَأَيْتُ زَمِيْلَکَ عَبَّاسًا　　میں نے تیرے ساتھی عباس کو دیکھا

کَتَبْنَا إِلَى أُسْتَاذِنَا الدّکْتُوْرِ بِلَالٍ　　ہم نے اپنے استاذ ڈاکٹر بلال کو لکھا

۸۔ آخَرُ دوسرا (ایک اور) اس کا مؤنث أُخْرَى ہے

غَابَ الْيَوْمَ إِبْرَاهِيْمُ وَطَالِبٌ آخَرُ　　آج ابراہیم اور ایک دوسرا طالبِ علم غائب رہے

عِنْدِيْ قَلَمٌ آخَرُ　　میرے پاس ایک اور قلم ہے

سَأَلْتُ مُدَرِّسَنَا وَ مُدَرِّسًا آخَرَ   میں نے اپنے استاذ اور ایک دوسرے استاذ سے پوچھا

زَيْنَبُ مِنْ أَمْرِيْكَا، وَفِيْ الْفَصْلِ طَالِبَةٌ أُخْرَى مِنْ أَمْرِيْكَا

زینب امریکہ کی ہے اور درجہ میں امریکہ کی ایک اور طالبہ ہے

حَفِظْتُ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَسُوْرَةً أُخْرَى   میں نے سورہ رحمٰن اور ایک دوسری سورت یاد کرلی

آخَرُ اور أُخْرَى دونوں غیر منصرف ہیں.

۹۔ لفظ أَشْيَاءُ ممنوع من الصرف ہے.

۱۰۔ اَلْقُرْآنُ اور اَلْمُصْحَفُ کا فرق

قرآن کے نسخہ کو اَلْمُصْحَفُ کہا جاتا ہے، چنانچہ ہم ایسا کہہ سکتے ہیں کہ :

عِنْدِيْ مُصْحَفَانِ   میرے پاس دو مصحف (قرآن کے دو نسخے) ہیں

هَذَا مُصْحَفٌ هِنْدِيٌّ وَ ذَاكَ مُصْحَفٌ مِصْرِيٌّ یہ ہندوستانی نسخہ ہے اور وہ مصری نسخہ ہے۔

لیکن ان جملوں میں مصحف کی جگہ اَلْقُرْآنُ کا استعمال صحیح نہیں ہوگا.

۱۱۔ مَا أَكَلْتُ شَيْئًا کا معنی ہے میں نے کچھ بھی نہیں کھایا

مزید مثالیں یہ ہیں :

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا   میں نے کچھ نہیں دیکھا

مَا قَرَأْنَا شَيْئًا   ہم نے کچھ نہیں پڑھا

۱۲۔ وَرَقٌ مُسَطَّرٌ لکیروں والا کاغذ   وَرَقٌ غَيْرُ مُسَطَّرٍ بغیر لکیروں والا (سادہ) کاغذ

صَحِيْحٌ صحیح، درست   غَيْرُ صَحِيْحٍ غلط، نادرست

مُسْلِمٌ مسلمان   غَيْرُ مُسْلِمٍ غیر مسلم

نوٹ :۔ غَيْرُ مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ مجرور ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو صحیح کیجئے :

۳۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمائر کی طرف اسناد کے بعد فعل یُرِیْدُ سے پُر کیجئے :

۴۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ دو سوال کرے : مَاذَا تُرِیْدُ؟ مَاذَا یُرِیْدُ زَمِیْلُکَ؟ :

۵۔ مثالوں میں دیے گئے طریقہ پر خالی جگہوں کو ایسے مؤنث اسماء سے پُر کیجئے جو رنگوں پر دلالت کرتے ہیں :

۶۔ رنگوں پہ دلالت کرنے والے اسماء پر غور کرتے ہوئے آنے والے جملے پڑھئے :

۷۔ خالی جگہوں کو رنگ پر دلالت کرنے والے مناسب لفظ سے پُر کیجئے :

۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۱۱۔ خالی جگہوں کو آخَرُ یا أُخْرَی سے پُر کیجئے :

۱۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے جملوں کو ذُوْ یا ذَا سے پُر کیجئے :

۱۳۔ مَا الْمَوصُوْلة کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۴۔ ۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۶۔ اَلْقُرْآن اور اَلْمُصْحَف کے فرق کو پہچانئے :

۱۷۔ غَیْر کے استعمال پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

مُصْحَفٌ	:	قرآن مجید کا نسخہ	حَلْوَی	:	مٹھائی
صَفٌّ	:	قطار، صف	قُمَاشٌ	:	کپڑا
نَمُوْذَجٌ	:	مثال، نمونہ	صُوْرَةٌ	:	صورت
شَيْءٌ	:	چیز	ضَيِّقٌ	:	تنگ
آخَرُ	:	دوسرا	أَسْمَرُ	:	گندمی
مُسَطَّرٌ	:	سطروں والا	غَابَ يَغِيْبُ	:	غائب ہونا
اِشْتَرَى يَشْتَرِيْ	:	خریدنا	مِلَفٌّ	:	فائل
طَبَاشِيْرُ	:	چاک (Chalk)	زَهْرَةٌ	:	پھول
بَلَدِيَّةٌ	:	بلدیہ (میونسپلٹی)	زُحَلُ	:	ایک سیارے کا نام

سترہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ " میں جانا چاہتا ہوں " کو عربی میں یوں کہیں گے أُرِيْدُ أَنْ أَذْهَبَ اس کا لفظی معنیٰ ہے میں چاہتا ہوں کہ جاؤں.

نوٹ :- أَذْهَبَ اس مثال میں منصوب ہے اس لئے کہ اس پر أَنْ داخل ہوا ہے، اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

أَ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَ؟	کیا تو کھانا چاہتا ہے؟
مَاذَا تُرِيْدُ أَنْ تَشْرَبَ؟	تو کیا پینا چاہتا ہے؟
أُرِيْدُ أَنْ أَجْلِسَ أَمامَكَ	میں تیرے سامنے بیٹھنا چاہتا ہوں
تُرِيْدُ زَيْنَبُ أَنْ تَطْبُخَ اللَّحْمَ	زینب گوشت پکانا چاہتی ہے
يُرِيْدُ الطَّبِيْبُ أَن يَرْجِعَ إِلَى بَلَدِهِ	طبیب (ڈاکٹر) اپنے وطن جانا چاہتا ہے

۲۔ " میں قرآن سمجھنے کے لئے عربی پڑھ رہا ہوں " اس جملے کو عربی میں یوں ادا کریں گے :

أَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لِأَفْهَمَ الْقُرْآنَ یہاں فعل مضارع منصوب ہے اس لئے کہ اس پر لام داخل ہوا ہے، اس لام کو لامِ تعلیل کہتے ہیں، لِأَفْهَمَ کا لفظی معنیٰ " تاکہ میں سمجھوں " ہے اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

ذَهَبْتُ إِلَى الْحَمَّامِ لِأَغْسِلَ وَجْهِي	میں حمام گیا تاکہ اپنا چہرہ دھولوں

فَتَحْتُ النَّافِذَةَ لِيَخْرُجَ الذُّبَابُ — میں نے کھڑکی کھولی تاکہ مکھیاں نکل جائیں

خَلَقَنَا اللّٰهُ تَعَالَى لِنَعْبُدَهُ — اللہ تعالی نے ہمیں پیدا کیا تاکہ ہم اس کی عبادت کریں

۳۔ يُمْكِنُ ممکن ہے، ہوسکتا ہے

أَيُمْكِنُنِي أَنْ أَجْلِسَ هُنَا ؟ — کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں، (اس کا لفظی معنی ہے کہ کیا میرے لئے یہ ممکن ہے کہ میں یہاں بیٹھ جاؤں؟)

نَعَمْ يُمْكِنُكَ أَنْ تَجْلِسَ هُنَا — ہاں تو یہاں بیٹھ سکتا ہے

لَا يُمكِنُهُ أَنْ يَخْرُجَ الآن — اس کا اب نکلنا ممکن نہیں

۴۔ مُنْذُ "سے" (لیکن یہ زمانہ [وقت] کے ساتھ خاص ہے اور یہ وہی معنی دیتا ہے جو انگریزی میں Since کا ہے)

مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ السَّبْتِ — میں نے اسے ہفتے کے دن سے نہیں دیکھا

بِلَالٌ غَائِبٌ مُنْذُ أُسْبُوْعٍ — بلال ایک ہفتے سے غائب ہے

۵۔ اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔ جیسے :

دَخَلَ مُحَمَّدٌ — محمد داخل ہوا

دَخَلَتْ آمِنَةُ — آمنہ داخل ہوئی

يَدْرُسُ إِبْرَهِيْمُ اللُّغَةَ الْأَلْمَانِيَةَ وَ تَدْرُسُ مَرْيَمُ اللُّغَةَ الْفَرَنْسِيَّةَ

ابراہیم جرمن زبان پڑھ رہا ہے اور مریم فرانسیسی زبان پڑھ رہی ہے

اگر فاعل مؤنثِ حقیقی ہو (انسان یا جانور) تو فعل کا مؤنث ہونا ضروری ہے۔ جیسے

خَرَجَتْ زَيْنَبُ — زینب نکلی

شَرِبَتِ الْبَقَرَةُ الْمَاءَ — گائے نے پانی پیا

اور اگر فاعل صرف لفظاً مؤنث ہو تو فعل مذکر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے :

جَاءَ سَيَّارَةٌ یا جَاءَتْ سَيَّارَةٌ — کار آئی

اسی لئے بَقِيَ ثَلَاثُ دَقَائِقَ میں فعل مذکر ہے.

٦۔ سَمَحَ لَهُ بِالْخُرُوْجِ — اس نے اسے نکلنے کی اجازت دی

اِسْمَحْ لِيْ بِالْجُلُوْسِ هُنَا — مجھے یہاں بیٹھنے کی اجازت دیجئے

لَا أَسْمَحُ لَكَ بِالدُّخُوْلِ — میں تمہیں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا

٧۔ أَرجُوْ — درخواست کرتا ہوں

مشق

١۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

٢۔ ہمایوں اور مدرس کے درمیان ہوئی گفتگو پڑھئے پھر اس کی روشنی میں خالی جگہیں پُر کیجئے :

٣۔ استاد تمام طلبہ سے یہ سوال کرے : أَيْنَ تُرِيْدُ أَنْ تَذْهَبَ فِيْ عُطْلَةِ الصَّيْفِ ؟

٤۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ سوال کرے : فِيْ أَيِّ كُلِّيَّةٍ تُرِيْدُ أَنْ تَدْرُسَ ؟

٥۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ سوال کرے : لِمَاذَا خَرَجْتَ مِنَ الْفَصْلِ ؟

٦۔ آنے والے جملے پڑھئے :

٧۔ آنے والے سوالوں کا جواب أَنْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

٨۔ لام التعليل کی آنے والی مثالیں پڑھئے :

٩۔ آنے والے سوالوں کے جواب لام التعليل استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

١٠۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

١١۔ مُنْذُ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

١٢۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

١٣۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

١٤۔ سال کے موسموں کے نام یہ ہیں :

الفاظ کے معانی

عُطْلَةٌ	چھٹی	عَشَاءٌ	رات کا کھانا
اَلْعَامُ الْمُقْبِلُ	اگلا سال	عِلَاجٌ	علاج
اَلذُّبَابُ	مکھی	أَرْجُوْ	میں درخواست کرتا ہوں
مِصْرُ	مصر	بَصَقَ يَبْصُقُ (ن)	تھوکنا
هُدُوْءٌ	سکون	هَوَاءٌ	ہوا
بِهُدُوْءٍ	سکون سے	زَارَ يَزُوْرُ (ن)	زیارت کرنا
إِعْلَانٌ	اعلان	سَمَحَ يَسْمَحُ (ف)	اجازت دینا
أَهْلٌ	والے، لوگ	بَدَأَ يَبْدَأُ (ف)	شروع کرنا
ظَرْفٌ	لفافہ	أَمْكَنَ يُمْكِنُ	ممکن ہونا
بَقِيَ يَبْقَى (س)	بچنا، باقی رہنا	ضَوْضَاءُ	شور و غل
اَلشِّتَاءُ	موسم سرما	اَلصَّيْفُ	موسم گرما
اَلرَّبِيْعُ	موسم بہار	اَلْخَرِيْفُ	پت جھڑ (خزاں)کا موسم
رَجَا يَرْجُوْ (ن)	درخواست کرنا		

اٹھارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

١ گذشتہ سبق میں ہم نے پڑھا کہ مضارع أنْ اور لام التعليل کے بعد منصوب ہوتا ہے۔

فعل مضارع کے آنے والے چار صیغے حالتِ رفع میں مضموم اور حالتِ نصب میں مفتوح ہوتے ہیں :

يَذْهَبُ	أنْ يَذْهَبَ
تَذْهَبُ	أنْ تَذْهَبَ
أذْهَبُ	أنْ أذْهَبَ
نَذْهَبُ	أنْ نَذْهَبَ

فعلِ مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں نون ہے حالتِ نصب میں ان کا نون حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے :

تَذْهَبِيْنَ	أنْ تَذْهَبِي
تَذْهَبُوْنَ	أنْ تَذْهَبُوْا
يَذْهَبُوْنَ	أنْ يَذْهَبُوْا

ان صیغوں میں نون کا باقی رہنا رفع کی علامت اور نون کا حذف ہو جانا نصب (منصوب ہونے) کی علامت ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

مَاذَا تُرِيْدِيْنَ أنْ تَشْرَبِيْ يَا آمِنَةُ ؟	آمنہ تو کیا پینا چاہتی ہے ؟
أيْنَ تُرِيْدُوْنَ أنْ تَذْهَبُوْا يَا إخْوَانُ ؟	بھائیو تم کہاں جانا چاہتے ہو؟
يُرِيْدُوْنَ أنْ يَخْرُجُوْا مِنَ الْفَصْلِ	وہ درجہ سے نکلنا چاہتے ہیں

نون کے ساتھ آنے والے فعل مضارع کے دو صیغوں يَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ کا نون أنْ داخل ہونے (حالتِ نصب) کے بعد بھی نہیں گرتا بلکہ باقی رہتا ہے۔ جیسے:

أ تُرِدْنَ أنْ تَسْمَعْنَ الْأخْبَارَ يَا أخَوَاتُ؟ — بہنو کیا تم خبریں سننا چاہتی ہو؟

تُرِيْدُ الطَّالِبَاتُ أنْ يَجْلِسْنَ فِي الْحَدِيْقَةِ — طالبات باغیچہ میں بیٹھنا چاہتی ہیں

۲۔ سَاعَتِيْ كَسَاعَتِكَ — میری گھڑی تیری گھڑی کی طرح ہے

اس حرف (ک) کا معنی ہے جیسا، مثل، مانند یہ بھی حروفِ جر میں سے ہے اس لئے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

هَذَا الْبَيْتُ كَالْمَسْجِدِ — یہ گھر مسجد جیسا ہے

هٰذِهِ الْقَهْوَةُ كَالْمَاءِ — یہ کافی پانی جیسی ہے

یہ کاف ضمیر کے ساتھ نہیں آتا ہے اس لئے أنَا كَهُ (میں اس جیسا ہوں) کہنا صحیح نہیں ہے، ایسی جگہوں پر ک اور ضمیر کے درمیان لفظ مثل استعمال ہوگا۔ جیسے:

أنَا كَمِثْلِهِ — میں اس جیسا ہوں — هُوَ كَمِثْلِيْ — وہ مجھ جیسا ہے.

۳۔ أرْجُوْ أنْ لَّا تَأْخُذْنَ هٰذِهِ الْأشْيَاءَ كُلَّهَا — میری درخواست ہے کہ آپ یہ ساری چیزیں نہ لیں.

اس جملہ میں لفظ کُلّ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے، لفظ کُلُّ مُؤَكَّد (جس کی تاکید کی جارہی ہے) کے بعد اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر کی طرف مضاف ہوکر آئے گا۔ جیسے:

حَضَرَ الطُّلَّابُ كُلُّهُمْ — تمام طلبہ حاضر ہوئے

خَرَجَتِ الطَّالِبَاتُ كُلُّهُنَّ — تمام طالبات نکلیں

قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ — میں نے پوری کتاب پڑھی

بَحَثْتُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ كُلِّهَا — اسے میں نے پورے مدرسہ میں تلاش کرڈالا (چھان مارا)

نوٹ :- لفظ کُلّ کا اعراب بھی وہی ہوگا جو اس کے مؤکَّد کا ہے.

۴۔ یَا (اے) حَرْفُ النِّدَاءِ (بلانے کے لئے استعمال ہونے والا حرف) ہے۔ جیسے : یَا بِلَالُ یَارَجُلُ.

جب یَا کسی ایسے اسم پر داخل ہو جو ال کے ساتھ ہے تو یَا اور اس اسم کے درمیان أَیُّھَا بڑھا دیا جائے گا۔ جیسے :

یَا أَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو

یَا أَیُّھَا الرَّجُلُ اے آدمی

۵۔ ھَیَّا بِنَا (چلو چلتے ہیں) ھَیَّا جیسے لفظ کو اسم الفعل کہتے ہیں، یہ اصلاً اسم ہے لیکن فعل کا معنی دیتا ہے، مزید چند اسم الفعل یہ ہیں :

آہٍ	آہ میں تکلیف (درد) محسوس کر رہا ہوں
أُفٍّ	اف، افوہ (بیزاری پر دلالت کرنے والا کلمہ)
آمِیْنْ	قبول کر (ہماری دعا)

۶۔ عُلْبَةُ الْحَلْوَی ھٰذِهٖ مٹھائی کا یہ ڈبہ

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ ھٰذَا الْکِتَابُ کا معنی ہے یہ کتاب، "تاریخ کی یہ کتاب" اس مفہوم کو عربی میں ہم یوں کہیں گے کِتَابُ التَّارِیْخِ ھٰذَا ، اس طرح کی عبارتوں میں ھٰذَا (اسمِ اشارہ) آخر میں آئے گا، اس لئے کہ اگر وہ پہلے آئے تو اَلْکِتَابُ پر ال آنا ضروری ہے چونکہ وہ اَلتَّارِیْخِ کی طرف مضاف ہے اور مضاف پر ال نہیں آتا، اس لئے کِتَابُ کو اَلتَّارِیْخِ کی طرف مضاف کر کے ھٰذَا کو بعد میں لایا جائے گا، چنانچہ ھٰذَا الْکِتَابُ التَّارِیْخِ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

قَلَمُ الرَّصَاصِ ھٰذَا یہ پنسل

غُرْفَةُ النَّوْمِ ھٰذِهٖ یہ سونے کا کمرہ

سَاعَتُکَ ھٰذِهٖ جَمِیْلَةٌ تیری یہ گھڑی خوبصورت ہے

خُذْ کِتَابِیْ ھٰذَا میری یہ کتاب لے لو

مشق

ا۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

۳۔ استاد ہر طالبِ علم سے یہ سوال کرے : مَاذَا يُرِيْدُ هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ؟ اور طلبہ اس طرح جواب دیں : هٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ أنْ .... ، جملہ نیچے دیئے گئے افعال میں سے کسی سے پورا کریں.

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۵۔ خالی جگہوں کو فعل يَذْهَبُ سے مناسب ضمائر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے :

۶۔ خالی جگہوں کو مناسب فعلِ مضارع سے پُر کیجئے :

۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۸۔ أرْجُوْ کے استعمال پر غور کیجئے : (یاد رہے کہ أَلَّا = أنْ لَّا ہے)

الفاظ کے معانی

عَادَةٌ	: عادت	مُتْحَفٌ	: میوزیم، عجائب گھر
عُلْبَةٌ	: ڈبہ (Packet)	مَلَابِسُ	: کپڑے
حَدِيْقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	: چڑیا گھر	سَيِّدٌ	: محترم، جناب عالی
عُطْلَةُ الصَّيْفِ	: گرمی کی چھٹی	عُنْوَانٌ	: پتہ

انیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی کی نفی کے لئے مَا اور مضارع کی نفی کے لئے لَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا دَرَسْتُ اللُّغَةَ الْإِسْبَانِيَّةَ	میں نے سپانوی زبان نہیں پڑھی
لَا أعْرِفُ رَقْمَ هَاتِفِهِ	میں اس کا فون نمبر نہیں جانتا ہوں

یہاں ہم پڑھتے ہیں کہ مستقبل کی نفی کے لئے مضارع کے ساتھ لَنْ کا استعمال ہوتا ہے، یہ بھی أنْ کی طرح ہے اور فعل مضارع مرفوع کو منصوب کردیتا ہے۔ جیسے :

سَأذْهَبُ إلَى الرِّيَاضِ غَدًا	میں کل ریاض جاؤں گا
لَنْ أذْهَبَ إلَى الرِّيَاضِ غَدًا	میں کل ریاض نہیں جاؤں گا

نوٹ :- لَنْ کے ساتھ س جو مستقبل کی علامت ہے باقی نہیں رہے گی.

تَذْهَبِيْنَ، تَذْهَبُوْنَ اور يَذْهَبُوْنَ کا نون جس طرح أنْ کے بعد گر جاتا ہے اسی طرح لَنْ کے بعد بھی گر جاتا ہے البتہ يَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ اپنی حالت پر (نون کے ساتھ) باقی رہتے ہیں۔ جیسے :

يَا آمِنَةُ أَلَنْ تَذْهَبِيْ إلَى الطَّائِفِ فِيْ عُطْلَةِ الصَّيْفِ ؟

آمنہ کیا تو گرما کی چھٹی میں طائف نہیں جائے گی؟

يَا أخَوَاتُ ألَنْ تَدْرُسْنَ اللُّغَةَ التُّرْكِيَّةَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ؟

بہنو کیا تم اگلے سال ترکی زبان نہیں پڑھوگی؟

٢۔ لَنْ أَشْرَبَ الْخَمْرَ أَبَدًا   میں کبھی شراب نہیں پیوں گا

لفظ أَبَدًا مستقبل میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

لَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ أَبَدًا   میں ہرگز اسے نہیں لکھوں گا

إِنَّ لُغَتَكَ صَعْبَةٌ جِدًّا، لَنْ أَدْرُسَهَا أَبَدًا

تیری زبان بہت مشکل ہے، میں اسے کبھی نہیں پڑھوں گا

ماضی میں نفی کی تاکید کے لئے قَطُّ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ   میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا

مشق

١۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

٢۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :

٣۔ آنے والے سوالوں کے جواب نفی میں لَنْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

٤۔ آنے والے أَدَوَاتِ نفی (نفی کے حروف) پر غور کیجئے :

٥۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

٦۔ آنے والے افعال پر لَنْ داخل کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے :

الفاظ کے معانی

أَنَا آسِفٌ	: مجھے افسوس ہے **(I am sorry)**	عَامٌ	: سال
هِنْدِيٌّ	: ہندوستانی	مَوْجُوْدٌ	: موجود

مُتْعَبٌ	: تھکا ہوا	اَلدُّنْيَا	: دنیا
اَلْآخِرَةُ	: آخرت	بَدْءٌ	: شروع
أَحَدٌ	: کوئی	تَرَكَ يَتْرُكُ (ن)	: چھوڑنا
لَبِسَ يَلْبَسُ (س)	: پہننا	اِعْتَمَرَ يَعْتَمِرُ	: عمرہ کرنا
سِفَارَةٌ	: سفارت خانہ	خَمْرٌ	: شراب
حَرِيْرٌ	: ریشم	مُسْتَقْبَلٌ	: مستقبل
أَبَدًا	: کبھی نہیں (مستقبل کے لئے نفی کے ساتھ)		
صَبَرَ يَصْبِرُ (ض)	: صبر کرنا	عُمْرَةٌ	: عمرہ

بیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ مُثَنّٰی (تثنیہ) منصوب اور مجرور

ہم پہلے حصہ میں مثنی مرفوع پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

لِيْ أَخَوَانِ — میرے دو بھائی ہیں

فِيْ بَيْتِيْ غُرْفَتَانِ كَبِيْرَتَانِ — میرے گھر میں دو بڑے کمرے ہیں

اسی طرح ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ اسم کے آخر میں رفع کی حالت میں ضمہّ، نصب کی حالت میں فتحہ اور جر کی حالت میں کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے :

أَيْنَ الْمُدَرِّسُ؟ — مدرس کہاں ہے؟

سَأَلْتُ الْمُدَرِّسَ — میں نے مدرس (استاد) سے پوچھا

قُلْتُ لِلْمُدَرِّسِ — میں نے استاد سے کہا

لیکن مثنی (تثنیہ) اس سے مختلف ہے وہ اگر حالتِ رفع میں ہو تو ـَانِ (ani) پر ختم ہوتا ہے اور حالتِ نصب یا جر میں ہو تو ـَيْنِ (aini) پر ختم ہوتا ہے۔ جیسے :

هٰذَانِ رِيَالَانِ — یہ دوریال ہیں

أُرِيْدُ رِيَالَيْنِ — مجھے دو ریال چاہئیے

اِشْتَرَيْتُهُ بِرِيَالَيْنِ — میں نے یہ دو ریال میں خریدا

اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

قَرَأْتُ كِتَابَيْنِ — میں نے دو کتابیں پڑھیں

رَجَعْتُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ میں دو دن بعد لوٹا

جَاءَ مُدَرِّسَانِ جَدِيْدَانِ دو نئے استاد آئے

۲۔ أَحَدُهُمَا .... وَالْآخَرُ ....، ان میں سے ایک.......... اور دوسرا..........

لِيْ أَخَوَانِ أَحَدُهُمَا طَبِيْبٌ وَ الْآخَرُ مُهَنْدِسٌ

میرے دو بھائی ہیں، ان میں سے ایک ڈاکٹر ہے اور دوسرا انجینئر.

اس کا مؤنث إِحْدَاهُمَا................ وَ الْأُخْرَى .... ہے۔ جیسے :

لِيْ أُخْتَانِ إِحْدَاهُمَا مُدَرِّسَةٌ وَالْأُخْرَى مُمَرِّضَةٌ

میری دو بہنیں ہیں، ان میں سے ایک استانی ہے اور دوسری نرس.

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنّٰى (تثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۴۔ آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنّٰى (تثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۵۔ آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنّٰى (تثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۶۔ خط کشیدہ الفاظ کو تثنیہ میں تبدیل کیجئے :

۷۔ آنے والے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے :

۸۔ أَحَدُهُمَا و اَلْآخَرُ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹۔ إِحْدَاهُمَا و اَلْأُخْرَى کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

ذُوْ وَجْهَيْنِ	: (دو چہروں والا) منافق	اَلسِّيْرَةُ	: نبی ﷺ کے احوالِ زندگی
مُشْطٌ	: کنگھی	تَفْسِيْرٌ	: قرآن مجید کی تشریح و توضیح
مِخَدَّةٌ ج مَخَادُّ	: تکیہ	ذَبَحَ يَذْبَحُ (ف)	: ذبح کرنا
زِرٌّ	: بٹن (Button)	شَرَحَ يَشْرَحُ (ف)	: تشریح کرنا، وضاحت کرنا
مِرْآةٌ	: آئینہ	لِصٌّ	: چور
جُنَيْهٌ	: پونڈ،(سکہ)	مُفِيْدٌ	: فائدہ مند

اکیسواں سبق

۱۔ **لَمْ کا استعمال۔** یہ اداۃِ نفی (مثبت کو منفی میں تبدیل کردینے والا حرف) ہے، مضارع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے مضارع میں دو تبدیلیاں ہوتی ہیں.

(الف) مضارع سے حال اور مستقبل کا معنی ختم کر کے اس کو ماضی کے معنی میں کردیتا ہے.

(ب)مضارع کو مرفوع سے مجزوم (جس کے آخر میں جزم ہو) بنا دیتا ہے۔ جیسے :

یَذْهَبُ وہ جاتا ہے   لَمْ یَذْهَبْ وہ نہیں گیا

مضارع مجزوم کی صورتیں :

(الف) ذیل کے چار صیغوں میں رفع کی علامت ضمہ حذف ہو جاتی ہے :

یَذْهَبُ   لَمْ یَذْهَبْ
تَذْهَبُ   لَمْ تَذْهَبْ
أَذْهَبُ   لَمْ أَذْهَبْ
نَذْهَبُ   لَمْ نَذْهَبْ

(ب) مضارع منصوب کی طرح مضارع مجزوم میں بھی آنے والے صیغوں کا نون حذف ہو جاتا ہے :

تَذْهَبِیْنَ   لَمْ تَذْهَبِیْ
تَذْهَبُوْنَ   لَمْ تَذْهَبُوْا
یَذْهَبُوْنَ   لَمْ یَذْهَبُوْا

(ج) دو صیغوں یَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

یَذهَبْنَ	لَمْ یَذْهَبْنَ
تَذهَبْنَ	لَمْ تَذْهَبْنَ

نوٹ :- یہ واضح رہے کہ مضارع منصوب اور مجزوم کے درمیان صرف پہلے (الف) چار صیغوں میں فرق ہوگا۔

لَمْ کی مزید مثالیں دیکھئے :

لَمْ أفْهَمْ هَذَا الدَّرْسَ	میں یہ سبق نہیں سمجھ پایا
أ لَمْ یَحْضُرِ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ؟	کیا نئے طلبہ حاضر نہیں ہوئے ؟
اَلطَّالِبَاتُ لَمْ یَذْهَبْنَ إلَی الْمَکْتَبَةِ	طالبات لائبریری نہیں گئیں

اگر یَذْهَبْ، تَذْهَبْ، أذْهَبْ،اور نَذْهَبْ کے بعد ایسا اسم آجائے جو همزة الوصل سے شروع ہو تو التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے آخری حرف کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے :

أ لَمْ نَکْتُبِ الرِّسَالَةَ ؟	کیا ہم نے خط نہیں لکھا؟
لَمْ تَحْفَظِ الطَّالِبَةُ الْقُرْآنَ	طالبہ نے قرآن شریف یاد نہیں کیا

۴۔ لَمَّا ۔ یہ بھی اداۃِ نفی ہے، فعل مضارع پہ داخل ہوتا ہے اور لَمْ کی طرح عمل کرتا ہے، اس کا معنیٰ ہے ابتک نہیں۔ جیسے :

لَمَّا أشْرَبِ الْقَهْوَةَ — میں نے اب تک کافی نہیں پی

وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْإیْمَانُ فِيْ قُلُوْبِکُمْ — اور ایمان اب تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

ذَهَبَ أبِيْ إلَی مَکَّةَ ، وَ لَمَّا یَرْجِعْ — میرے والد مکہ گئے اور اب تک نہیں لوٹے

لَمَّا کے بعد فعل کو اختصار کے لئے حذف بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسے :

أ خَرَجَ الطُّلَّابُ؟ کیا طلبہ نکلے ؟

لَمَّا — ابھی تک نہیں — یعنی لَمَّا یَخْرُجُوْا — ابھی تک نہیں نکلے

۳۔ کلام کے عناصر۔ عربی میں کلام کے عناصر (Parts of speech)

صرف تین ہیں :

۱۔ اسم جیسے : کِتَابٌ، قَلَمٌ، هُوَ، أَنَا، هَذَا، قَبْلُ

۲۔ فعل جیسے : کَتَبَ، یَکْتُبُ، اُکْتُبْ، لَیْسَ

۳۔ حرف جیسے : مَا، لَا، نَعَمْ، لَمْ، س

۴۔ اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِیَّةُ وَ الْجُمْلَةُ الْفِعْلِیَّةُ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

اس کی وضاحت پہلے سبق میں کر دی گئی ہے

۵۔ مَهْلًا اس کا معنی ہے سنبھل کر، رک کر

۶۔ مَا عِنْدِيْ قَلَمٌ وَ لَا کِتَابٌ میرے پاس قلم ہے نہ کتاب

اس طرح کی مزید مثالیں یہ ہیں :

مَا فِي الثَّلَّاجَةِ مَاءٌ وَ لَا عَصِیْرٌ فریج میں پانی ہے نہ پھلوں کا رس (جوس)

مَا فِيْ جَیْبِيْ رِیَالٌ وَ لَا رُوْبِیَّةٌ میرے جیب میں ریال ہے نہ روپیہ

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں لَمْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۴۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں لَمَّا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۵۔ مضارع مجزوم کے صیغوں پر غور کیجئے :

۶۔ آنے والے افعال پر لَمْ داخل کیجئے :

۷۔ خالی جگہوں کو مناسب افعال سے پُر کیجئے:

۸۔ مبتدا کے نیچے ایک اور خبر کے نیچے دو لکیریں کھینچئے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے:

۹۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو الگ الگ کیجئے؛

۱۰۔ آنے والی مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کو متعین کیجئے:

۱۱۔ اَللائی = اَللاتيْ

۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

الفاظ کے معانی

اِستِقْبَالٌ	: استقبال	حَضَرَ يَحْضُرُ (ن)	: آنا، حاضر ہونا
رَئِيْسٌ	: صدر	اِستَرِحْ	: آرام کیجئے، تشریف رکھیے
فَرْقٌ	: فرق	أَتَى يأْتِيْ (ض)	: آنا
مِثَالٌ	: مثال	مَمْنُوْعٌ	: ممنوع، منع
مَهْلًا	: سنبھل کر	اَللاتيْ	: اَللائی

بائیسواں سبق

یہ سبق گذشتہ اسباق کا اعادہ ہے، یہ مضارع کی تینوں صورتوں مرفوع، منصوب اور مجزوم کا مکمل خاکہ پیش کرتا ہے.

تیئیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ جمع مذکر سالم کا اعراب

جمع مذکر سالم ہم پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں۔ جیسے : مُسْلِمُوْنَ، مُهَنْدِسُوْنَ، فَلَّاحُوْنَ وغیرہ۔ جمع مذکر سالم اگر مرفوع ہو تو واو (ـُوْنَ una-) پر ختم ہوگا اور منصوب یا مجرور ہو تو یاء (ـِيْنَ ina-) پر۔ جیسے :

مرفوع : خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ — اساتذہ نکلے

منصوب : رَأَيْتُ الْمُدَرِّسِيْنَ — میں نے اساتذہ کو دیکھا

مجرور : ذَهَبْتُ إِلَى الْمُدَرِّسِيْنَ — میں اساتذہ کے پاس گیا

نوٹ :- جمع مذکر سالم منصوب اور مجرور دونوں حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

ذَهَبَ الْمُهَنْدِسُوْنَ إِلَى مَكَاتِبِهِمْ — انجینئر اپنے دفتر گئے

رَأَيْتُ الْفَلَّاحِيْنَ فِي الْحُقُوْلِ — میں نے کسانوں کو کھیتوں میں دیکھا

هَذِهِ بُيُوْتُ الْمُدَرِّسِيْنَ — یہ مدرسین کے گھر ہیں

۲۔ اعداد عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک :

ان اعداد کو اَلْعُقُوْدُ کہا جاتا ہے، یہ جمع مذکر سالم کے وزن پر آتے ہیں اور اعراب میں بھی اس کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جیسے :

مرفوع : فِي الْفَصْلِ عِشْرُوْنَ طَالِبًا — درجہ میں بیس طلبہ ہیں

منصوب : قَرَأْتُ عِشْرِيْنَ كِتَابًا — میں نے بیس کتابیں پڑھیں

مجرور : اِشْتَرَيْتُهُ بِعَشْرِيْنَ رِيَالًا — یہ میں نے بیس ریال میں خریدا

۳۔ ہم اس سے قبل اعداد ۲۱ - ۳۰ مذکر معدود کے ساتھ پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم انہیں مؤنث معدود کے ساتھ پڑھیں گے :

(الف) ۲۱ : اس عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ وَاحِدٌ ہوگا اور مؤنث کے ساتھ إِحْدَى۔ جیسے :

وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ طَالِبًا — إِحْدَى وَعِشْرُوْنَ طَالِبَةً

(ب) ۲۲ : اس عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ اِثْنَانِ ہوگا اور مؤنث معدود کے ساتھ اِثْنَتَانِ۔ جیسے :

اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ طَالِبًا — اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ طَالِبَةً

(ج) ۲۳ - ۲۹ : ان اعداد میں عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ مؤنث اور مؤنث معدود کے ساتھ مذکر ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ طَالِبًا — ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَالِبَةً

(د) عقود مذکر اور مؤنث دونوں کے ساتھ یکساں رہیں گے

۴۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھئے :

لَا أَكَلْتُ وَ لَا شَرِبْتُ — میں نے کھایا نہ پیا

لَا قَرَأَ وَ لَا كَتَبَ — اس نے پڑھا نہ لکھا

جب ماضی میں دو فعلوں کی نفی کرنی ہو تو مَا کے بجائے لَا استعمال ہوتا ہے

۵۔ غور سے پڑھئے :

اَلْمُوَطَّأُ لِلْإِمَامِ مَالِكٍ — مؤطا امام مالک کی (لکھی ہوئی) ہے

لِسَانُ الْعَرَبِ لِابْنِ مَنْظُوْرٍ   لسان العرب ابنِ منظور کی (لکھی ہوئی) ہے

اوپر کی مثالوں میں کتاب کے مؤلف کو بتانے کے لئے اس کے ساتھ لِ استعمال کیا گیا ہے اور اس کا معنی ہوگا "کی"

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ جمع مذکر سالم کی آنے والی مثالیں پڑھئے:

۳۔ آنے والے اسماء کو جمع مذکر سالم بنائیے:

۴۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:

۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

۶۔ خالی جگہوں کو قوسین میں دئے گئے الفاظ سے پُر کیجئے:

۷۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات کو قوسین میں دئے گئے کلمات کی طرف مضاف کیجئے:

۸۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خالی جگہوں کو قوسین میں دئے گئے کلمات سے پُر کیجئے:

۹۔ آنے والی مثالیں پڑھئے اور لکھئے ان میں آئے ہوئے اعداد کو بھی الفاظ میں لکھئے:

۱۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:

۱۱۔ آنے والے جملے پڑھئے اور لکھئے ان میں استعمال شدہ اعداد کو بھی الفاظ میں لکھئے:

۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

الفاظ کے معانی

اِجْتِمَاعٌ	: اجتماع، میٹنگ	قِصَّةٌ	: قصہ
نَبِيٌّ	: نبی	ثَانِيَةٌ	: سیکنڈ
أُسْرَةٌ	: خاندان	جَائِزَةٌ	: انعام
نَجَحَ يَنْجَحُ (ف)	: کامیاب ہونا (امتحان میں)	قَاعَةٌ	: ہال
رَسَبَ يَرْسُبُ (ن)	: فیل ہونا، ناکام ہونا (امتحان میں)		

چوبیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ اعداد سے متعلق قواعد :

(الف) وَاحِدٌ / اِثْنَانِ : یہ دونوں معدود کے مطابق ہوں گے اور معدود کی صفت ہوکر اس کے بعد آئیں گے۔ جیسے :

كِتَابٌ وَاحِدٌ   كِتَابَانِ اثْنَانِ

سَيَّارَةٌ وَاحِدَةٌ   سَيَّارَتَانِ اثْنَتَانِ

(ب) ثَلَاثَةٌ ...... عَشْرَةٌ : یہ اعداد معدود کے مخالف ہوں گے، اگر معدود مذکر ہو تو یہ مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو یہ مذکر ہوں گے۔ جیسے :

ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَ ثَلَاثُ نِسَاءٍ

(ج) أَحَدَ عَشَرَ / اِثْنَا عَشَرَ : ان کے دونوں اجزاء معدود کے مطابق ہوں گے۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا   إِحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً

اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا   اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً

(د) ثَلَاثَةَ عَشَرَ .... تِسْعَةَ عَشَرَ : ان اعداد کا دوسرا جزء معدود کے مطابق اور پہلا معدود کے مخالف ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا   ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

(ھ) عِشْرُوْنَ .... تِسْعُوْنَ، مِائَةٌ، أَلْفٌ : یہ اعداد مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں اسی طرح استعمال ہوتے ہیں، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

خَمْسُوْنَ مُسْلِمًا / مُسْلِمَةً مِائَةُ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ

(و) مِائَتَانِ / أَلْفَانِ : جب انکا معدود ذکر کیا جائیگا تو ان کا نون حذف ہوجائیگا۔ جیسے :

مِائَتَا رِيَالٍ ، أَلْفَا دُوْلَارٍ دو سو ریال، دو ہزار ڈالر

۲ :۔ معدود سے متعلق قواعد :

(الف) ۳-۱۰ کا معدود جمع اور مجرور ہوگا۔ جیسے : ثَلَاثَةُ كُتُبٍ

(ب) ۱۱-۹۹ کا معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔ جیسے : أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

(ج) ۱۰۰ اور ۱۰۰۰ کا معدود مفرد اور مجرور ہوگا۔ جیسے : أَلْفُ رِيَالٍ

۳ :۔ اعداد کا اعراب :

(الف) وَاحِدٌ ، اِثْنَانِ : یہ صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں اور صفت اعراب میں موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِيْ رِيَالٌ وَاحِدٌ عِنْدِيْ رِيَالَانِ اثْنَانِ

أُرِيْدُ رِيَالًا وَاحِدًا أُرِيْدُ رِيَالَيْنِ اثْنَيْنِ

هَذَا الْقَلَمُ بِرِيَالٍ وَاحِدٍ هَذَا الْقَلَمُ بِرِيَالَيْنِ اثْنَيْنِ

(ب) ثَلَاثَةٌ ...... عَشْرَةٌ : یہ اعداد معرب ہوتے ہیں۔ جیسے :

عِنْدِيْ خَمْسَةُ رِيَالَاتٍ میرے پاس پانچ ریال ہیں

أُرِيدُ خَمْسَةَ رِيَالَاتٍ مجھے پانچ ریال چاہئے

هَذَا الْقَلَمُ بِخَمْسَةِ رِيَالَاتٍ یہ قلم پانچ ریال کا ہے

(ج) أَحَدَ عَشَرَ ......تِسْعَةَ عَشَرَ : یہ اعداد مبنی ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا اور اِثْنَتَا کے، کہ ان کے

آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا	میرے پاس پندرہ ریال ہیں
أُرِيْدُ خَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا	مجھے پندرہ ریال چاہئے
هَذَا الْقَلَمُ بِخَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا	یہ قلم پندرہ ریال کا ہے

اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ میں صرف لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں مثنی کی طرح، رہے الفاظ عَشَرَ اور عَشْرَةَ تو وہ مبنی ہیں۔ جیسے :

عِنْدِي اثْنَا عَشَرَ رِيَالًا	عِنْدِي اثْنَتَا عَشْرَةَ رُوْبِيَةً
أُرِيْدُ اثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا	أُرِيْدُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُوْبِيَةً
هَذَا الْقَلَمُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا	هَذَا الْقَلَمُ بِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُوْبِيَةً

(د) اَلْعُقُوْدُ (عِشْرُوْنَ ...... تِسْعُوْنَ) : ان کا اعراب جمع مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے۔ جیسے :

أعِنْدَكَ سِتُّوْنَ رِيَالًا ؟	کیا تیرے پاس ساٹھ ریال ہیں؟
أُرِيْدُ سِتِّيْنَ رِيَالًا	مجھے ساٹھ ریال چاہئے
هَذا الْكِتَابُ بِسِتِّيْنَ رِيَالًا	یہ کتاب ساٹھ ریال کی ہے

(ھ) مِائَةٌ / أَلْفٌ : یہ معرب ہوتے ہیں۔ جیسے :

مُرَتَّبُهُ أَلْفُ دُوْلَارٍ	اس کی تنخواہ ایک ہزار ڈالر ہے
أَخَذْتُ أَلْفَ دُوْلَارٍ مِنْهُ	میں نے اس سے ایک ہزار ڈالر لئے
اِشْتَرَيْتُهُ بِأَلْفِ دُوْلَارٍ	میں نے یہ ایک ہزار ڈالر میں خریدا

(و) مِائَتَا / أَلْفَا : یہ دونوں مثنی ہیں اور انکا اعراب مثنی کی طرح ہے۔ جیسے :

أُجْرَتُهُ أَلْفَا رِيَالٍ	اس کی مزدوری دو ہزار ریال ہے
مَا يُرِيْدُ أَلْفَيْ رِيَالٍ	وہ دو ہزار ریال نہیں چاہتا ہے
يَعْمَلُ بِأَلْفَيْ رِيَالٍ	وہ دو ہزار ریال (کی اجرت) پر کام کرتا ہے

(ز) ثَلَاثُمِائَةٍ ...... تِسْعُمِائَةٍ : ان اعداد میں لفظ مِائَةُ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، ان اعداد میں مضاف مضاف الیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے، مضاف کا اعراب جملہ میں اس کے موقع اور عمل کے مطابق ہوگا۔ جیسے :

عِنْدِيْ ثَلَاثُمِائَةِ رِيَالٍ	میرے پاس تین سو ریال ہیں
أُرِيْدُ ثَلَاثَمِائَةِ رِيَالٍ	میں تین سو ریال چاہتا ہوں
اِشْتَرَيْتُهُ بِثَلَاثِمِائَةِ رِيَالٍ	میں نے یہ تین سو ریال میں خریدا

نوٹ :- ثَمَانِمِائَةٍ اصل میں ثَمَانِيمِائَةٍ ہے، ي حذف کردی گئی ہے اس لئے نون پر ہمیشہ کسرہ رہیگا.

۴۔ أَلْفٌ بیک وقت عدد اور معدود دونوں ہوسکتا ہے۔ جیسے :

ثَلَاثَةُ آلَافِ رِيَالٍ	تین ہزار ریال
سِتَّةَ عَشَرَ أَلْفَ رِيَالٍ	سولہ ہزار ریال
ثَلَاثُوْنَ أَلْفَ رِيَالٍ	تیس ہزار ریال
مِائَةُ أَلْفِ رِيَالٍ	ایک لاکھ ریال

ان مثالوں میں لفظ أَلْفٌ یا آلَاف پچھلے عدد کے لئے معدود اور اگلے اسم کے لئے عدد ہے.

۵۔ اگر عدد مضاف ہو اور اس کا معدود مذکور ہو تو عدد پر تنوین نہیں آئے گی اور اگر معدود محذوف ہو تو تنوین آئے گی۔ جیسے :

كَمْ رِيَالًا عِنْدَكَ؟

عِنْدِيْ عَشَرَةٌ يا عِنْدِيْ عَشَرَةُ رِيَالَاتٍ

بِكَمِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ السَّاعَةَ ؟

بِأَلْفٍ يَا أَخِيْ يا بِأَلْفِ رِيَالٍ

كَمْ رِيَالًا تُرِيْدُ؟

عِشْرِيْنَ أَلْفًا يَا أَخِي يا أُرِيْدُ عِشْرِيْنَ أَلْفَ رِيَالٍ

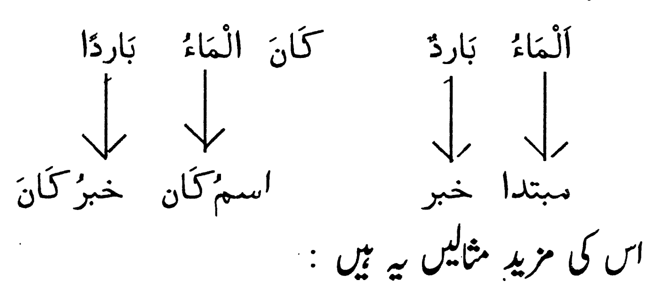
٦۔ اعداد کو پڑھنا:

اعداد پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ اکائی سے شروع کریں پھر دہائی پھر سیکڑہ پھر ہزار۔ جیسے ٦٥٤٣ کو اگر معدود مذکر ہو تو اسطرح پڑھیں گے: ثَلَاثَةٌ وَ أَرْبَعُوْنَ و خَمْسُمِائَةٍ و سِتَّةُ آلَافِ رِيَالٍ اور اگر معدود مؤنث ہو تو اسطرح پڑھیں گے: ثَلَاثٌ و أَرْبَعُوْنَ و خَمْسُمِائَةٍ و سِتَّةُ آلَافِ رُوْبِيَةٍ

پچیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ کَانَ : ساتویں سبق میں ہم کَانَ کے متعلق پڑھ چکے ہیں کہ وہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کے داخل ہونے کے بعد مبتدا اسمِ کَانَ اور خبر خَبرُ کَانَ کہلاتے ہیں کَانَ کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے :



اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

زَيْنَبُ مَرِيْضَةٌ   كَانَتْ زَيْنَبُ مَرِيْضَةً

اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ   كَانَ الْجَوُّ جَمِيْلًا

اگر خبر شبہ جملہ ہو تو اس میں بظاہر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے وہ اسی حالت پر باقی رہتی ہے۔ جیسے :

اَلْمُدَرِّسُ فِي الْفَصْلِ   كَانَ الْمُدَرِّسُ فِي الْفَصْلِ

۲۔ لَا يَزَالُ : اس کا معنی ہے وہ اب تک ہے یہ کَانَ کے اَخوات میں سے ہے اور کَانَ ہی کی طرح عمل کرتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ مَرِيْضٌ	بلال بیمار ہے	لَا يَزَالُ بِلَالٌ مَرِيْضًا	بلال اب تک بیمار ہے
مَرْيَمُ طَالِبَةٌ	مریم طالبہ ہے	لَا تَزَالُ مَرْيَمُ طَالِبَةً	مریم ابھی تک طالبہ ہے

إِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُسْتَشْفَى	ابراہیم ہسپتال میں ہے
لَا يَزَالُ إِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُسْتَشْفَى	ابراہیم اب تک ہسپتال میں ہے

۳۔ أَخٌ اور أَبٌ کا اعراب :

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ یہ دونوں اسم جب مضاف ہوتے ہیں تو واو کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جیسے :

أَبُوْ بِلَالٍ ، أَخُوْ حَامِدٍ ، أَبُوْكَ ، أَخُوْهُ.

یہ واو صرف اس وقت آئے گا جب یہ مرفوع ہوں، اگر منصوب ہوں تو یہ واو الف سے اور مجرور ہوں تو ي سے بدل جائیگا۔ جیسے :

مرفوع : أَيْنَ أَبُوْكَ؟	تیرے والد کہاں ہیں؟
منصوب : أَعْرِفُ أَبَاكَ	میں تیرے والد کو جانتا ہوں
مجرور : مَاذَا قُلْتَ لِأَبِيْكَ ؟	تو نے اپنے والد سے کیا کہا ؟

أَخُوْ کی ایک مثال دیکھئے :

أَيْنَ ذَهَبَ أَخُوْهَا ؟	اس کا بھائی کہاں گیا ؟
أَرَأَيْتَ أَخَاهَا ؟	کیا تو نے اس کے بھائی کو دیکھا؟
أَ ذَهَبْتَ إِلَى أَخِيْهَا؟	کیا تو اس کے بھائی کے پاس گیا؟

۴۔ مِنْ قَبْلُ :

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ قَبْلُ اور بَعْدُ ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے :

ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْأَذَانِ وَ رَجَعْتُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

میں اذان سے پہلے مسجد گیا اور نماز کے بعد لوٹا

اگر مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو قَبْلَ اور بَعْدَ مبنی ہو جائیں گے اور ان پر صرف ایک ضمہ ہوگا۔ جیسے :

أَبِي الْآنَ مُدِيْرٌ وَ كَانَ مِنْ قَبْلُ مُدَرِّسًا میرے والد اب ہیڈ ماسٹر ہیں اور وہ اس سے پہلے ایک

استاد تھے۔ اس مثال میں مِنْ قَبْلُ اصل میں مِنْ قَبْلِ ذٰلِکَ اس (ہیڈ ماسٹر ہونے) سے پہلے تھا، مضاف الیہ ذٰلِکَ کو حذف کر دیا گیا ہے.

بَعْدُ کی ایک مثال ملاحظہ ہو :

أَذْهَبُ الْآنَ إِلَى الْمَكْتَبَةِ وَ سَأَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنْ بَعْدُ

میں ابھی لائبریری جا رہا ہوں اور اس کے بعد مسجد جاؤں گا

یہاں مِنْ بَعْدُ اصل میں مِنْ بَعْدِهِ یا مِنْ بَعْدِ ذَلِکَ (اُس کے بعد) تھا

قرآن شریف میں ہے : لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ

۵۔ مَرْضٰى مَرِيضٌ کی جمع ہے۔ یہ اسم جمع ممنوع من الصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آتی۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

قَتِيْلٌ مقتول ج قَتْلٰى أَسِيْرٌ قیدی ج أَسْرٰى

جَرِيْحٌ زخمی ج جَرحٰى أَحْمَقُ احمق، بیوقوف ج حَمقٰى

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر کَانَ داخل کیجئے :

۳۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر لَا يَزَالُ داخل کیجئے : (یاد رہے کہ لَا يَزَالُ کَانَ کی بہنوں میں سے ہے)

۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۵۔ خالی جگہوں کو أَبٌ سے پُر کیجئے :

۶۔ خالی جگہوں کو أَخٌ سے پُر کیجئے :

الفاظ کے معانی

سَفِيْرٌ : سفیر

مُفَتِّشٌ : جانچ کرنے والا، انسپکٹر (Inspector)

شُرْطِيٌّ : پولس کانسٹبل

عَمِيْدٌ : کالج کا پرنسپل یا فیکلٹی کا ڈین (Dean)

مُتَقَاعِدٌ : ریٹائرڈ، وظیفہ یاب

فِيْ جَمِيْعِ أَنْحَاءِ الْعَالَمِ : دنیا کے تمام حصوں میں

تَرَكَ يَتْرُكُ (ن) : چھوڑنا

أَلَّفَ يُؤَلِّفُ : تالیف کرنا، کتاب لکھنا

چھبیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

ا۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی کے اکثر افعال میں صرف تین حروف ہوتے ہیں جن کو **حروفِ اصلی** کہتے ہیں، ان میں سے پہلا حرفِ اصلی ف دوسرا ع اور تیسرا ل کہلاتا ہے، یہ نام فَعَلَ سے لئے گئے ہیں جو تمام افعال کے لئے وزن اور مثال کی حیثیت رکھتا ہے.

اگر ان تین حروفِ اصلی میں سے کوئی ایک واو یا ي ہو تو ایسے فعل کو مُعْتَلٌ (حرفِ علّت) والا کہتے ہیں.

اگر پہلا حرف و یا ي ہو تو اس کو مُعْتَلُ الْفَاءِ (فاء میں حرفِ علت والا) کہتے ہیں، اس کو مثال بھی کہتے ہیں

اگر دوسرا حرف و یا ي ہو تو اس کو مُعْتَلُ الْعَيْنِ (عین میں حرفِ علت والا) کہتے ہیں، اس کو أَجْوَفُ بھی کہتے ہیں.

اگر تیسرا حرف و یا ي ہو تو اس کو مُعْتَلُ اللَّام (لام میں حرفِ علت والا) کہتے ہیں، اس کو ناقص بھی کہتے ہیں.

اگر دو حرف و یا ي ہو تو اس کو لَفِيْف کہتے ہیں.

اس سبق میں ہم صرف پہلی قسم یعنی مثال کی مثالیں پڑھیں گے۔ جیسے :

وَقَفَ	وہ رکا
وَزَنَ	اس نے تولا
وَضَعَ	اس نے رکھا

فعل مثال کے مضارع میں قاعدہ سے ہٹی ہوئی ایک چیز پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ مضارع میں و جو کہ ف واقع ہے حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے : وَزَنَ یَزِنُ جو کہ اصل میں یَجْلِسُ کی طرح یَوْزِنُ تھا واو حذف ہوجانے کے بعد یَزِنُ ہوگیا۔ اسی طرح :

وَقَفَ یَقِفُ (اصل یَوْقِفُ ہے)

وَجَدَ یَجِدُ (اصل یَوْجِدُ ہے)

وَضَعَ یَضَعُ (اصل یَوْضَعُ ہے)

تَزِنُ سے اَمر زِنْ آتا ہے ، چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے همزة الوصل کی ضرورت نہیں، اسی طرح تَضَعُ کا اَمر ضَعْ (رکھ) ہے.

۲۔ وُلَیْدٌ وَلَدٌ کا صیغہء تصغیر (مصغر "چھوٹا") ہے تصغیر کسی چیز کی چھوٹائی بیان کرنے یا محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔ جیسے :

زَهْرٌ پھول زُهَیْرٌ

نَهْرٌ نہر نُهَیْرٌ

عَبْدٌ غلام عُبَیْدٌ

حَسَنٌ اچھا حُسَیْنٌ

۳۔ هَا هُوَ ذَا : وہ یہاں ہے

اگر کوئی شخص مثلاً اپنا قلم تلاش کر رہا ہو اور وہ اسے اچانک مل جائے تو وہ کہے گا هَا هُوَ ذَا " ارے یہ تو یہاں ہے" اس کا مؤنث هَا هِيَ ذِيْ ہے.

"میں یہاں ہوں" کے لئے هَا أَنَذَا ہے، یہ اسلوب اسوقت استعمال ہوگا جب مثلا احمد کو تلاش کیا جا رہا ہو، اسے جب تلاش کا علم ہوگا تو وہ پکار اٹھے گا هَا أَنَذَا(۱)

---

(۱) شاعر کہتا ہے : إنَّ الْفَتَی مَنْ یَقُوْلُ : هَا أَنَذَا

مرد وہ ہے (جوبوقتِ ضرورت) پکار اٹھے : اس کام کے لئے میں حاضر ہوں

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۴۔ **يَجِبُ** وَجَبَ کا مضارع ہے، اس کا معنی ہے یہ ضروری ہے، ایسا کرنا چاہئے جیسے :

يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَفْهَمَ الْقُرْآنَ ہمارے لئے قرآن سمجھنا ضروری ہے

یہاں جملہ أَنْ نَفْهَمَ، يَجِبُ کا فاعل واقع ہوا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَرْجِعَ غَدًا تمہیں کل لوٹ جانا چاہئے

يَجِبُ عَلَيَّ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرِّيَاضِ الْيَوْمَ آج مجھے ضرور ریاض جانا چاہئے

دوسرا فعل منفی (جس پر حرفِ نفی داخل ہو) بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے :

يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنَ الْفَصْلِ اسے چاہئے کہ وہ درجہ سے نہ نکلے

لَا يَجِبُ کا معنی ہے ضروری نہیں ہے۔ جیسے :

لَا يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَحْضُرَ هٰذَا الدَّرْسَ اس درس میں حاضر ہونا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے

۵۔ ہم مصدر کا ایک وزن فُعُوْلٌ جیسے : رُكُوْعٌ، سُجُوْدٌ، خُرُوْجٌ اور نُزُوْلٌ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں یہاں ہم مزید دو وزن پڑھیں گے پہلا **فَعَالٌ** ہے جیسے : ذَهَابٌ ذَهَبَ سے، نَجَحَ (کامیاب ہوا) سے نَجَاحٌ کامیاب ہونا، دوسرا **فِعَالٌ** ہے۔ جیسے : آبَ يَؤُوْبُ سے إِيَابٌ لوٹنا، نَكَحَ يَنْكِحُ (نکاح کیا) سے نِكَاحٌ نکاح (شادی) کرنا.

۶۔ **أَقَلُّ** قَلِيْلٌ کا اسمِ تفضیل ہے یہ اصل میں أَكْبَرُ اور أَجْمَلُ کی طرح أَقْلَلُ تھا لیکن چونکہ اس کا دوسرا اور تیسرا حرف ایک ہی ہے اس لئے پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیا گیا ہے.

(باقی حاشیہ صفحہ ۲۰۱)

لَيْسَ الْفَتَى مَنْ يَقُوْلُ كَانَ أَبِيْ

مرد وہ نہیں ہے جو اپنے آباء و اجداد کے کارنامے گنوائے اور خود کچھ نہ کرے

مشق

۱۔ فعل معتل الفاء کی چند مثالیں یہ ہیں :

۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال کے فعل مضارع لکھئے :

۳۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے فعل أمر بنایئے :

۴۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۵۔ اسم مصغر کی آنے والی مثالیں پڑھئے :

۶۔ آنے والے اسماء کی تصغیر کیجئے :

۷۔ اسم تفضیل کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ مثال پر غور کیجئے پھر قوسین میں دئے گئے الفاظ کی مدد سے يَجِبُ عَلَيَّ استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے :

۱۱۔ ذَهَابٌ مصدر کے طریقہء استعمال پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

أجْنَبِيٌّ : پرایا، بیگانہ	مِحْفَظَةٌ : پرس، بٹوا
نَقْدٌ : نقد رقم ، پیسہ	خَطَأٌ : غلطی
إِيَابٌ : لوٹنا	ذَهَابٌ : جانا

تَذْكِرَةٌ	: ٹکٹ	كِيلُوْغِرَامٌ	: کلو گرام
تَذْكِرَةُ الطَّائِرَةِ ذَهَابًا وَ إِيَابًا	: آنے اور جانے کا ہوائی ٹکٹ		
ذَكَرٌ	: مرد، نر	حَبِيْبٌ	: پیارا، محبوب
بِانْتِظَامٍ	: باقاعدگی سے	بَلِعَ يَبْلَعُ (س)	: نگلنا
عَرَجَ يَعْرُجُ (ن)	: چڑھنا	وَجَبَ يَجِبُ (ض)	: واجب ہونا
وَجَدَ يَجِدُ (ض)	: پانا	وَصَلَ يَصِلُ (ض)	: پہنچنا
وَزَنَ يَزِنُ (ض)	: تولنا	وَعَدَ يَعِدُ (ض)	: وعدہ کرنا
وَقَفَ يَقِفُ (ض)	: ٹھہرنا، کھڑا ہونا	وَلَجَ يَلِجُ (ض)	: داخل ہونا
وَضَعَ يَضَعُ (ف)	: رکھنا	وَهَبَ يَهَبُ (ف)	: عطا کرنا
يَشَاءُ	: وہ چاہتا ہے	شَدِيْدٌ	: سخت

ستائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ فعل معتل العین یا أجوف :

جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں کہ أجوف یا معتل العین اس فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا حرف و یا ي ہو۔ جیسے :

قَالَ يَقُوْلُ، زَارَ يَزُوْرُ، بَاعَ يَبِيْعُ، سَارَ يَسِيْرُ، نَامَ يَنَامُ.

ان افعال میں کئی تغیرات (تبدیلیاں) ہوئے ہیں۔ جیسے :

قَالَ	اصل میں	قَوَلَ	ہے	اور	يَقُوْلُ يَقْوُلُ
سَارَ	اصل میں	سَيَرَ	ہے	اور	يَسِيْرُ يَسْيِرُ
نَامَ	اصل میں	نَوِمَ	ہے	اور	يَنَامُ يَنْوَمُ

ان افعال معتل العین میں ان کو ضمائرِ متحرکہ(۱) کی طرف اسناد کرتے وقت مزید کئی تغیرات ہوتے ہیں جو یہ ہیں :

---

(۱) ضمائرِ متحرکہ ان ضمائر کو کہتے ہیں جن پر حرکت ہو جیسے : تَ ، تُ ، نَ ، اور ضمائرِ ساکنہ ان کو جن پر حرکت نہ ہو بلکہ سکون ہو جیسے : ذَهَبُوْا میں واو.

ماضی میں سوائے ذَهَبَ، ذَهَبُوْا اور ذَهَبَتْ کے تمام ضمائر متحرک ہیں جبکہ مضارع میں تَذْهَبْنَ اور يَذْهَبْنَ کے نَ کے علاوہ باقی سب ساکن ہیں.

فعل ماضی میں :

(الف) اگر یہ فعل أجوف ماضی میں مفتوح العین اور مضارع میں مضموم العین ہو تو ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کرتے وقت اس کا پہلا حرف مضموم ہو جائیگا۔ جیسے :

قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا

دیگر صیغوں میں فاء کی اصلی حرکت (فتحہ) باقی رہتی ہے۔ جیسے : قَالَ، قَالَتْ، قَالُوْا.

بقیہ حالات میں پہلا حرف مکسور ہوگا۔ جیسے :

سِرنَ، سِرْتَ، سِرْتِ، سِرْتُنَّ، سِرْتُ، سِرْنَا

نِمْنَ، نِمْتَ، نِمْتِ، نِمْتُنَّ، نِمْتُ، نِمْنَا.

(ب)دوسرا حرف حذف ہو جائیگا جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے

فعل مضارع مرفوع میں :

ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت اس کا دوسرا حرف حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

يَقُلْنَ، تَقُلْنَ

يَسِرْنَ، تَسِرْنَ

يَنَمْنَ، تَنَمْنَ

فعل مضارع مجزوم میں :

مضارع مرفوع کے دو صیغوں کے ساتھ ان مزید چار صیغوں میں بھی دوسرا حرف حذف ہوجائیگا۔

جیسے :

يَفْعَلُ :	لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَسِرْ	لَمْ يَنَمْ
تَفْعَلُ :	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَسِرْ	لَمْ تَنَمْ
أفْعَلُ :	لَمْ أقُلْ	لَمْ أسِرْ	لَمْ أنَمْ
نَفْعَلُ :	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَسِرْ	لَمْ نَنَمْ

یہ حذف التقاء الساکنین کی وجہ سے کیا گیا کیونکہ

لَمْ يَقُلْ اصل میں لَمْ يَقُوْلْ تھا دو ساکن وْ اور لْ جمع ہوگئے اس لئے حرفِ علت حذف کر دیا گیا، اسی طرح لَمْ يَسِرِ اصل میں لَمْ يَسِيْرْ تھا يْ اور رْ دو ساکن جمع ہوئے تو حرفِ علت حذف کر دیا گیا، اسی طرح لَمْ يَنَمْ اصل میں لَمْ يَنَاْمْ تھا اْ اور مْ دو ساکن جمع ہوگئے تو حرفِ علت حذف کردیا گیا.

فعل اَمر میں :

(الف) ضمیرِ مستتر اور ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت دوسرا حرف حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

قُلْ قُلْنَ.

سِرْ سِرْنَ.

نَمْ نَمْنَ.

(ب) چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے همزة الوصل کی ضرورت نہیں، تَقُوْلُ سے ت اور ل کا ضمہ حذف کرنے کے بعد قُوْلْ ہوگیا، پھر التقاء الساکنین کی وجہ سے و کو حذف کرنے کے بعد قُلْ ہوگیا.

اسی طرح تَسِيْرُ سے سِيْرْ پھر سِرْ بنایا گیا.

اور تَنَامُ سے نَامْ پھر نَمْ کر دیا گیا.

۴۔ وَاللهِ لَقَدْ كِدتُّ أَمُوْتُ " اللہ کی قسم میں مرنے کے قریب تھا "

قسم کے بعد ماضی مثبت کے ساتھ تاکید کے لئے لَقَدْ لایا جاتا ہے جبکہ ماضی منفی میں تاکید کی ضرورت نہیں۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي السُّوْقِ اللہ کی قسم میں نے اسے بازار میں دیکھا

وَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ

اللہ کی قسم میں نے یہ خبر بہت سے لوگوں سے سنی ہے.

جبکہ ماضی منفی میں تاکید کی ضرورت نہیں۔ جیسے :

وَاللهِ مَا أَكَلْتُ شَيْئًا — اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں کھایا.

وَاللهِ مَا كَتَبْتُ هَذَا — اللہ کی قسم یہ میں نے نہیں لکھا .

نوٹ :- وَاللهِ میں و حرفِ جر ہے اس لئے اسکے بعد والا اسم مجرور ہے.

۳۔ ظَنَنْتُهُ دَفْتَرِيْ "میں نے اسے اپنی کاپی سمجھا"

فعل ظَنَّ دومفعول چاہتا ہے اور دونوں منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے :

اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ — موسم خوشگوار ہے — أَظُنُّ الْجَوَّ جَمِيْلًا — میرا خیال ہے کہ موسم خوشگوار ہے

اَلْبَابُ مُغْلَقٌ — دروازہ بند ہے — أَظُنُّ الْبَابَ مُغْلَقًا — میرا خیال ہے کہ دروازہ بند ہے

اَلْاِمْتِحَانُ بَعِيْدٌ — امتحان دور ہے — أَظُنُّ الْاِمْتِحَانَ بَعِيْدًا — میرا خیال ہے کہ امتحان دور ہے

أَنْتَ طَبِيْبٌ — تو ڈاکٹر ہے — أَظُنُّكَ طَبِيْبًا — میرا خیال ہے کہ تو ڈاکٹر ہے

ہم اسے ایسے بھی کہہ سکتے ہیں: اَلْجَوُّ جَمِيْلٌ — أَظُنُّ أَنَّ الْجَوَّ جَمِيْلٌ

۴۔ اِجْلِسْ حَيْثُ تَشَاءُ — جہاں چاہے بیٹھ جا

نوٹ :۔ يَجِيْءُ میں ہمزہ (ء) ي کے بعد لکھی جاتی ہے اس لئے کہ دونوں پڑھے جاتے ہیں جبکہ لَمْ يَجِئْ میں چونکہ صرف ہمزہ پڑھی جاتی ہے اس لئے وہ ی پر لکھی جاتی ہے اور ی اس کے لئے کرسی کی حیثیت رکھتی ہے.

۵۔ شَفَاكَ اللهُ شِفَاءً كَامِلًا — اللہ تجھے پوری طرح شفا عطا فرمائے.

۶۔ لَايَنْبَغِيْ — نہیں چاہئے، مناسب نہیں ہے

لَايَنْبَغِيْ لِلطَّالِبِ أَنْ يَغِيْبَ — طالب علم کیلئے مناسب نہیں کہ وہ غیر حاضر ہو.

لَايَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَقُوْلَ هَذَا — تجھے ایسا نہیں کہنا چاہئے.

۷۔ فعل مَاتَ دو بابوں سے آتا ہے

(الف) نَامَ يَنَامُ کی طرح ماضی مکسور العین اور مضارع مَفْتُوح العین آتا ہے۔ جیسے : مَاتَ

یَمَاتُ اس صورت میں ماضی کا پہلا حرف متحرک ضمائر کی طرف اسناد کی صورت میں مکسور ہوگا جیسے : مِتُّ، مِتْنَا۔ قرآن مجید میں مِتُّ نو بار آیا ہے۔

(ب) قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین جیسے : مَاتَ یَمُوْتُ اس صورت میں ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت پہلا حرف مضموم ہوگا۔ جیسے : مُتُّ، مُتْنَا قرآن کریم میں مُتُّ دو بار آیا ہے جبکہ مضارع قرآن مجید میں صرف یَمُوْتُ استعمال ہوا ہے۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ فعل معتل العین کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے :

۳۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :

۴۔ قَامَ، زَارَ اور کَانَ سے ماضی کی گردان لکھئے :

۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۷۔ قَامَ اور طَافَ سے مضارع کی گردان لکھئے :

۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰۔ آنے والے افعال پر لَمْ داخل کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے :

۱۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ استعمال کرتے ہوئے نفی میں دیجئے :

۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۳۔ آنے والے افعال سے أمر بنایئے :

۱۴۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۱۵۔ غور کیجئے :

۱۶۔ آنے والے افعال پر لا الناھیه داخل کیجئے :

۱۷۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۱۸۔ آنے والی جملوں پر غور کیجئے :

۱۹۔ جَاءَ اور سَارَ سےماضی کی گردان کیجئے :

۲۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۲۱۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۲۲۔ سَارَ اور عَاشَ سے مضارع کی گردان کیجئے :

۲۳۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۲۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۲۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :

۲۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۲۷۔ خَافَ اور کَادَ سے ماضی کی گردان کیجئے :

۲۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۲۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۰۔ خَافَ اور شَاءَ سے مضارع کی گردان لکھئے :

۳۱۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۳۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۳۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۳۴۔ آنے والے کلمات پڑھئے اور آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھئے :

الفاظ کے معانی

قَالَ يَقُوْلُ (ن)	: کہنا	زَارَ يَزُوْرُ (ن)	: زیارت کرنا
كَانَ يَكُوْنُ (ن)	: ہونا	قَامَ يَقُوْمُ (ن)	: کھڑا ہونا
ذَاقَ يَذُوْقُ (ن)	: چکھنا	طَافَ يَطُوْفُ (ن)	: طواف کرنا، گھومنا
صَامَ يَصُوْمُ (ن)	: روزہ رکھنا	دَارَ يَدُوْرُ (ن)	: گھومنا
تَابَ يَتُوْبُ (ن)	: توبہ کرنا	بَالَ يَبُوْلُ (ن)	: پیشاب کرنا
جَاءَ يَجِيْءُ (ض)	: آنا	بَاعَ يَبِيْعُ (ض)	: فروخت کرنا
سَارَ يَسِيْرُ (ض)	: چلنا		
عَاشَ يَعِيْشُ (ض)	: زندہ رہنا، جینا، زندگی گذارنا	غَدَاءٌ	: دوپہر کا کھانا
كَالَ يَكِيْلُ (ض)	: ناپنا	نَامَ يَنَامُ (س)	: سونا
خَافَ يَخَافُ (س)	: ڈرنا	كَادَ يَكَادُ (س)	: (کسی چیز کے کرنے سے) قریب ہونا
لَا يَزَالُ يَدْرُسُ	: وہ اب تک پڑھ رہا ہے	غَلَبَ يَغْلِبُ (ض)	: غالب آنا
كَذَبَ يَكْذِبُ (ض)	: جھوٹ بولنا	كَامِلٌ	: مکمل
مِلْحٌ	: نمک	عَدَسٌ	: دال
قِطَارٌ	: ریل	مُنْتَصَفُ اللَّيْلِ	: نصف شب
صُدَاعٌ	: سر درد	زَيْتٌ	: تیل
بَقَّالٌ	: کرانہ فروش	بُخَارٌ	: بھاپ
مَشْغُوْلٌ	: مصروف	جُبْنَةٌ	: پنیر
بَيْضَةٌ ج بَيْضٌ	: انڈا	فَاكِهَانِيٌّ	: میوہ فروش
دَقِيْقٌ	: آٹا	غَابَةٌ	: جنگل

اٹھائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ فعل ناقص : یعنی وہ فعل جس کا آخری حرف و یا ي ہو۔ جیسے :

دَعَا يَدْعُوْ، بَكَى يَبْكِيْ، نَسِيَ يَنْسَى

فعل ناقص میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں :

فعل ماضی میں :

(الف) و اور ي دونوں الف پڑھے جاتے ہیں۔ و الف لکھا جاتا ہے اور ي ي ہی لکھی جاتی ہے۔ جیسے :

دَعَا	اس نے دعا کی، اس نے دعوت دی (بلایا)	اصل میں دَعَوَ ہے
بَكَى	وہ رویا	اصل میں بَكَيَ ہے

اگر دوسرا حرف مکسور ہے تو ي کو ي پڑھیں گے۔ جیسے :

نَسِيَ وہ بھول گیا بَقِيَ وہ باقی رہا، بچ گیا

(ب) اگر فعل کی اسناد ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف کی جائے تو تیسرا حرف حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

دَعَوْا	انہوں نے دعوت دی	اصل میں دَعَوُوْا ہے
بَكَوْا	وہ روئے	اصل میں بَكَيُوْا ہے
نَسُوْا	وہ بھول گئے	اصل میں نَسِيُوْا ہے

نوٹ :- نَسُوْا کے دوسرے حرف پر ضمہ ہے یہ اصل میں کسرہ تھا عربی میں واو سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے اس کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا گیا.

(ج) اگر فعل کی اسناد واحد مؤنث غائب کی طرف کی جائے تو اس صورت میں بھی تیسرا حرف التقاء الساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

دَعَتْ اس نے بلایا اصل میں دَعَاتْ ہے

بَكَتْ وہ روئی اصل میں بَكَاتْ ہے

اگر دوسرا حرف مکسور ہو تو ي حذف نہیں ہوگی۔ جیسے :

نَسِيَتْ وہ بھول گئی بَقِيَتْ وہ باقی رہ گئی، وہ بچ گئی

(د) اگر اسناد ضمائر متحرکہ کی طرف کی جائے تو تیسرا حرف (و اور ي) دونوں اپنی اصل حالت میں لوٹ آتے ہیں۔ جیسے :

دَعَوْنَ ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا

ي کی مثالیں یہ ہیں :

بَكَيْنَ، بَكَيْتَ، بَكَيْتُمْ، بَكَيْتِ، بَكَيْتُنَّ، بَكَيْتُ، بَكَيْنَا.

فعل مضارع مرفوع میں :

(الف) چار صیغوں میں آخری حرف کا ضمہ حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

يَدْعُوْ، تَدْعُوْ، أدْعُوْ، نَدْعُوْ

يَبْكِيْ، تَبْكِيْ، أبْكِيْ، نَبْكِيْ.

يَنْسَى، تَنْسَى، أنْسَى، نَنْسَى.

يَدْعُوْ اصل میں يَكْتُبُ کی طرح يَدْعُوُ، يَبْكِيْ اصل میں يَجْلِسُ کی طرح يَبْكِيُ اور يَنْسَى يَفْتَحُ کی طرح يَنْسَيُ تھے.

(ب) ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف اسناد کی حالت میں تیسرا حرف حذف ہو جائے گا۔

جیسے : يَدْعُوْنَ انہوں نے دعوت دی، یہ يَكْتُبُوْنَ کی طرح اصل میں يَدْعُوُوْنَ تھا.

نوٹ :- اَلرِّجَالُ يَدْعُوْنَ اور اَلنِّسَاءُ يَدْعُوْنَ دونوں ایک جیسے (ہم وزن) ہیں لیکن اَلرِّجَالُ يَدْعُوْنَ میں فعل يَدْعُوْنَ يَدْعُوُوْنَ سے بنا ہے جبکہ اَلنِّسَاءُ يَدْعُوْنَ میں اپنی اصلی حالت پر ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے یہ يَكْتُبْنَ کی طرح يَفْعُلْنَ کے وزن پر ہے.

يَبْكُوْنَ اصل میں يَبْكِيُوْنَ تھا، تیسرا حرف حذف کر دیا گیا پھر چونکہ و سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے اس کو ضمہ سے بدل دیا گیا.

يَنْسَوْنَ وہ بھول گئے میں دوسرے حرف اصلی (س) پر فتحہ ہے اس لئے کہ وہ اصل میں يَنْسَيُوْنَ تھا، تیسرا حرف اصلی (ي) اپنی حرکت کے ساتھ حذف کردیا گیا تو يَنْسَوْنَ ہوگیا.

(ج) ضمیر واحد مؤنث کی طرف اسناد کی حالت میں بھی تیسرا حرفِ اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے : تَدْعِيْنَ " تو بلاتی ہے" اصل میں تَدْعُوِيْنَ تھا و کو اس کی حرکت کے ساتھ حذف کر دینے کے بعد تَدْعُيْنَ ہوگیا، عربی میں چونکہ ي سے پہلے ضمہ نہیں آسکتا اس لئے اس کو کسرہ سے بدل دیا گیا.

نوٹ :- أَنْتِ تَبْكِيْنَ "تو رو رہی ہے" اور أَنْتُنَّ تَبْكِيْن "تم سب رو رہی ہو" واحد اور جمع دونوں کے صیغے ہم وزن ہیں اس لئے کہ واحد کا صیغہ تَبْكِيْنَ تَجْلِسِيْنَ کی طرح اصل میں تَبْكِيِيْنَ تھا تیسرے حرفِ اصلی کوحذف کردینے کے بعد تَبْكِيْنَ ہوگیا جبکہ جمع تَبْكِيْنَ اپنی اصلی حالت میں تَفْعِلْنَ کے وزن پرہے اور تَجْلِسْنَ کی طرح اس میں بھی ي حرفِ اصلی ہے.

تَنْسَيْنَ " تو بھولتی ہے" میں دوسرے حرفِ اصلی پر فتحہ ہے اس لئے کہ وہ اصل میں تَنْسَيِيْنَ تھا، تیسرے حرفِ اصلی ي کو اس کی حرکت سمیت حذف کر دینے کے بعد تَنْسَيْنَ ہوگیا.

فعل مضارع منصوب میں :

واو اور ي پر ختم ہونے والے صیغوں کے آخر میں فتحہ پڑھا جائے گا اور الف پر ختم ہونے والے کے آخر میں نہیں۔ جیسے :

لَنْ يَدْعُوَ

لَنْ يَبْكِيَ

جبکہ لَنْ یَنْسَی میں فتحہ نہیں پڑھا جائیگا.

فعل مضارع مجزوم میں :

تیسرا حرف اصلی حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے :

لَمْ یَدْعُ اس نے دعوت نہیں دی میں تیسرا حرفِ اصلی و حذف ہوگیا ہے

لَمْ یَبْکِ وہ نہیں رویا میں تیسرا حرفِ اصلی ي حذف ہوگیا ہے

لَمْ یَنْسَ وہ نہیں بھولا میں تیسرا حرفِ اصلی الف حذف ہوگیا ہے

فعل اَمر میں :

اس میں بھی تیسرا حرفِ اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

تَدْعُوْ أدْعُ

تَبْكِيْ اِبْکِ

تَنْسَی اِنْسَ

۲۔ یَرَی "وہ دیکھتا ہے" اس کا ماضی رَأی ہے، مضارع میں اس کا دوسرا حرفِ اصلی (ہمزہ) حذف ہوگیا اس طرح یَرَی اصل میں یَرْأی ہے، یہ بہت زیادہ استعمال ہونے والا فعل ہے اس لئے اس میں یہ تبدیلی ہوئی.

تَرَی تو دیکھتا ہے. أرَی میں دیکھتا ہوں/ دیکھتی ہوں. نَرَی ہم دیکھتے ہیں.

مضارع مجزوم میں اس کا تیسرا حرفِ اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

لَمْ یَرَ، لَمْ تَرَ

اس فعل کا اَمر استعمال نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کی جگہ لفظ اُنْظُرْ استعمال کیا جاتا ہے.

۳۔ أرِ کا معنی ہے دکھا. یہ اَمر ہے اس کی اسناد یوں ہوگی :

أرِ یَا مُحَمَّدُ أرُوْا یَا إخْوَانُ

أرِيْ یَا آمِنَةُ أرِيْنَ یَا أخَوَاتُ

أرِنِيْ مجھے دکھا أرِنَا ہمیں دکھا أرِهِ اسے دکھا.

اس کا ماضی اور مضارع اِن شاء اللہ ہم بعد میں پڑھیں گے.

۴۔ لَمْ أُكْوِهِ بَعْدُ میں نے اب تک اس کی استری نہیں کی

بَعْدُ منفی کے بعد "اب تک" کا معنی دیتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

لَمْ يَرْجِعْ أَبِي بَعْدُ	میرے والد اب تک نہیں لوٹے
لَمْ أَكْتُبْ لَهُ رِسَالَةً بَعْدُ	میں نے اب تک اسے خط نہیں لکھا

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ فعل معتل اللام کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے :

۳۔ مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے مضارع مرفوع، مضارع مجزوم اور اَمر لکھئے :

۴۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۵۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے مضارع مرفوع، مضارع مجزوم اور اَمر لائیے :

۶۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۷۔ آنے والے افعال کو غائبہ (واحد مؤنث غائب) پھر متکلم کی طرف اسناد کیجئے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے :

۸۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ استعمال کرتے ہوئے (نفی) میں دیجئے :

۹۔ قوسین میں دیئے گئے افعال پر لا الناھیہ داخل کیجئے پھر ان سے ان کے سامنے والے جملے کی خالی جگہ پُر کیجئے :

۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۱۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۱۲۔ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی ناقص (جیسے مَشَى) کی گردان سیکھئے :

۱۳۔ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع ناقص (جیسے يَمْشِي) کی گردان سیکھئے :
۱۴۔ باب ضَرَبَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھئے :
۱۵۔ باب سمِعَ سے فعل ماضی ناقص کی گردان سیکھئے :
۱۶۔ باب سمِعَ سے فعل مضارع ناقص کی گردان سیکھئے :
۱۷۔ باب سمِعَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھئے :
۱۸۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی ناقص کی گردان سیکھئے :
۱۹۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع ناقص کی گردان سیکھئے :
۲۰۔ باب نَصَرَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھئے :
۲۱۔ فعل أرِنِي کا استعمال سیکھئے :

الفاظ کے معانی

كَوَى يَكْوِيْ (ض)	: استری کرنا	مَشَى يَمْشِي (ض)	: چلنا
جَرَى يَجْرِيْ (ض)	: دوڑنا	أَتَى يَأْتِيْ (ض)	: آنا
رَمَى يَرْمِيْ (ض)	: پھینکنا، تیر اندازی کرنا	بَكَى يَبْكِيْ (ض)	: رونا
بَنَى يَبْنِيْ (ض)	: عمارت بنانا، تعمیر کرنا	سَقَى يَسْقِيْ (ض)	: پلانا
طَوَى يَطْوِيْ (ض)	: لپیٹنا، تہہ کرنا	شَكَا يَشْكُوْ (ن)	: شکایت کرنا
هَدَى يَهْدِيْ (ض)	: رہنمائی کرنا، راستہ بتانا	مَحَا يَمْحُوْ (ن)	: مٹانا
دَعَا يَدْعُوْ (ن)	: بلانا، دعوت دینا	تَلَا يَتْلُوْ (ن)	: تلاوت کرنا
عَفَا يَعْفُوْ (ن)	: معاف کرنا	نَسِيَ يَنْسَى (س)	: بھولنا
خَشِيَ يَخْشَى (س)	: ڈرنا	بَقِيَ يَبْقَى (س)	: بچنا، باقی رہنا
تَبِعَ يَتْبَعُ (س)	: پیروی کرنا	وَقَعَ يَقَعُ (ف)	: گرنا، واقع ہونا

تحقِيْقٌ : تحقیق — قُمَامَةٌ : کوڑا

نَهَارٌ : دن — يَمِيْنٌ : داہنا ہاتھ

يَسَارٌ : بایاں ہاتھ — تَنَاوُلٌ : لینا، کھانا

إِلٰهٌ : معبود — قَوْمٌ : قوم

لَيْلٌ : رات — تُرَابٌ : مٹی

أَهْلٌ : والے، لوگ — مُمَزَّقٌ : پھٹا ہوا

هَدِيَّةٌ : تحفہ — أَصْحَابٌ : والے، لوگ

انتیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ **مُضَعَّفٌ** ایسے فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا اور تیسرا حرف ایک جیسا ہو۔ جیسے :

حَجَّ، مَرَّ، شَمَّ

حَجَّ اصل میں حَجَجَ ہے اس کا دوسرا اور تیسرا حرف جیم ہے.

فعلِ مُضَعَّف میں ہونے والے تغیرات :

فعل ماضی میں :

ضمیر ساکن کی طرف اسناد کی حالت میں دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت حذف ہوجاتی ہے۔ جیسے :

حجَّ حَجُّوْا حَجَّتْ

اور ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کی حالت میں یہ حرکت واپس آجاتی ہے۔جیسے :

حَجَجْنَ حَجَجْتَ حَجَجْتُمْ حَجَجْتِ حَجَجْتُنَّ حَجَجْتُ حَجَجْنَا

فعل مضارع مرفوع میں :

ضمیر ساکن کی طرف اسناد کے وقت دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت حذف ہوجاتی ہے۔ جیسے :

يَحْجُجُ سے يَحُجُّ اور تَحْجُجُ سے تَحُجُّ

یہ حرکت ضمائرِ متحرکہ کی طرف اسناد کی صورت میں واپس آجاتی ہے۔جیسے :

يَحْجُجْنَ تَحْجُجْنَ

فعل مضارع مجزوم میں :

چار صیغوں لَمْ يَحُجَّ، لَمْ تَحُجَّ، لَمْ أَحُجَّ اور لَمْ نَحُجَّ میں التقاء الساکنین ہے اس لئے کہ دوسرا اور تیسرا دونوں حروف ساکن ہیں اور دونوں صحیح ہیں اس لئے کسی ایک کو حذف بھی نہیں کیا جا سکتا چنانچہ التقاءالساکنین سے بچنے کے لئے تیسرے حرفِ اصلی کو فتحہ دیا جاتا ہے۔

بقیہ صیغوں میں التقاء الساکنین نہیں ہے۔ جیسے:

لَمْ يَحُجُّوْا لَمْ تَحُجِّيْ

فعل اَمر میں:

تَحُجُّ سے ت اور آخر کا ضمہ حذف کر دینے کے بعد حُجّ باقی رہتا ہے التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے تیسرے حرف اصلی کو فتحہ دیا گیا تو حُجَّ ہوگیا چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں۔

اگر فعل مضعف ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو جیسے: شَمَّ اور مَسَّ تو ضمیر متحرک کی طرف اسناد کی حالت میں دوسرے حرفِ اصلی کا کسرہ ظاہر ہوگا۔ جیسے: شَمِمْتُ شَمِمْتَ وغیرہ۔ اس کا مضارع يَشَمُّ اور اَمر شَمَّ ہے

نوٹ:۔ اَمر ماضی کے مشابہ ہے۔

۲۔ لَمَّا

اکیسویں سبق میں ہم نے لَمْ اور لَمَّا پڑھا اور دیکھا کہ مثلاً لَمَّا يَرْجِعْ کا معنی ہے وہ ابتک نہیں لوٹا یہاں ہم لَمَّا کی ایک دوسری قسم پڑھیں گے جسکا معنی ہے "جب" جیسے:

لَمَّا سَمِعْتُ الْجَرَسَ دَخَلْتُ الْفَصْلَ جب میں نے گھنٹی سنی درجہ میں داخل ہوگیا

لَمَّا ذَهَبْتُ إِلَى مَكَّةَ زُرْتُ صَدِيْقِيْ جب میں مکہ گیا تو اپنے دوست سے ملاقات کی

یہ لَمَّا صرف ماضی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، مضارع کیساتھ اس کی جگہ عِنْدَمَا استعمال ہوگا جیسے:

عِنْدَمَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَجْلِسُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

میں جب کبھی مسجد جاتا ہوں تو پہلی صف میں بیٹھتا ہوں

۳۔ قَطُّ، أَبَدًا یہ دونوں لفظ فعل نفی کی تاکید کے لئے آتے ہیں، قَطُّ ماضی کی نفی کرتا ہے اور أَبَدًا مستقبل کی۔ جیسے :

لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ قَطُّ میں نے اسے کبھی نہیں لکھا

لَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ قَطُّ میں اسے کبھی نہیں لکھوں گا

لفظ قَطُّ مبنی ہے اور اس کا آخری حرف ہمیشہ اسی حالت میں رہتا ہے

۴۔ لَا وَ شُكْرًا نہیں، شکریہ

و کے بغیر صرف لَا شُكْرًا کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ شکر کی نفی کرتا ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ فعل مضَعَّف کی مثالیں ملاحظہ کیجئے :

۳۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۴۔ مثال میں بتائے گئے طریقے پر آنے والے افعال کی اسناد متکلم کی طرف کیجئے :

۵۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے فعل اَمر بنائیے :

۶۔ آنے والے جملے پڑھئے :

۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۸۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ کے ذریعہ (نفی میں) دیجئے :

۹۔ ہر جملے کے سامنے قوسین میں دئے گئے فعل پر لَا النَّاهِيه داخل کیجئے اور اس کے ذریعہ خالی جگہ کو پُر کیجئے :

۱۰۔ عَدَّ سے فعل ماضی کی گردان کیجئے :

۱۱۔ عَدَّ سے فعل مضارع کی گردان کیجئے :

۱۲۔ عَدَّ سے فعل أمر کی گردان کیجئے :

۱۳۔ قَطُّ اور أَبَدًا کے استعمال پر غور کیجئے :

۱۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

حَجَّ يَحُجُّ (ن)	: حج کرنا	عَدَّ يَعُدُّ (ن)	: شمار کرنا، گننا
ظَنَّ يَظُنُّ (ن)	: گمان کرنا، خیال کرنا	سَبَّ يَسُبُّ (ن)	: گالی دینا
جَرَّ يَجُرُّ (ن)	: کھینچنا	صَبَّ يَصُبُّ (ن)	: انڈیلنا
مَرَّ يَمُرُّ (ن)	: گذرنا	سَدَّ يَسُدُّ (ن)	: بند کرنا
شَمَّ يَشَمُّ (س)	: سونگھنا	مَسَّ يَمَسُّ (س)	: چھونا
دَفَعَ يَدْفَعُ (ف)	: ڈھکیلنا	مَرِضَ يَمْرَضُ (س)	: بیمار ہونا
حَزِنَ يَحْزَنُ(س)	: غمگین ہونا، غم کرنا	مَرَّةٌ	: ایک مرتبہ
كَفٌّ	: پنجہ	مَزِيْدٌ	: مزید
غَافِلٌ	: غافل	دِيْبَاجٌ	: ریشم کی ایک قسم
رَائِحَةٌ	: بو	كَرِيْهٌ	: نا پسندیدہ، ناگوار
لَيِّنٌ	: نرم	نُسْخَةٌ	: نسخہ، کاپی
هُنَيْهَةٌ	: ذرا سی دیر	بَالُوعَةٌ	: نالی کا منہ
طَيِّبٌ	: اچھا، بہتر		

تیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

ا۔ فعل کی اسناد ضمیر مثنی (تثنیہ) کی طرف:

فعل ماضی میں:

مذکر غائب	:	اَلرَّجُلُ ذَهَبَ	اَلرَّجُلَان ذَهَبَا
مؤنث غائب	:	اَلطَّالِبَةُ ذَهَبَتْ	اَلطَّالِبَتَان ذَهَبَتَا(ا)
مذکر مخاطب	:	أَنْتَ ذَهَبْتَ	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا
مؤنث مخاطب	:	أَنْتِ ذَهَبْتِ	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا

نوٹ :-

ا :- مخاطب میں مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے.

۲ :- متکلم میں مثنی کا صیغہ نہیں ہے، جمع ہی مثنی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے.

فعل مضارع مرفوع میں:

مذکر غائب	:	اَلطَّالِبُ يَذْهَبُ	اَلطَّالِبَانِ يَذْهَبَانِ
مؤنث غائب	:	اَلطَّالِبَةُ تَذْهَبُ	اَلطَّالِبَتَانِ تَذْهَبَانِ
مذکر مخاطب	:	أَنْتَ تَذْهَبُ	أَنْتُمَا تَذْهَبَانِ
مؤنث مخاطب	:	أَنْتِ تَذْهَبِيْنَ	أَنْتُمَا تَذْهَبَانِ

ا۔ یہ ضمائرِ ساکنہ ہیں اور ذَهَبْتُمَا میں ضمیر متحرک.

نوٹ :- مخاطب میں مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے

فعل مضارع منصوب اور مجزوم میں :

مضارع مجزوم اور منصوب دونوں میں یکساں صیغے ہوتے ہیں، دونوں میں نون حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے :

مضارع منصوب	مضارع مجزوم
يُرِيْدُ الطَّالِبَانِ أنْ يَذْهَبَا	اَلطَّالِبَانِ لَمْ يَذْهَبَا
تُرِيْدُ الطَّالِبَتَانِ أنْ تَذْهَبَا	اَلطَّالِبَتَانِ لَمْ تَذْهَبَا
أتُرِيْدَانِ أنْ تَذْهَبَا يَا أخَوَانِ؟	ألَمْ تَذْهَبَا يَاأخَوَانِ؟
أتُرِيْدَانِ أنْ تَذْهَبَا يَا أخْتَانِ ؟	ألَمْ تَذْهَبَا يَا أخْتَانِ ؟

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ يَذْهَبُوْنَ ، تَذْهَبُوْنَ اور تَذْهَبِيْنَ کا نون مضارع منصوب اور مجزوم میں حذف ہوجاتاہے یہاں ہم پڑھیں گے کہ يَذْهَبَانِ اور تَذْهَبَانِ بھی ایسے ہی ہیں، مضارع کے ان پانچ صیغوں کو اَلْأفْعَالُ الْخَمْسَةُ کہتے ہیں، ان کا نون مرفوع میں باقی رہتا ہے اور منصوب اور مجزوم میں حذف ہو جاتا ہے.

فعل اَمر میں :

مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے۔ جیسے :

إِذْهَبَا يَا أخَوَانِ   إِذْهَبَا يَا أخْتَانِ

مثنی کے ضمائر یہ ہیں :

(الف) ضمائرِ رفع :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا

مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے أنْتُمَا

متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَحْنُ

یہ ضمائر رفع منفصلہ ہیں، ضمائرِ متصلہ وہ ہیں جو ماضی ، مضارع اور اَمر میں گذریں۔ جیسے :

''الف'' ذَهَبَا، ذَهَبَتَا، يَذْهَبَانِ اور تَذْهَبَانِ میں اور تُمَا ذَهَبْتُمَا میں.

(ب) ضمائرِ جر :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا جیسے کہ أَبُوْهُمَا میں ہے.

مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے كُمَا جیسے کہ أَبُوْكُمَا میں ہے .

متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَا جیسے کہ أَبُوْنَا میں ہے.

(ج) ضمائرِ نصب :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا جیسے کہ رَأَيْتُهُمَا میں ہے.

مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے كُمَا جیسے کہ رَأَيْتُكُمَا میں ہے

متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَا جیسے کہ رَآنَا میں ہے

۲۔ مَا أَسْمَاؤُكُمَا ؟ تم دونوں کے نام کیا ہیں؟

نوٹ :- اس مثال میں مثنی اِسْمَانِ کی جگہ أَسْمَاء (جمع) استعمال کیا گیا۔ جو چیزیں معروف ہیں کہ ایک ہی ہے وہ مثنی کے لئے جمع بولی جاتی ہیں۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

اِغْسِلَا وُجُوْهَكُمَا — تم دونوں اپنے چہرے دھو لو

حَلَقَ الْوَلَدَانِ رُؤُوْسَهُمَا — دونوں بچوں نے اپنے سر منڈوائے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ ذَهَبَ کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے اس سے خالی جگہیں پُر کیجئے :

۳۔ ذَهَبَ کے مضارع کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہیں پُر کیجئے :

۴۔ ذَهَبَ کے اَمر کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے اس سے خالی جگہیں پُر کیجئے :

۵۔ قوسین میں دئے گئے الفاظ میں ضروری تبدیلی کے بعد ان سے خالی جگہیں پر کیجئے :

٦۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمائر سے پُر کیجئے :

٧۔ تثنیہ استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

٨۔ افعالِ خمسہ کا اعراب سیکھیے :

الفاظ کے معانی

تَوْءَمَانِ	: دو جڑواں بچے	شَبَهٌ	: مشابہت
خُطُوْطٌ جَوِیَّةٌ	: فضائی کمپنی (ایرَ لائنس)	مَعْهَدٌ	: انسٹی ٹیوٹ
مَكْتَبُ خُطُوْطٍ جَوِیَّةٍ	: ایرَ لائنس کا دفتر	أُخْرَیَانِ	: أُخْرٰی کا تثنیہ
صِغَرٌ	: چھپنا	حِصَّةٌ	: گھنٹی، پیریڈ
كُتُبٌ مُقَرَّرَةٌ	: نصابی کتابیں	عِیَادَةٌ	: بیمار پرسی، عِیادت
وَفَّقَكَ اللّٰهُ	: اللہ تمہیں توفیق دے		

اکتیسواں سبق

اس سبق میں ہم صفت پڑھیں گے، صفت کو عربی میں اَلنَّعْتُ کہتے ہیں اور جس چیز کی صفت بیان کی جائے یعنی موصوف کو اَلْمَنْعُوْتُ کہتے ہیں.

اردو میں صفت پہلے آتی ہے جیسے : لال کتاب، نیا قلم، مسلمان شخص لیکن عربی میں منعوت (موصوف) پہلے آتا ہے اور نعت (صفت) اس کے بعد.

صفت اور موصوف میں چار چیزوں میں مطابقت (یکسانیت) ضروری ہے

(الف)معرفہ اور نکرہ ہونا : جیسے :

هَذَا كِتَابٌ جَدِيْدٌ　　　هَذَا الْكِتَابُ الْجَدِيْدُ سَهْلٌ

(ب) اعراب : جیسے :

مرفوع : اَلْمُدَرِّسُ الْجَدِيْدُ فِي الْفَصْلِ　　　نیا مدرس درجہ میں ہے

منصوب : سَأَلْتُ الْمُدَرِّسَ الْجَدِيْدَ　　　میں نے نئے مدرس سے پوچھا

مجرور : أَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنَ الْمُدَرِّسِ الْجَدِيْدِ　　　میں نے نئے مدرس سے کتاب لی

(ج)عدد یعنی واحد، مثنیٰ اور جمع ہونے میں : جیسے :

واحد : لِيْ أَخٌ كَبِيْرٌ　　　میرا ایک بڑا بھائی ہے

مثنی : بِلَالٌ لَهُ أَخَوَانِ كَبِيْرَانِ　　　بلال کے دو بڑے بھائی ہیں

جمع : حَامِدٌ لَهُ إِخْوَةٌ كِبَارٌ　　　حامد کے کئی بڑے بھائی ہیں

(د)جنس یعنی مذکر اور مؤنث ہونے میں : جیسے :

لِيْ أَخٌ كَبِيْرٌ وَ أُخْتٌ صَغِيْرَةٌ
میرا ایک بڑا بھائی اور ایک چھوٹی بہن ہے

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
۲۔ صفت کے احکام سیکھئے :
۳۔ نَعت کے نیچے ایک اور منعوت کے نیچے دو لکیریں کھینچ کر انہیں متعین کیجئے :
۴۔ مناسب صفت کے ذریعہ خالی جگہیں پُر کیجئے :

الفاظ کے معانی

دَلَّ يَدُلُّ (ن)	: رہنمائی کرنا	وَسِيْطٌ	: متوسط
اَلْمُعْجَمُ الْوَسِيْطُ	: ایک عربی لغت (ڈکشنری) کا نام	اِنْتَهَى يَنْتَهِيْ	: ختم ہونا
حيٌّ	: محلّہ	جَيِّدٌ	: خوب، اچھا
بَدَأَ يَبْدَأُ (ف)	: شروع ہونا		